نام نہاد اہلِ حدیث، غیر مقلدین کے مرکز الاحیاء للدعوۃ والارشاد، اندھیری ممبئی کی طرف سے شائع کردہ سوالات "متلاشیانِ حق کی خدمت میں قابل توجّہ چند سوالات" کے جواب مع غیر مقلدین نام نہاد اہلِ حدیث کے جملہ فرقوں کی خدمت میں چند سوالات

ازالۃ الشّکوک والأوھام

بنام

اظہارِ حق

مرتّب

حافظ اقبال احمد ملّی

شائع کردہ

مکتبہ اہلِ سنّت والجماعت

مالیگاؤں، ضلع ناسک (مہاراشٹر)

نام نہاد اہل حدیث، غیر مقلدین کے مرکز الاحیاء للدعوۃ والارشاد، اندھیری ممبئی کی طرف سے شائع کردہ سوالات ''متلاشیان حق کی خدمت میں قابل توجہ چند سوالات'' کے جواب مع غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث کے جملہ فرقوں کی خدمت میں چند سوالات

ازالة الشّكوك والاوهام

بنام

اظہارِ حق

مرتب: حافظ اقبال احمد ملی

شائع کردہ

مکتبہ اهل سنت والجماعت

مالیگاؤں، ضلع ناسک (مہاراشٹر)

تفصیلات

کتاب کا نام	:	ازالۃ الشکّوک والاوہام بنام اظہارِ حق
مرتّب کا نام	:	حافظ اقبال احمد صاحب ملی
		(ناظم احیاء السنہ اسلامک سینٹر، مالیگاؤں)
تعدادِ صفحات	:	۷۲
سن طباعت	:	اگست ۲۰۱۳ء
میڈ یا فائل	:	دسمبر ۲۰۱۴ء
ناشر	:	انجمن اہلِ سنّت والجماعت، مالیگاؤں
ملنے کا پتہ	:	مکتبہ اہل سنّت والجماعت مالیگاؤں
		شاہی کتب خانہ دیو بند
		مکتبہ مدنیہ دیو بند
		مکتبہ حجاز دیو بند

انتساب

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم
اجمعین کے اُن ایمانی جذبات
کے نام،جس کی وجہ سے اِن نفوس
قدسیہ نے اسلام کے خلاف اٹھنے
والے چھوٹے چھوٹے فتنوں تک کا
پوری قوت سے مقابلہ کیا تھا،یہاں
تک کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کے زمانے میں زکوٰۃ کے اونٹ
کے ساتھ حاصل ہونے والی نکیل کے
نہ ملنے پر بھی انسدادِ فتنہ کے لئے
آمادۂ قتال تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وقت کا تقاضہ

چونکہ دین اسلام انسانوں کی فلاح (دنیا و آخرت کی کامیابی) کا ذریعہ ہے، اِس لیے وہ جس طرح اسلاف کے ذریعہ ہم تک پہنچا، اُسے اُسی شکل میں آئندہ نسلوں تک پہنچانا ہمارا فریضہ ہے۔ اسلامی تاریخ ہے کہ جب بھی کبھی اسلام میں افراط وتفریط کی کوشش کی گئی تو علمائے کرام نے اُسے افراط وتفریط سے پاک کرنے کی کوشش کی ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُن کی اُن کوششوں کو کامیاب فرمایا ہے اور اُن کے مقابلہ میں جتنے بھی فتنے برپا ہوئے، اُنھیں ختم کیا ہے اور علمائے کرام وحکمائے امّت اُن فتنوں کا مقابلہ کیوں نہ کرتے؟ فتنوں کا تدارُک بہت ضروری امر ہے نیز فتنوں کا مقابلہ کرنے والوں کے لیے اجرِ عظیم کا وعدہ بھی ہے۔ چنانچہ دلائل النبوّۃ للبیہقی میں ایک حدیث نقل کی گئی جو مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۵۸۴ پر درج ہے۔ روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اِس امّت کے آخر میں کچھ لوگ ہوں گے جن کو اجر امّت کے پہلوں جیسا دیا جائے گا، یہ لوگ معروف کا حکم کریں گے اور برائیوں سے روکیں گے اور اہلِ فتنہ سے لڑیں گے۔''

حضرت مولانا مفتی محمد یوسف صاحب لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ حدیث کے تعلّق سے فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ شانہ کا نظامِ قدرت وحکمت بھی عجیب ہے، بعض بزمِ جہاں میں دیر سے آتے ہیں مگر اُن کو نشست صدّ یقین اوّلین کے پہلو میں دی جاتی ہے۔ یعنی معروف کا حکم کرنا اور منکر سے روکتے رہنا اور فتنہ پروروں سے برسرِ پیکار رہنا یہ تین وصف ایسے ہیں جو پچھلوں کو پہلوں سے

ملا دیتے ہیں۔فرماتے ہیں: بلاشبہ علم وفضل، عبادت وتقویٰ، زہد وتقدّس یہ ایمانی اوصاف بھی نہایت گراں ہیں، مگر ان اوصاف سے آدمی مقبولیت عنداللہ میں اپنے ہم عصروں سے آگے نکل سکتا ہے۔ تاہم اس کا شمار اُسی زمانہ میں ہوگا جس میں وہ پیدا ہوا ہے اور اُس کے اجر وثواب کا پیمانہ بھی اُسی دور کے لحاظ سے متعین ہوگا، لیکن جو چیز قرونِ متأخرہ (آخر زمانے) کے افراد کو قرونِ اولیٰ (پہلے زمانے) کی شخصیت بنادیتی ہے وہ صرف امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور اہلِ فتنہ سے برسرِ پیکار رہنا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جنھیں بصیرت عطا فرمائی ہے انھوں نے پہچان لیا ہے کہ فی زمانہ جہاں بہت سے فتنے ہیں وہیں ''غیر مقلّدیت'' ایک زبردست فتنہ ہے۔ بلکہ یہ دیگر فتنوں کا دروازہ ہے۔ جو لوگ امّتِ محمدیہ کے احوال سے واقف ہیں وہ لوگ بخوبی جانتے ہیں کہ قرآن اور احادیث کے نام کا استحصال کرتے ہوئے ''اپنی باتوں'' کو پیش کرکے امّت کو دھوکہ دینا غیر مقلّدین کا وطیرہ ہے، جسے دوٹوک الفاظ میں اگر کہا جائے کہ ''بات اپنی نام قرآن کا'' اور ''بات اپنی نام حدیث کا'' تو غلط نہ ہوگا۔ اِس لیے وقت کا تقاضہ ہے کہ امّتِ مسلمہ کے سامنے اس فتنہ کی وضاحت کرکے اس کے انسداد (تدارک) کی کوشش کی جائے۔ حافظ اقبال احمد صاحب ملّی اس انسداد کی کوشش میں کوشاں ہیں اور اِس میں ایک حد تک کامیاب بھی ہیں۔ زیرِ نظر کتاب "ازالة الشّكوك والأوهام بنام اظھارِ حق" اسی کوشش کی ایک کڑی ہے، اللہ تعالیٰ اِس کتاب کو قبول فرمائے اور فتنوں سے تدارک کا ذریعہ بنائے، آمین۔

فقط

(مولانا) ہلال احمد مولوی محمد عثمان

مدیر رابطہ علمائے اہلِ سنّت والجماعت (الہند)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

کتاب کا پس منظر

اجتہاد و تقلید سے متعلق ۳۱ رسوالات پر مشتمل ایک پرچہ بنام ''متلاشیان حق کی خدمت میں قابل توجہ چند سوالات'' شائع کردہ مرکز الاحیاء للدعوۃ والارشاد، اندھیری ممبئی ۔۔۔۔مہاراشٹر کے صحت افزا مقام مہابلیشور کے ایک شخص سکندر رمہا پچھلے صاحب (مقیم حال مدینہ منورہ) کو ۲۰۰۶ء میں ڈاکٹر ذاکر نائیک کے ادارہ IRF شاخ بھیونڈی کے ذمہ داران محمد حسن اور غیر مقلد عالم مولوی وصی الدین عمری[1] نے دیا۔

---

[1] یہ وہی وصی الدین عمری ہیں جو چیتا کیمپ کے مناظرہ قرأت خلف الامام میں اپنے دعویٰ ''امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے اور جس نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں ہوتی'' کو قرآن پاک کی صریح آیت سے اور بخاری و مسلم کی صریح روایت سے ثابت نہیں کر سکے۔ بعدہٗ سنن ترمذی سے عبادہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی غیر صحیح روایت بغیر سند کے پیش کی ۔جب سند کا مطالبہ کیا گیا تو کہا کہ یہاں سند نظر نہیں آرہی ہے۔ مفتی حذیفہ صاحب (بھیونڈی) نے کہا کہ سند تو متنِ حدیث کے اوپر وہیں لکھی ہوتی ہے، حضرت مفتی صاحب نے بھرے مجمع میں مولانا وصی الدین عمری کے پاس جا کر سنن ترمذی میں انگلی رکھ کر متن حدیث سے متصل اوپر سند کی نشاندہی کی۔ مولانا وصی الدین عمری نے مجبوراً سند سنائی تو سینکڑوں عوام کے سامنے اسماء الرجال کی معتبر کتابیں دکھا دکھا کر بتایا گیا کہ اس کا راوی محمد بن اسحاق مجروح اور مدلس ہے جو اس حدیث کو عن سے روایت کر رہا ہے اس لئے یہ روایت قابل قبول نہیں اور نہ اس راوی (محمد بن اسحاق) کی روایت ماہرین کے نزدیک اس قابل ہے کہ اس سے احکام میں استدلال کیا جائے۔ جب غیر مقلدین نے یہ محسوس کیا کہ یہاں واقعی تحقیق ہو رہی ہے اور یہاں صرف حدیث کا نام لے کر اور پرزور انداز میں اسے صحیح کہہ کر بیوقوف نہیں بنایا جاسکتا تو روایات تلاش کرنے کے بہانے ٹال مٹول کرنے لگے اور بھری مجلس میں تقریباً پون گھنٹہ تمام غیر مقلد علماء آپس میں سر جوڑ کر بیٹھے رہے اور لوگوں کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ ہم واقعی روایت (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

انہی دنوں مفتی نعمان صاحب قاسمی بستوی (مقیم حال احمد آباد گجرات) کا مہابلیشور سفر ہوا۔حالات کا علم ہونے پر انہوں نے سکندر مہا پھلے کو دیئے گئے غیر مقلدین کے سوالات کا پرچہ، مشفق ومربی پروفیسر مولانا ہلال احمد صاحب تک پہونچایا۔میں ان دنوں ممبئی کے ایک مدرسہ میں بچوں کو پڑھاتا تھا۔ ہلال سر نے یہ سوالات کا پرچہ مجھے دے کر جواب لکھنے کا حکم دیا۔مدرسہ کی مصروفیت کے ساتھ تقریباً ایک ماہ میں جواب مع سوالات تیار ہوکر کمپوزنگ وغیرہ سے فراغت ہوئی تو میں نے یہ جواب IRF تک پہونچانے کے لئے مہابلیشور سے سکندر مہا پھلے صاحب کو ممبئی بلوایا۔ IRF بھیونڈی کے ذمہ دار محمد حسن صاحب کو اطلاع کرنے کے بعد ہم لوگ بھیونڈی پہونچے۔بھیونڈی میں مفتی حذیفہ صاحب نے مقامی دو ساتھی شکیل بھائی (کتاب والے) اور ڈاکٹر ابوعبیدہ صاحب کو بھی ساتھ کردیا۔اس طرح ہم چار افراد ایک جنوری ۲۰۰۷ء بروز منگل کو IRF پہونچے۔ IRF میں محمد حسن صاحب ہمارے منتظر تھے۔کچھ دیر بعد بھیونڈی کے غیر مقلد پر چارک محمد امجد اور غیر مقلدین کی مسجد دارالقیمہ کے امام عبدالرشید سلفی صاحب بھی آگئے۔ان تینوں حضرات کو مشترکہ طور پر ”متلاشیان حق کی خدمت میں قابل توجہ چند سوالات“ کے جواب مع غیر مقلدین کے جملہ فرقوں سے (۱۱۴) سوالات“ دیا۔ان تینوں نے ہماری اس تحریر کا جواب ایک مہینے میں یعنی ۱ر فروری ۲۰۰۷ء تک دینے کا وعدہ کیا اور ساتھ ہی اپنی اپنی دستخط بھی ثبت کی۔

پچھلے صفحہ کا بقیہ حاشیہ: تلاش کررہے ہیں اور ابھی پیش کرتے ہیں۔اس دوران علمائے اہل سنت والجماعت کی طرف سے بارگاہ رسالتمآب میں تین مکمل نعت اور چند اشعار پیش کئے گئے اور ان غیر مقلدین علماء کو ایک طویل موقع دیا کہ وہ مکمل یکسوئی سے متابعات تلاش کریں۔لیکن افسوس کہ اتنے وقت اور بار بار کے مطالبے کے بعد (کہ روایت ملی کہ نہیں) جب وصی الدین عمری اور عبدالودود سلفی سمیت دیگر نام نہاد اہل حدیث غیر مقلد علماء نے سر اٹھایا تو کہا کہ مناظرہ ملتوی کیا جائے ،کیوں کہ متابعت میں ہمیں جو روایت سنانی ہے وہ بیہقی میں ہے اور ہمارے پاس بیہقی نہیں ہے۔ان سے کہا گیا کہ آپ روایت سنائیں ہم آپ سے کتاب کا مطالبہ نہیں کریں گے اور اس روایت کی سند بھی ہم ہی بتادیں گے۔۔لیکن ان غیر مقلدین علماء کو روایت سنانا کب تھا انہیں تو جانا تھا پھر نہ آنے کے لئے۔چنانچہ بغیر کوئی تحریر دیئے ہوئے ایک جم غفیر کے سامنے وصی الدین عمری،عبدالودود سلفی سمیت تمام غیر مقلد نے فرار اختیار کرلیا۔صحیح یہی ہے کہ ان غیر مقلدین کے کھانے کے دانت اور ہوتے ہیں دکھانے کے اور۔

آج تک تقریباً چھ سال آٹھ ماہ کے عرصے میں محمد حسن صاحب سے بار بار مطالبہ کرنے کے باوجود جواب ندارد ہے۔

کتاب کا طرز: غیر مقلدین کے پرچہ متلاشیان حق میں چونکہ سوالات کی تکرار ہے اس لئے اکثر جگہ ایک ساتھ ان کے کئی سوالات کے جواب لکھے گئے ہیں اور ان تمام سوالات کو ایک باکس میں یکجا کر کے لکھا گیا ہے۔ ہر مرتبہ سوالات کے جواب دینے کے فوراً بعد غیر مقلدین کے سوالات اور ان کے خودساختہ اصول و نظریات کو مد نظر رکھ کر ''غیر مقلدین کے جملہ فرقوں کے علماء و غیر علماء سے سوالات'' کے عنوان کے تحت نام نہاد اہل حدیث غیر مقلدین سے بھی سوالات کئے گئے ہیں۔ ذیلی سوالات کو چھوڑ کر (جیسا کہ سوال نمبر ۱۱۰ کے ذیل میں موجود ہیں) اُن سے پوچھے گئے سوالات کی تعداد ایک سو چودہ (۱۱۴) ہے۔ سوالات تو اور بھی تھے لیکن یہ سوچ کر کہ قرآن پاک کی سورتوں کی تعداد سے مطابقت رہے گی اور سوالات کو نظر انداز کر دیا گیا۔ یہ سوالات جہاں غیر مقلدین پر قرض ہیں وہیں عوام کے لئے جوابات کے سمجھنے میں معاون بھی۔ غیر مقلدین سے گزارش ہے کہ اصول کی پاسداری کریں اور جواب میں صرف صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث ہی پیش کریں۔

وجہ تسمیہ: IRF بھیونڈی کی طرف سے تقسیم کردہ پرچہ کے سوالات شکوک و اوھام سے پر ہیں اور ان شکوک و اوھام کا پرچار غیر مقلدین ''متلاشیان حق'' کے نام سے کر رہے ہیں۔ ہم نے اپنی اس تحریر میں ان شکوک و اوھام کا ازالہ بھی کیا ہے اور ان متلاشیان حق کی خدمت میں حق کا اظہار بھی، اس لئے کتاب کا نام ''ازالۃ الشکوک والاوھام بنام اظہار حق'' رکھا ہے۔ اور یہ بھی ذہن میں رہا کہ اس طرح کتاب کو حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ کی کتابوں کے نام سے مناسبت بھی ہو جائے گی۔

تاخیر کی وجہ: IRF بھیونڈی کے ذمہ داران نے ہماری اس تحریر کا ایک ماہ میں جواب دینے کا تحریری وعدہ کیا تھا۔ ارادہ اس بات کا تھا کہ اُن کی جوابی تحریر کو دیکھ کر اُس پر جو لکھنا ضروری ہوگا اِس تحریر کے ساتھ اضافہ کر کے شائع کر دیا جائے گا۔ لیکن آج تک تو اُن غیر مقلدین کا وعدہ صرف وعدہ ہی ثابت ہو رہا ہے، جواب لکھنے کا ارادہ نظر نہیں آتا۔ اس تحریر کی طباعت نہ ہونے کا بنیادی سبب یہی رہا۔ درمیان میں ملک کے

کئی علاقوں کے احباب جنھیں اس تحریر کا علم تھا اسے شائع کرنے کا تقاضہ کرتے رہے لیکن باوجود ارادہ کے شائع نہیں کیا جاسکا۔ مشہور ہے کہ ہر کام کا ایک وقت ہوتا ہے، اس تحریر کی طباعت کا بھی شاید یہی وقت تھا، چنانچہ اس مرتبہ شعبان ۱۴۳۴ھ میں دارالعلوم دیوبند میں منعقد پانچ روزہ تحفظ ختم نبوت تربیتی کیمپ کے موقع پر میرے سرپرست اور محسن حضرت مولانا شاہ عالم صاحب (نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند) نے حکم فرمایا کہ اس تحریر کو شائع کردو۔ چنانچہ آپ کے حکم کی تعمیل ہی اس کتاب کے شائع کرنے کا فوری سبب ہوئی۔

اظہارِ تشکّر : سب سے پہلے میں بارگاہِ رب العزّت میں بے انتہا شکر گزار ہوں کہ خدائے وحدہٗ لاشریک نے مجھ گنہگار کو دین حق اور منہجِ اسلاف کے دفاع کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرما کر میرے لئے، میرے والدین واساتذہ کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین

بعدہٗ اپنے ان تمام محسنین ومربّیین کا بالخصوص حضرت مولانا شاہ عالم صاحب دامت برکاتہم، مولانا ہلال احمد صاحب دامت برکاتہم، مفتی حذیفہ صاحب قاسمی دامت برکاتہم، مفتی سراج احمد صاحب ملی دامت برکاتہم، جناب ساجد حمید صاحب دامت برکاتہم اور تمام معاونین کا بھی خصوصاً مفتی محمد عبداللہ صاحب ملی رحمانی ودیگر احباب کا شکر گزار ہوں جنھوں نے اس کتاب کے شائع کرنے میں کسی بھی طرح کا تعاون کیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اپنی شایانِ شان جزا عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

اخیر میں قارئین سے گزارش ہے کہ کتاب کے مطالعہ کے دوران کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور اطلاع کریں، تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کی اصلاح کی جاسکے۔

اقبال احمد ملی

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم o

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم، اما بعد!

برادران اسلام! نجات پانے والے گروہ اہل سنت والجماعت (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) کے مقابل پیدا ہونے والے بہت سارے گمراہ فرقے اللہ تعالی کے فضل وکرم سے داستان پارینہ بن چکے ہیں اوران شاءاللہ قیامت تک وجود میں آنے والا راہ اعتدال سے ہٹا ہوا ہر فرقہ اسی طرح نابود ہوتا رہے گا۔

موجودہ دور میں برصغیر میں اسی طرح کے کئی گمراہ فرقے آباد ہیں کسی نے اپنا نام اہل قرآن رکھ کر حجیت حدیث کا انکار کیا ہے تو کوئی حدیث کا نام لے کر اجماع، قیاس ودیگر ضروریات دین کا انکار کر رہا ہے فرقۂ اہل قرآن صرف قرآن ہی کو ماننے کا بلند بانگ دعویٰ کر کے سادہ لوح عوام کو گمراہ کرتا رہتا ہے لیکن یہ فرقہ دین سے اتنا بے خبر ہے کہ نماز کا مکمل طریقہ (رکعات، شرائط، ارکان، واجبات، سنن، مستحبات، مکروہات، مفسدات اور مسائل سہو وغیرہ) قرآن مجید کی صریح آیات سے ثابت نہیں کر سکتا یہ نام نہاد اہل قرآن فرقہ، نماز جو کہ روزانہ پانچ مرتبہ فرض ہے اس کو تو ثابت نہیں کر سکتا ہاں احادیث کو قرآن کے خلاف گردانا، احادیث ومحدثین پر نکتہ چینی کرتے رہنا ہی اس کے نزدیک عمل بالقرآن ہے (معاذاللہ)۔حالانکہ یہ فرقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے حکم کو شامل صریح آیتوں (یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ.. اور..مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا وغیرہ) پر سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا کہہ کر منکر قرآن بنا ہوا ہے۔

اسی طرح دوسرا فرقہ اپنے آپ کو اہل حدیث کہتا ہے جس کا کام حدیث کا نام لے کر بھولی بھالی عوام کو گمراہ کرتے رہنا اور قرآن مجید اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت اجماع، قیاس اور دیگر ضروریات دین کا انکار کرنا ہے یہ فرقہ بھی دینی امور میں اپنے بڑے بھائی نام نہاد اہل قرآن کے ہی مانند بالکل جاہل ہے اور نماز کا مکمل طریقہ تفصیل کے ساتھ صریح آیات قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض احادیث سے ثابت کرنے سے ایسا ہی عاجز ہے جیسا کہ ان کے بڑے بھائی نام نہاد اہل قرآن۔ چنانچہ

مالیگاؤں کے مختلف مناظرے [۱] میں غیر مقلدین کی درگت، پونہ یروڈا پارک [۲] اور ممبئ میں چیتا کیمپ کے مناظرے [۳] سے علماء غیر مقلدین کا فرار اس بات کا بیّن ثبوت ہیں۔ یہاں عوام وخواص کے سامنے یہ راز فاش ہو چکا ہے کہ ان کا دعویٰ عمل بالحدیث ایسا ہی جھوٹا ہے جیسے منکرین حدیث کا دعویٰ عمل بالقرآن۔

---

(۱) شہر مالیگاؤں میں قرأت خلف الامام، سینے پر ہاتھ باندھنے اور ایام قربانی پر ہونے والے مختلف تحریری وتقریری مناظرے۔(۲) یہ مناظرہ ۱۳؍اگست ۲۰۰۰ء کو سینے پر ہاتھ باندھنے کے عنوان پر طے ہوا۔ جس میں پونہ کے ابو زید ضمیر، منصورہ مالیگاؤں کے استاد مولوی ابو رضوان محمدی، ممبئ کے غیر مقلد مناظر مولوی مقیم فیضی اور ان کے ساتھ ممبئ کے نجیب بقالی وغیرہ موجود تھے۔ مناظرے میں ان غیر مقلدین کو دعویٰ کے مطابق سینے پر ہاتھ باندھنے سے متعلق صحیح صریح حدیث پیش کرنی تھی جب کہ یہ بات ہر جانکار کو معلوم ہے کہ عوام کے سامنے صحیح حدیث کی رٹ لگانے والا یہ فرقہ قیامت کی صبح تک اس سلسلہ میں ایک بھی صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش نہیں کرسکتا۔ چنانچہ اہل حدیث مناظر مولوی مقیم فیضی صاحب نے پہلے مناظرہ کی شرائط طے کرنے والے غیر مقلد سید محمد عبدالقادر کو بازاری آدمی کہہ کر اس دعویٰ سے فرار اختیار کرنے کی کوشش کی، پھر جب اس میں ناکام ہو گئے تو امام شافعیؒ کے مقلدین علامہ ابن حجر، امام نوویؒ اور مشہور غیر مقلد عالم شیخ البانی ﴿جنہوں نے سلسلة الاحاديث الضعيفة والموضوعة لکھ کر ضعیف حدیث کو موضوع حدیث کے زمرہ میں شامل کر، انکار حدیث کی راہ ہموار کر کے امت مسلمہ کو ایسی تکلیف سے دوچار کیا ہے جس کے صدمے سے نکلنے کے آثار دور تک دکھائی نہیں دیتے۔ امام کبیر، محقق جلیل، محدث شہیر، علامہ شیخ حبیب الرحمٰن اعظمیؒ نے "الألباني شذوذه واخطاؤه" لکھ کر شیخ البانی کی حدیث کی صحت وضعف کے سلسلہ میں کی گئی غلطیوں کو واضح کر دیا ہے﴾ کو اصحاب اختصاص میں شمار کر کے ان کی تقلید پر بضد ہو گئے یہاں تک کہ سینکڑوں عوام کے سامنے خود کے اہل حدیث ہونے کا انکار کر دیا اور ان کے اس انکار پر جملہ غیر مقلدین صم بکم عمی کی تصویر بنے انہیں دیکھتے رہے۔ بالآخر جب اس میں بھی ناکام ہو گئے تو مغرب کی نماز کے بعد دوبارہ بیٹھنے کے وعدہ کے باوجود مناظرہ گاہ سے فرار ہو گئے۔ اس مناظرہ کی کیسٹ اور اس کے شرعی گواہ اب تک موجود ہیں۔(۳) چیتا کیمپ (28-2-2004) کا مناظرہ مسئلہ قرأت خلف الامام پر ہوا غیر مقلدین کی طرف سے مناظر کی حیثیت سے الشیخ صغیر احمد مدنی، الشیخ وصی الدین عمری (بھیونڈی)، الشیخ عبدالودود سلفی (کلیان) شریک ہوئے لیکن مذکورہ علماء اپنے معاونین کے ساتھ مل کر بھی صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث سے قرأت خلف الامام کی فرضیت ثابت کرنے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

یہ نام نہاد اہل حدیث فرقہ اپنی پیدائش کے فوراً بعد سے ہی بوکھلاہٹ کا شکار ہے ابتدا سے ہی اشتہار اور پمفلٹ کے ذریعہ فقہ پر اعتراض کر کے عوام کو گمراہ کرنے کا وہی طریقہ اختیار کئے ہوئے ہے جو سوامی دیانند نے قرآن کے خلاف اور عبداللہ چکڑالوی نے حدیث کے خلاف اختیار کیا تھا۔ فی الحال مہاراشٹر کے مشہور صحت افزا مقام مہابلیشور میں ان دنوں اسی طرح کا ایک پمفلٹ، غیر مقلدین کے ادارہ، مرکز الاحیاء للدعوۃ والارشاد اندھیری ممبئ کی طرف سے شائع شدہ بنام'' متلاشیان حق کی خدمت میں قابل توجہ چند سوالات'' تقسیم کیا جارہا ہے۔ جس میں تمہید کے بعد دجل وفریب اور بدفہمی کے شاہکار تقریباً ۳۱ سوالات کے ذریعہ سادہ لوح عوام کے ذہنوں میں شبہات پیدا کرنے کی ناروا کوشش کی گئی ہے۔ ذیل میں ہم ان کی تمہیدی لفاظیوں اور سوالات کی حقیقت کو واضح کررہے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

تمہید میں دین اسلام کی عنداللہ مقبولیت اور اس میں فرقہ بندی سے اجتناب کی تاکید کے بعد ائمہ مجتہدین کو اختلاف کی بنیاد اور مذاہب ائمہ کو فرقہ بندی قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:'' آج ہم نے اسلام کو مختلف مذاہب میں تقسیم کردیا.... ائمہ دین وعلمائے کرام کے اقوال، فتاوے اور اجتہادات کو شریعت کا جزو تسلیم کیا جانے لگا تو وہیں سے بہت سارے اختلاف شروع ہوئے۔'' غیر مقلدین کا تعصب اور فریب ہے کہ وہ دانستہ طور پر مذہب کو دین کے معنی میں لیکر بھولی بھالی عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں مثلاً ہم کہتے ہیں مذہب اسلام، مذہب یہود، مذہب عیسائیت وغیرہ۔ غیر مقلدین عوام کو یہ باور کراتے ہیں کہ ایسے ہی مذہب حنفی، مذہب شافعی وغیرہ اسلام سے ہٹ کر الگ الگ مذاہب ہیں۔ لیکن

(پچھلے صفحہ کا بقیہ حاشیہ): سے عاجز رہے اور بالآخر سیکڑوں عوام کے سامنے بوقت سحر مناظرہ گاہ سے راہ فرار اختیار کی۔ اس مناظرہ میں سینکڑوں علماء وعوام کے سامنے کلیان کے غیر مقلد مناظر عبدالودود سلفی نے صحیح مسلم شریف کی حدیث'' واذا قرأ فانصتوا ج ۱ ص ۱۷۴ یعنی جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو'' جس کی صحت کی صراحت خود امام مسلم نے کی ہے، کو موضوع (گھڑی ہوئی، خود ساختہ) حدیث بتایا اور دیگر غیر مقلد مناظرین اس کی خاموش تائید کرتے رہے۔ چیتا کیمپ کے اس مناظرہ میں عوام نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ ان جھوٹے اہل حدیث فرقہ کی ؎

کہنے کی زباں اور ہے کرنے کی زباں اور

یہ ان کا دجل اور فریب ہے مذہب سے مراد یہاں دین نہیں بلکہ رائے اور مسلک ہے اور مذہب کا یہ مفہوم حضرات محدثین کرام اور فقہائے عظام کے نزدیک مشہور ومعروف ہے۔ ہر عالم کی سند حدیث کے متعلق بھی رائے ہوسکتی ہے اور اس پر مذہب کا لفظ بولا جاسکتا ہے اور متن حدیث میں اس کے معنی اور مفہوم سمجھنے میں بھی رائے ہوسکتی ہے اور اس پر بھی مذہب کا لفظ بولا جاسکتا ہے حضرات محدثین اور فقہاء کے نزدیک یہ بالکل صحیح اور درست ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ نقل کرتے ہیں کہ ''مذہب فاروق اعظمؓ بمنزلہ متن است'' یعنی فاروق اعظمؓ کا مذہب ''متن'' کی مانند ہے، ہم غیر مقلدین سے پوچھتے ہیں کہ کیا حضرت عمرؓ نے کوئی اور مذہب ایجاد کیا تھا؟ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مذہب اور دین سے الگ تھا؟ اگر جواب نہیں میں ہے اور یقیناً ایسا نہیں ہے تو حضرت شاہ صاحبؒ کے قول میں مذہب سے مراد اس کے علاوہ اور کیا ہوسکتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے قرآن وحدیث سے اپنی فہم وذکاء کے اعتبار سے جو سمجھا اور رائے قائم کی تھی وہی مذہب ہے۔

حضرت امام نوویؒ لکھتے ہیں جمہور اسلام کے نزدیک مسلمان کافر سے وراثت نہیں لے سکتا لیکن بعض نے کہا ہے کہ مسلمان کافر سے وراثت لے سکتا ہے آگے لکھتے ہیں ''وھو مذھب معاذبن جبلؓ و معاویۃؓ '' کہ حضرت معاذ بن جبل اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کا یہی مذہب ہے (شرح مسلم ج۲ ص۳۳) ہم ان غیر مقلدین سے پوچھتے ہیں کہ کیا حضرت معاذ بن جبل اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کا مذہب مذہبِ اسلام کے علاوہ معاذ اللہ کوئی اور مذہب تھا جو انہوں خود ایجاد کیا تھا؟ نہیں! بلکہ یہاں بھی مذہب سے ان حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی اس مسئلہ میں رائے مراد ہے نہ کہ کوئی الگ مذہب۔

محدثین ومجتہدین کی اصطلاح میں مذہب سے مراد دین اسلام کے خلاف کوئی اور دین نہیں اور نہ یہ مطلب ہے کہ حضرات صحابہؓ اور جمہور امت کا اثبات سند اور متن میں کوئی الگ ہی مذہب تھا جس کا ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ ہو، بلکہ ان کے پاس علم صحیح کا وہی طریقہ تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ دراصل یہ علم سے کورے غیر مقلدین الفاظ کے اصطلاحی معنی سے بھی ناواقف ہیں، اس کم علمی

اور کج فہمی کے باوجود صحابہ کرام وائمہ مجتہدینؒ کو تنقید کا نشانہ بنانے کے لئے مختلف فیہ مسائل میں صحابہؓ کے اختلاف مذاہب کو یا ائمہ مجتہدین کے اختلاف رائے کو، جسے انہوں نے دلائل شرعیہ کی روشنی میں مستنبط کیا ہے حق وناحق کا اختلاف بتلا کر امت کو گمراہ کرر ہے ہیں۔ و الی الله المشتکیٰ

غیر مقلدین عوام کو اسلاف کے اجتہادات سے برگشتہ کر کے، انہیں نا قابل عمل ٹھہرا کر اور اتحاد امت کا پُرکشش نعرہ لگا کر، ترک تقلید پر آمادہ کرتے ہیں۔ اس بلند بانگ دعویٰ کا تقاضہ تو یہ تھا کہ کم از کم ان میں اتحاد ہوتا لیکن آپ حضرات کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ یہ نومولود فرقہ اپنی پیدائش کے کچھ ہی دنوں میں مختلف (سلفی، ثنائی، سامرودی، غربا، مسعودی اور عثمانی وغیرہ) فرقوں میں بٹ گیا، عالم اسلام کو اتحاد واتفاق کا درس دینے والے نام نہاد اہل حدیث حضرات صرف ممبئی شہر میں غرباء، سلفی، اثری وغیرہ مختلف فرقوں میں منقسم ہیں ۔

رہِ حیات میں جو خود بھٹک رہے ہیں ہنوز بزعم خویش وہ اٹھے ہیں رہبری کے لئے

ہم اتحاد واتفاق کے ان ٹھکیداروں سے سوال کرتے ہیں کہ:

(۱) امت میں اتحاد واتفاق کی دعوت دینے والا نومولود نام نہاد اہل حدیث فرقہ خود اتنی فرقوں میں منقسم کیوں ہے؟

(۲) نام نہاد اہل حدیث کے جملہ فرقوں میں کون حق پر ہے اور کون ناحق ؟

(۳) غیر مقلدین اپنے ان فرقوں کی (جو ان کے نزدیک ناحق ہیں) فہرست پیش کریں تاکہ امت ان سے اجتناب کر سکے۔

(۴) ایسے گمراہ فرقوں کو فرقۂ اہل حدیث سے خارج کرنے کے لئے ذمہ داران غیر مقلدین نے اب تک کون سے اقدامات کئے اور آئندہ کس طرح کے اقدامات کئے جائیں گے؟

(۵) امت میں اتحاد واتفاق ہو جائے اور امت ایک مرکز پر جمع ہو جائے اس کے لئے ہمیں غیر مقلدین کے، ثنائی، سامرودی، غرباء، سلفی، مسعودی (جماعت المسلمین) اور عثمانی وغیرہ فرقوں میں سے کس فرقہ میں شامل ہونا چاہیے؟

(۶)ائمۂ مجتہدین کے فتاویٰ واجتہادات تو آپ لوگوں کے نزدیک اختلاف امت کا باعث ہوں لیکن فتاویٰ سلفیہ، فتاویٰ ثنائیہ، فتاویٰ نذیریہ، نزل الابرار، دستور المتقی کی طباعت واشاعت سے وحدت امت کو کوئی نقصان نہ ہوا ایسا کیوں؟

(۷)غیر مقلدیت اختیار کرنے کے باوجود اختلاف ختم نہ ہو سکا لہٰذا کوئی اور حل پیش کریں؟

(۸)IRF کا تعلق کس فرقے سے ہے؟

(۹)IRF میں موجود کتنے لوگ مجتہد ہیں؟

(۱۰)اگر مجتہد نہیں ہیں تو کس کے مقلد ہیں؟

(۱۱)IRF میں اگر مقلدین ہیں تو تقلید شخصی کرتے ہیں یا تلفیق کا شکار ہیں؟

(۱۲)IRF میں تعلیم حاصل کرنے والے بچے ایک مسلک سے تعلق رکھتے ہیں یا سبھی مسلک کے بچے ہیں؟

(۱۳)ان تمام بچوں کو اجتہادی مسائل میں اپنے اپنے مسلک کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے یا سب کو فرقۂ غیر مقلدین کے اختیار کردہ مسائل بتائے جاتے ہیں؟

(۱۴)IRF میں کام کرنے والے مدرسین میں کتنے غرباء ہیں، کتنے اثری ہیں اور کتنے سلفی؟

(۱۵)اہل سنت والجماعت (حنفی ،مالکی ،شافعی،حنبلی) IRF کے نزدیک گمراہ ہیں یا حق پر ؟

(۱۶)IRF میں موجود حنفی مدرسین کو اپنے مسلک کے مطابق عمل کرنے کی اجازت کیوں نہیں ہے؟ (۱۷) فروعی مسائل میں اپنے موقف پر جمے رہنے والے حنفی اساتذہ کو IRF سے خارج کر دیا جاتا ہے، کیوں؟

(۱۸)IRF کی پہلی دس روزہ اسلامک انٹرنیشنل کانفرنس کے پہلے جمعہ کی نماز میں ایک اذان اور دوسرے جمعہ کی نماز میں دو اذان دی گئی، کیوں؟

مرکز الاحیاء للدعوۃ والارشاد اندھیری ممبئ سے شائع شدہ اور IRF بھیونڈی کی طرف سے تقسیم کردہ سوالات اور بالترتیب ان کے جواب

۱) دین اسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مکمل نازل ہوا یا ادھورا؟

۲) کیا سورۃ المائدہ کی یہ آیت **اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا** (ترجمہ: آج میں پورا کر چکا تمہارے لئے دین تمہارا اور پورا کیا میں نے تم پر احسان اپنا اور پسند کیا میں نے تمہارے واسطے اسلام کو) دین اسلام کے مکمل ہونے کا اعلان نہیں کر رہی ہے؟

۳) اگر دین مکمل نازل ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تک مکمل دین پہنچایا کہ نہیں جو اللہ نے ان پر نازل کیا تھا یا اس میں خیانت کی؟ نعوذ باللہ

۴) اگر دین بھی مکمل نازل ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو مکمل دین سکھایا اور اس میں کسی قسم کی کمی و بیشی نہیں کی تو اس میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے چاروں اماموں میں سے کسی ایک امام کی تقلید کا حکم دیا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو ہمارا کسی ایک امام کی تقلید کو واجب سمجھنا کس حد تک درست قرار دیا جا سکتا ہے؟

۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک پیدا ہونے والے تمام انسانوں کو ذلت سے بچنے صراط مستقیم پر قائم رہنے اور آخرت میں نجات پانے کے لئے کیا چھوڑ کر گئے ہیں چاروں اماموں کی تقلید یا اتباع کتاب وسنت جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد **ترکت فیکم امرین لن تضلوا ماتمسکتم بھما کتاب اللّٰہ و سنۃ رسولہ** ترجمہ: میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک کہ تم ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے (وہ دو چیزیں) اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت ہے (مشکوٰۃ شریف جلد نمبر ۱/صفحہ ۳۱/موطا امام مالک)

جواب: دین اسلام مکمل نازل ہوا، **اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ** کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اس کی تکمیل کا مژدہ سنایا اور اس کے پہونچانے کا پورا پورا حق اللہ کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کر دیا۔ ہم سب اس کے گواہ ہیں، اور اس دین میں کمی بیشی کرنے والا ملعون و مردود ہے۔

اِکمال دین کے معنی، ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباسؓ یہ بیان کرتے ہیں کہ آج دین حق کے تمام حدود وفرائض اور احکام وآداب مکمل کردیئے گئے، اب اس میں نہ کسی اضافہ اور زیادتی کی ضرورت باقی ہے اور نہ کمی کا احتمال (روح المعانی بحوالہ معارف القرآن، ج۳ص۳۶) یہی وجہ ہے کہ جو چند آیتیں اس کے بعد نازل ہوئیں ان میں یا تو ترغیب وترہیب کے مضامین ہیں یا انہی احکام کی تاکید جن کا بیان پہلے ہو چکا تھا۔ لہٰذا اب دین میں ایسی باتوں کا اضافہ کرنا جس کا ثبوت ادلۂ شرعیہ سے نہ ہو بدعت کہلائے گا اور ایسا کرنے والا اسلام کے دعویٔ تکمیل کی مخالفت کرنے والا ہوگا۔ رہا اصول اجتہاد کے ماتحت نئے نئے پیش آنے والے واقعات و حالات کے متعلق احکام شرعیہ بیان کرنا، یہ تکمیل دین کے منافی نہیں۔ کیوں کہ قرآن کریم نے جس طرح احکام شرعیہ کے حدود وفرائض وغیرہ بیان فرمائے ہیں اسی طرح اصول اجتہاد بھی قرآن ہی نے متعین فرمادیئے ہیں، ان کے ذریعہ جو احکامات قیامت تک نکالے جائیں گے وہ ایک حیثیت سے قرآن ہی کے بیان کئے ہوئے احکامات مانے جائیں گے۔ کیوں کہ یہ اُن اصول کے تحت ہوں گے جو قرآن نے بیان کئے ہیں۔

درج بالا تحریر سے یہ بات بھی بخوبی واضح ہوئی کہ ائمۂ مجتہدین کتاب وسنت کے قائم کردہ اصولِ استنباط واجتہاد کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیزوں کو واضح اور حرام کردہ چیزوں کو واضح کرنے والے تھے نہ کہ کسی بدعت کے ایجاد کرنے والے۔

اسی طرح غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث ان سوالات کے ذریعے عوام کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ تفقہ فی الدین، اجتہاد وتقلید وغیرہ آیت **اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ** کے منافی، مذہب اسلام کے علاوہ کوئی اور چیز ہے۔ حالانکہ تفقہ فی الدین اللہ تعالیٰ کی خصوصی نعمت ہے، اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر کا معاملہ فرماتے ہیں یہ نعمت اسی کو عطا فرماتے ہیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ''**من یرد اللّٰہ بہ خیراً یفقھہ فی الدّین** (رواہ الترمذی) یعنی اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر کا معاملہ فرماتے ہیں اسے تفقہ فی الدین (دین کی سمجھ) عطا فرماتے ہیں۔''

ترمذی شریف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مروی ہے کہ ''**خصلتان لا تجتمعان فی**

منافق حسن سمت و لا فقه فی الدین کہ منافق میں دو خصلتیں جمع نہیں ہوتیں (ایک تو) خوش خلقی اور (دوسرے) تفقہ فی الدین''۔

تفقہ فی الدین کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''**فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ** ترجمہ: سو کیوں نہ نکلا ہر فرقہ میں سے ان کا ایک حصہ تاکہ سمجھ پیدا کرے دین میں۔'' اور تفقہ فی الدین کے لئے آنے والوں سے اچھے سلوک کے متعلق صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو ہدایت دیتے ہوئے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''**ان الناس لکم تبع و ان رجالا یاتونکم من اقطار الارض یتفقھون فی الدین فاذا اتوکم فاستوصوا بھم خیراً**(رواہ الترمذی) ترجمہ: لوگ تمہارے تابعدار ہیں (یعنی میرے بعد لوگ تمہاری پیروی کریں گے، تمہارے طریق پر چلیں گے اور تمہیں میرے اصحاب اور میرا براہ راست فیض یافتہ سمجھ کر) اطراف عالم سے کتنے ہی لوگ دین کا علم اور فہم حاصل کرنے کے لئے تمہارے پاس آئیں گے، پس جب وہ آئیں تو ان کے ساتھ اچھے سلوک کرنے میں تم میری وصیت قبول کرو۔''

فقیہ اپنے کمال علم وفہم کی بناء پر دین کی حقیقتوں کا آشنا ہوتا ہے اور شرعی احکامات و ہدایات کے ہر ہر پہلو پر گہری بصیرت رکھتا ہے، وہ دینی معاملہ میں مفکر و مدبر ہوتا ہے۔ تفقہ فی الدین وہ خصوصی نعمت ہے جس کی وجہ سے آدمی شیطان کے مکائد سے محفوظ رہتا ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے'' **فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد**(رواہ الترمذی و ابن ماجہ) کہ ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہے۔'' اور اہل فہم پر یہ بات روشن ہے کہ غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث کے جملہ فرقے تفقہ فی الدین کی اس خصوصی نعمت سے محروم ہیں۔ اور پمفلٹ ''متلاشیان حق کی خدمت میں قابل توجہ چند سوالات'' میں مذکور وساوس بھی اسی نعمتِ فقہ سے محرومی کا نتیجہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ''**يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ** پ ۵ ترجمہ: اے مومنو! اللہ کی اور رسول کی اطاعت کرو اور تم میں جو صاحبِ امر ہیں ان کی (بھی) اطاعت کرو'' فرما کر صراحتاً اولوالامر کی اطاعت کا حکم دیا ہے، ''**اِتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ**

یعنی اُس شخص کی پیروی کرو جو میری طرف رجوع کئے ہوئے ہے" اور "فَسْـئَـلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَـعْـلَـمُـوْنَ، پس اہل علم سے دریافت کرو اگر خود تم نہیں جانتے" فرما کر منیبین کی اتباع اور نہ جاننے کی صورت میں اہل ذکر سے سوال کو لازم قرار دیا ہے۔ اسی طرح اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "اقتـدوا بـالذین من بعدی ابی بکر و عمر" فرما کر تقلید شخصی کو جائز قرار دیا اور "انما شفاء العی السوال" فرما کر نہ جاننے والوں کو (جاننے والوں سے) سوال کرنے کی ترغیب دی ہے۔ کتاب وسنت کے انہی احکامات کی بناء پر اہل سنت والجماعت مجتہدین و منیبین کی تقلید پر متفق رہے ہیں۔ رہا کتاب وسنت سے تقلید کے ثبوت کے بعد ائمۂ اربعہ کے ناموں کی صراحت کا سوال تو یہ جہالت وغفلت پر مبنی ہے۔ قرآن مجید میں فَـاقْرَءُوْا مَاتَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ کے ذریعے قرآن پڑھنے کا حکم ہے لیکن قرّائے سبعہ کے ناموں کی تفصیل نہیں اور نہ اس بات کی صراحت ہے کہ پوری زندگی ان قرّائے سبعہ میں سے کسی ایک کی تقلید کرنا لیکن پوری امت قاری عاصم کوفیؒ کی قرأت اور قاری حفصؒ کی روایت پر عمل کر رہی ہے۔ اسی طرح قرآن مجید میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے لیکن کہیں ان کتبِ احادیث کے نام مذکور نہیں ہیں جن میں اقوال و افعالِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) مذکور ہیں۔ اب اس بات کو بنیاد بنا کر کہ "قرآن مجید میں کہیں بھی اطیعوا البخاری و اطیعوا الترمذی نہیں کہا گیا ہے" کوئی عقل مند ان کتبِ احادیث کے پڑھنے کو ناجائز نہیں بتلاتا۔

اس قسم کے بے بنیاد سوال کر کے ثابت شدہ امور کو بھی ناجائز کہہ دینا غیر مقلدین ہی کا کام ہے۔ یہ فرقہ دینی امور میں عجیب بے بسی کا شکار ہے، نہ دین کا علم ہے نہ فہم، نہ کتاب وسنت کو پڑھا نہ سمجھا۔ دو چار کتابیں نااہل غیر مقلد علماء کی ہندی، انگلش، اردو میں پڑھ لیں اور ان کی تقلید میں فقہاء، محدثین ومقلدین کو برا بھلا کہنے لگے۔ بس اتنا ہی سکھاتا ہے ان کا فرقہ، وہ غیر مقلد ہی کیا جو اسلاف کے متعلق بدگمان و بدزبان نہ ہو۔ **اللهم احفظنامنه**

غیر مقلدین کے جملہ فرقوں کے علماء و غیر علماء سے سوالات

(۱۹) دین بھی مکمل نازل ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مکمل دین سکھایا اور اس میں کسی قسم کی

کمی وبیشی نہیں کی تو اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سامرودی اہل حدیث، غرباء اہلحدیث، ثنائی اہل حدیث، اثری اہل حدیث وغیرہ بننے کا حکم دیا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو ہمارا اس میں سے کسی بھی قسم کا غیر مقلد بن جانا کس حد تک درست قرار دیا جا سکتا ہے؟

(۲۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک پیدا ہونے والے تمام انسانوں کو ذلت سے بچنے، صراط مستقیم پر قائم رہنے اور آخرت میں نجات پانے کے لئے کیا چھوڑ کر گئے ہیں؟ نام نہاد اہل حدیث غیر مقلدین کے مختلف فرقوں میں شمولیت یا اتباع کتاب وسنت؟ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد **ترکت فیکم امرین لن تضلوا ماتمسکتم بهما کتاب اللّٰه و سنة نبیه.** ترجمہ: میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک کہ تم ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے (وہ دو چیزیں) اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت ہے۔ (مؤطا امام مالک)

(۲۱) کیا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث کی کتابوں (کتب ستہ ودیگر) کا نام لے کر بتلایا ہے کہ بخاری کی حدیث پڑھنا اسے ہی **اصح الکتب بعد کتاب اللّٰه** سمجھنا، یا قرأۃ سبعہ کے راوی قاریوں کا نام لے کر قرآن شریف پڑھنے کا حکم دیا ہے؟ اگر نہیں تو آپ کی منطق کے مطابق یہ آیت **اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُم** کے خلاف ہے یا نہیں؟

(۲۲) کتاب وسنت میں قرآن مجید کو یکجا کرنے اور ۳۰ پاروں میں تقسیم کرنے کا حکم کہاں ہے؟ صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے؟

(۲۳) **اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُم** .....الخ۔ سورہ مائدہ کی تیسری آیت ہے اسی آیت میں اس کے فوراً بعد اللہ تبارک وتعالیٰ نے حالت اضطرار کے حکم کو بیان کیا ہے۔ اضطراری حالت کیا ہے اس سلسلہ میں علامہ ابن کثیرؒ نے تفسیر ابن کثیر میں صحابہؓ وفقہاءؒ کے اقوال پیش کئے ہیں۔ کیا آیت **اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُم** کے نزول کے بعد صحابہؓ وفقہاءؒ کے اقوال پیش کرنا آپ کی منطق کے مطابق دین میں اضافہ نہیں ہے؟

(۲۴) اضطرار کس حالت کو کہتے ہیں؟ صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کریں اپنی رائے یا کسی کا قول پیش کر کے آیت **اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُم** کی مخالفت نہ کریں؟

(۲۵) آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُم کے بعد بھی وحی کا نزول ہوتا رہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات صحابہ کرامؓ محفوظ کرتے رہے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُم کے نزول کے بعد نازل ہونے والی آیت اور وارد ہونے والے ارشادات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حکم ہے؟ (الف) وہ قابل اتباع ہیں یا نہیں؟ (ب) کیا ان آیتوں کا نزول وعدۂ تکمیل دین کے خلاف ہے؟ (ج) تکمیل دین کے معنی صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث سے پیش کریں اپنی رائے یا کسی کا قول پیش کر کے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُم کی مخالفت نہ کریں۔

سوال نمبر ۶۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی شخص کے کہنے سے اسلام میں کوئی چیز واجب، فرض یا سنت، حلال یا حرام ہوسکتی ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۷۔ اگر کوئی شخص اپنے عالم یا امام کے کہنے پر کسی چیز کو حلال یا حرام، فرض یا سنت سمجھے تو وہ سورہ التوبہ آیت ۳۱ ''اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًامِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ترجمہ (ٹھہرالیا اپنے عالموں اور درویشوں کو خدا اللہ کو چھوڑ کر) کے مصداق اماموں کو اللہ کے مقابلے میں رب بنانا نہیں ہے؟

جواب: کسی شخص کے کہنے سے شریعت میں کوئی چیز حلال یا حرام نہیں ہوتی۔

''اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًامِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ترجمہ: ٹھہرالیا اپنے عالموں اور درویشوں کو خدا اللہ کو چھوڑ کر'' اس آیت میں علماء و مشائخ کو رب بنانے کا رد ہے ان کی تقلید کرنے کا رد نہیں۔ اور جس طرح رب بنانا علماء و مشائخ کو ناجائز ہے اسی طرح انبیاء علیہم السلام کو بھی رب بنانا ناجائز ہے اسی لئے اس آیت میں وَالْمَسِیْحَ بْنَ مَرْیَم (التوبہ آیت ۳۱) بھی ساتھ ہے، لیکن غیر مقلدین عوام کے سامنے جب بھی یہ آیت پیش کرتے ہیں ''وَالْمَسِیْحَ بْنَ مَرْیَم'' کے الفاظ نہیں پیش کرتے۔

یہود و نصاریٰ کے احبار و رہبان کی صفت اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں سَمّٰعُوْنَ لِلْکَذِبِ (المائدۃ ۴۲) (کان لگا لگا کر جھوٹ کے سننے والے) اور اَکّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ (المائدۃ ۴۲) (جی بھر بھر کر حرام کے کھانے والے) بتائی ہے اور ان کے بارہ میں بتایا کہ یَکْتُبُوْنَ الْکِتٰبَ بِاَیْدِیْهِمْ ثُمَّ

يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰه. (البقرہ ۷۹) (لکھتے ہیں کتاب کو اپنے ہاتھوں سے پھر کہہ دیتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے ہے) یہ حرام خور، پرلے درجے کے جھوٹے اور خدا کے ذمہ بہتان باندھنے والے احبار و رہبان کو یہود و نصاریٰ ''معصوم عن الخطاء'' مان کر اور ''شارع'' کا درجہ دے کر انہیں رب بنا لیا تھا۔ یہ جس چیز کو حلال کہہ دیں اسے حلال اور جس چیز کو حرام کہہ دیں اسے حرام مانتے تھے۔احبار و رہبان کو رب کا درجہ دینے والے ان یہود و نصاری کے متعلق ارشاد ہے ''اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًامِنْ دُوْنِ اللّٰهِ'' یعنی ٹھہرا لیا اپنے عالموں اور درویشوں کو رب، اللہ کو چھوڑ کر۔ غیر مقلدین کا اس آیت کو ائمہ اربعہ کی تقلید پر چسپاں کرنا کلمة حقٍ اریدَ بها الباطل کا مصداق اور تقلیدِ یہود ہے۔

کیوں کہ اہل سنت والجماعت (مسالک اربعہ) کے نزدیک مجتہد قانون داں ہوتا ہے یہود و نصاریٰ کے احبار و رہبان کی طرح قانون ساز نہیں ہوتا۔ اہل سنت والجماعت کے نزدیک مجتہد اور امام معصوم عن الخطاء نہیں ہوتا بلکہ بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیث (المجتهد يخطئ ويصيب) کی بنیاد پر اس کے اجتہاد میں خطاء کا احتمال ہوتا ہے۔ اہل سنت والجماعت (مسالک اربعہ) کے نزدیک مجتہد یہود و نصاریٰ کے احبار و رہبان کی طرح اللہ کے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنے والا نہیں ہوتا بلکہ وہ اللہ کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام واضح کرنے والا ہوتا ہے، اس کا یہ اعلان ہوتا ہے کہ القياس مظهر لا مثبت یعنی قیاس شرعی خدا کے حکم کو ظاہر کرتا ہے خود مسائل نہیں بناتا۔

یہود و نصاری کے احبار و رہبان خدا کی راہ سے ہٹانے والے تھے اور مجتہدین و فقہائے امتِ مسلمہ خدا اور رسول کی راہ پر چلانے والے ہیں۔ یہود و نصاری کے احبار و رہبان خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والے تھے، جب کہ ائمۂ مجتہدین خود ہدایت یافتہ اور دوسروں کو راہِ ہدایت دکھانے والے ہیں۔

بتائیے کہاں ائمۂ مجتہدین اور کہاں یہود و نصاریٰ کے احبار و رہبان ؎

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

کاش یہ تلاشِ حق کی دعوت دینے والے غیر مقلدین احباب ؎

جن کو حاصل بصیرت، نہ نورِ نظر

دینی امور میں اپنی رائے پر بھروسہ کرنے کے بجائے فقہائے امت کی تقلید کر لیتے تو آج قرآن مجید کی اس معنوی تحریف میں مبتلاء ہونے سے بچ جاتے۔

غیر مقلدین کے جملہ فرقوں کے علماء و غیر علماء سے سوالات

(۲۶) اس آیت کے نقل کرنے میں خیانت سے کام کیوں لیا؟ کیا آپ لوگوں کے نزدیک حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو رب بنانا جائز ہے؟

(۲۷) آپ حضرات نے آیت ''اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًامِنْ دُوْنِ اللّٰهِ'' لکھ کر ائمہ کی تقلید کو ناجائز ٹھہرانے کی کوشش کی۔ لیکن سادہ لوح عوام کو یہ کیوں نہیں بتایا کہ یہود و نصاریٰ کے احبار و رہبان حرام خور اور پرلے درجے کے بدمعاش اور خدا کے ذمہ بہتان باندھنے والے تھے اس کے برعکس مسلمانوں کے ائمہ مجتہدین ورع و تقویٰ میں مشہور، دینی علوم کے ماہر اور ایک مخصوص فہم کے مالک تھے۔

(۲۸) آپ حضرات نے آیت ''اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًامِنْ دُوْنِ اللّٰه'' لکھ کر ائمہ کی تقلید کو ناجائز ٹھہرانے کی کوشش کی لیکن سادہ لوح عوام کو یہ کیوں نہیں بتایا کہ ائمہ مجتہدین یہود و نصاریٰ کے احبار و رہبان کی طرح قانون ساز اور شارع نہیں بلکہ قانون داں اور شارح تھے۔

(۲۹) آپ حضرات نے آیت ''اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًامِنْ دُوْنِ اللّٰهِ '' لکھ کر ائمہ کی تقلید کو ناجائز ٹھہرانے کی کوشش کی، لیکن سادہ لوح عوام کو یہ کیوں نہیں بتایا کہ ائمہ مجتہدین کو یہود و نصاریٰ کے احبار و رہبان کی طرح رب بنانا تو ناجائز ہے لیکن آیت ''فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَاتَعْلَمُوْنَ پس اہل علم سے دریافت کرو اگر تم خود نہیں جانتے'' پر عمل کرتے ہوئے ان کی تقلید جائز ہے۔

(۳۰) منیبین کی اتباع، اہل ذکر سے سوال، اولوالامر کی اطاعت کا ثبوت قرآن مجید کی آیات سے صراحتاً ثابت ہے۔ اس ثابت شدہ امر کو ناجائز و حرام بتانا کیا یہود کے احبار و رہبان کی طرح اللہ کے حلال کو حرام کرنا نہیں ہے؟

(۳۱) کیا ثابت شدہ اطاعت پر آیت ''اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًامِنْ دُوْنِ اللّٰه'' پیش کرنا یحرفون الکلم عن مواضعه پر عمل اور تقلیدِ یہود نہیں ہے؟

(۳۲) کیا یہود کے احبار و رہبان مجتہد تھے؟ صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے۔

(۳۳) جس طرح بخاری ومسلم کی روایت کے مطابق مجتہد کو صواب پر دو اجر اور خطا پر ایک اجر ملتا ہے کیا اسی طرح ان یہود ونصاریٰ کے احبار و رہبان کو بعض مسائل میں دو اجر اور بعض میں ایک اجر ملے گا؟ صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے۔

(۳۴) اگر ائمۂ اربعہ کے استنباط کردہ مسائل کو مان لینا آپ کے نزدیک ان کو رب بنالینا ہو گیا تو فتاویٰ علمائے اہل حدیث، فتاویٰ نذیریہ، فتاویٰ سلفیہ، فتاوی ثنائیہ کو ماننا، ان کی طباعت واشاعت کرنا ان کو رب بنالینا نہیں ہوا، کیوں؟

(۳۵) حلال وحرام، فرض وواجب کسے کہتے ہیں؟ صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے۔

(۳۶) بھینس حلال ہے یا حرام؟ صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے۔

(۳۷) گناہِ کبیرہ اور گناہِ صغیرہ کی جامع مانع تعریف صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث سے پیش کریں، کسی امتی کا قول پیش کر کے اسے اپنا رب بنانے کی کوشش نہ کریں؟

(۳۸) گناہ کی یہ قسمیں قرآن وحدیث میں کہاں بیان کی گئی ہیں؟

(۳۹) گناہ کبیرہ کی دنیوی سزا ایک ہی قسم (یعنی حد) ہے یا دو قسمیں (حد اور تعزیر) ہیں؟

(۴۰) حد اور تعزیر کی جامع مانع تعریف صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث سے پیش کیجئے؟

(۴۱) شبہ کی کتنی قسمیں ہیں ہر قسم کی جامع مانع تعریف صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث سے پیش کیجئے؟

(۴۲) غیر مقلد عالم نواب نورالحسن صاحب عرف الجادی ص ۱۰۹ پر لکھتے ہیں کہ ''ایک شخص نے زنا کیا اور اسی نطفہ سے لڑکی پیدا ہوئی اور وہ لڑکی جوان ہو گئی تو زانی باپ کا نکاح اس نطفہ کی بیٹی سے جائز ہے'' غیر مقلدین اس مسئلہ کا ثبوت صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث سے پیش کریں؟

محترم قارئین! یہ ہے غیر مقلدین اہل حدیث کا حال کہ کم علمی و بدفہمی کے سبب پیدا ہونے والے اعتراضات کو کس شان سے پمفلٹ کی شکل میں عوام میں پھیلا رہے ہیں۔

جہل نے سر پہ چڑھائی ہے کلاہ ودستار

(اپنے خودساختہ نظریات کے پرچار کے سلسلہ میں فرقۂ غیر مقلّدین کے افراد کا اس وساوس کے پٹارے کو بغیر تحقیق کے عوام میں تقسیم کرنے کا سبب ان کی اپنے نااہل علماء کی اندھی تقلید ہے۔ان غیر مقلدین کو دین کا علم ہے نہ فہم اور نام ہے اہلحدیث۔اسے ہی کہتے ہیں اپنے منہ میاں مٹھو بننا۔)

سوال نمبر ۸۔اگر بالفرض چاروں امام برحق مانے جائیں (جیسا کہ عام رجحان ہے) تو کسی ایک امام کی تقلید کر کے اس کو پورا اسلام مل جائے گا یا صرف اسلام کا ۱/۴ حصہ ملے گا باقی چھوٹ جائے گا،کہیں ایسا تو نہیں کہ پورے اسلام پر عمل کرنے کے لئے پوری زندگی کو چار حصوں میں تقسیم کرنا پڑے گا؟

جواب:ائمۂ اربعہؒ (چاروں امام) دین کی تشریح وتفہیم کرنے والے تھے نہ کہ تقسیم کرنے والے۔اللہ تعالیٰ نے ان سے اپنے دین کی تدوین کا کام لیا ہے۔استنباطی مسائل میں اختلاف کی بنیاد پر ائمۂ اربعہ کو دین کی تقسیم کرنے والا بتانا مزاجِ شریعت سے جہالت کی بناء پر ہے۔اوراس جہالت میں فرقۂ غیر مقلدین کا ہر چھوٹا بڑا ابتلا ہے۔

قرآن مجید سات حروف میں نازل ہوا ہے لیکن کوئی ایک ہی طریقہ پر قرآن شریف پڑھے تو اسے پورا قرآن پڑھنے کا ثواب مل جائے گا،اسی طرح کوئی عامی کسی ایک امام کی تقلید کرلے تو اسے پورے دین پر عمل کرنے کا ثواب مل جائے گا؛اور جس طرح ایک قرأت پر تمام عمر قرآن مجید پڑھنے والے کو یہ کہنا کہ اس نے قرآن مجید کا ساتواں حصہ تلاوت کیا ہے،حماقت وجہالت ہے اسی طرح یہ سمجھنا کہ ایک امام کی تقلید کرنا اسلام کے ۱/۴ (چوتھائی) حصہ پر عمل کرنا ہے اور پورے اسلام پر عمل کرنے کے لئے زندگی چار حصوں میں تقسیم کرنا پڑے گی سراسر جہالت وبدفہمی ہے اوراس جہالت وبدفہمی کو امت میں پھیلانا بدبختی ہے۔اللھم احفظنا منه.

غیر مقلدین کے جملہ فرقوں کے علماء و غیر علماء سے سوالات

(۴۳) قرآن مجید کتنے حروف میں نازل ہوا،قرأت سبعہ کیا ہے؟ ہر قرأت مکمل قران ہے یا نہیں؟ صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے۔

(۴۴)مکمل قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے لئے قرآن مجید کو سات مرتبہ اختلاف قرأت کے ساتھ پڑھنا ہوگا یا صرف ایک مرتبہ ایک ہی طریقہ سے تلاوت کرنا کافی ہوگا ؟ صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے۔

(۴۵) جملہ غیر مقلّدین قاری عاصم کوفیؒ کی قرأت اور امام حفصؒ کی روایت پر قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں، کس دلیل کی بنیاد پر؟

(۴۶) ایک طریقۂ قرأت کو اختیار کرنے اور بقیہ چھ کے ترک کا شرعی حکم کیا ہے؟ صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے۔

(۴۷) محدثین نے اپنی کتابوں (صحاح ستہ ودیگر) میں متعارض روایات لائیں ہیں اور اختلاف مذاہب کا بھی ذکر کیا ہے۔آپ لوگوں کی منطق کے مطابق کیا یہ حضرات امت میں فرقہ بندی کے داعی تھے؟

(۴۸) کیا صحابۂ کرامؓ سے بدظنی و بدگمانی براہ راست اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت پر انگلی اٹھانا نہیں ہے؟

(۴۹) متعارض روایات میں تطبیق نہ ہونے کی صورت میں کسی ایک پر ہی عمل ممکن ہے۔ چنانچہ صحابۂ کرامؓ میں بعض کا رفع یدین کرنا[۱] بعض کا نہ کرنا ثابت ہے۔تو کیا یہ صحابۂ کرام دین میں فرقہ بندی پیدا کرنے والے تھے؟ نعوذ باللہ۔

---

[۱] غیر منصوص ومتعارض مسائل میں اختلاف طبعی وفطری ہے اور یہ وحدتِ امت کے منافی نہیں۔لیکن دینی علوم سے جاہل ان غیر مقلدین کے ذہن میں اتحادِ امت کا ایک عجیب تصور ہوتا ہے، جس کی وجہ سے یہ ہمیشہ اس کشمکش میں مبتلاء رہتے ہیں کہ جب اسلام ایک تو چار چار مذاہب کیوں ؟ پھر اس سوال کا جواب چاروں مسلک کو باطل کہہ کر اس سے نجات کی صورت میں نکلتا ہے۔ان جاہل غیر مقلدین کو یہ نہیں پتہ کہ مسالک اربعہ کا یہ اختلاف حق اور باطل کا اختلاف نہیں بلکہ حق کے دائرے میں راجح ومرجوح کا اختلاف ہے۔ مسالک اربعہ کے اس اختلاف کی ایک وجہ نصوص کا تعارض بھی ہے۔اسی وجہ سے ان غیر مقلدین کو جب نصوص میں تعارض نظر آتا ہے تو انہیں اپنی جہالت کی آمیزش سے بنائی ہوئی خودساختہ وحدت امت کی عمارت کی بنیادیں ہلتی محسوس ہوتی ہیں بالآخر یہ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۵۰) جب صحابۂ کرامؓ اجتہادی امور میں اختلاف کے باوجود دین کی تقسیم کرنے والے نہیں تھے، تو ائمۂ اربعہ کا اجتہادی امور میں اختلاف، دین کی تقسیم کرنے والا کیسے ہوگا؟

(۵۱) اجماع و قیاس کی حجیت پر صحابہ و ائمہ سمیت پوری امت کا اجماع ہے۔ لیکن آپ حضرات اجماع وقیاس کی حجیت کا انکار کر کے امت میں اختلاف پیدا کر رہے ہیں۔ کیوں؟

(۵۲) اعتقادو اعمال میں گروہِ صحابہؓ "ما انا علیه و اصحابی" کی بنیاد پر حق کا معیار ہیں؛ تو کیا غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث کے جملہ فرقہ اجماع صحابہ کا انکار کر کے گمراہ نہیں ہو رہے ہیں؟

(بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ کا): حضرات احادیث کی حجیت کا انکار کر کے منکر حدیث بن کر اپنی انا کی تسکین کا سامان کرتے ہیں یا روایات کے تعارض سے انکار کی ایسی باطل تاویلیں پیش کرتے ہیں جس سے ایک مومن کی روح کانپ جاتی ہے۔ چنانچہ مہاراشٹر کالج ممبئی کے غیر مقلد لکچرار میتھس میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ علم رکھنے کا دعویٰ کرنے والے نام نہاد اہل حدیث پروفیسر نثار محمد پاٹنکر، اپنی کتاب "قصہ رفع یدین کا" کے صفحہ نمبر ۴۳ پر رقم طراز ہے: "رفع یدین اور ترک رفع یدین والے دو گروہوں میں مصالحت کی صورت نکالنے کے لئے ایک تیسرا گروہ جو انہیں سے مرکب ہے میدان میں آیا ہے۔ اس گروہ کے مطابق اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دونوں طریقے سے نماز پڑھی یعنی کبھی رفع یدین کیا اور کبھی ترک کیا۔ ہمارے نزدیک یہ کوشش توہین رسول ہے اور اس لئے مذمت کے قابل ہے۔ توہین اس لئے کہ یہ بات نبی کی شان سے گری ہوئی ہے کہ وہ اپنی امت کو مختلف طریقے سے نماز سکھائے۔۔ آگے صفحہ نمبر ۴۴ پر لکھتے ہیں" لہٰذا اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کسی باولے آدمی کی طرح کبھی رفع یدین کیا اور کبھی ترک کیا (نعوذ باللہ) ایسا کہنا سراسر غلط ہے کیوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جبرئیلؑ سے جو نماز سیکھی وہ ایک ہی طریقہ کی تھی اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) تادم حیات اسی پر قائم رہے۔" مالیخولیا کے مریض، اِس مخبوط الحواس نام نہاد اہل حدیث کی جرأت دیکھئے کہ اپنے خودساختہ تصور دین کو بچانے کے لئے کس شان سے احادیثِ ترک رفع یدین کا انکار کر رہا ہے۔ یہ یا وہ گوئی ثمرۂ ترک تقلید ہے۔ **اللھم احفظنا منه ۔**

جب چھوڑ کر تقلید کو تم ہوگئے آزاد ہے خوف کہ ایمان کو برباد کروگے

سوال نمبر ۹۔تقلید کا ذکر قرآن میں کتنی مرتبہ آیا ہے اور کہاں؟

سوال نمبر ۱۰۔تقلید کی شرعی حیثیت کیا ہے فرض واجب یا سنت؟

سوال نمبر ۱۱۔تقلید کا حکم کس نے دیا؟ اللہ نے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یا چاروں اماموں نے، اگر کسی نے نہیں دیا تو ہم کس کے کہنے پر اماموں کی تقلید کریں؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے آیت (فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی اگر تم نہیں جانتے ہو تو اہل ذکر سے دریافت کرلو) میں لوگوں کی دو قسمیں بتائی ہیں۔

(۱) وہ جو اہل ذکر ہیں جن کو دین خوب یاد ہے انھیں مجتہدین کہتے ہیں۔

(۲) وہ لوگ جو نہیں جانتے، جو مجتہد نہیں ہیں، ان کو حکم دیا کہ تم اہل ذکر سے پوچھ لیا کرو، اور اسی کا نام تقلید ہے۔

''فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی اگر تم نہیں جانتے ہو تو اہل ذکر سے دریافت کرلو'' کے تحت عامی پر مجتہد کی تقلید واجب ہے۔ رہا کتاب وسنت میں 'ائمۂ اربعہ' کے نام کی صراحت کا ہونا تو یہ ایک جاہلانہ سوال ہے۔...قرآن کریم میں ''فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (المزمل ۲۰) کے ذریعہ قرآن شریف پڑھنے کا حکم ہے لیکن قرائے سبعہ کے ناموں کی تفصیل نہیں ہے اور نہ کوئی شخص کتاب وسنت میں ان قرائے سبعہ کے ناموں کی تفصیل کے نہ ملنے کو بہانہ بنا کر قرآن مجید کی تلاوت سے رکتا ہے، اسی طرح قرآن شریف میں فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ (النساء ۲) کے ذریعہ نکاح کا حکم ہے لیکن جن عورتوں سے نکاح ہونا ہے ان کے ناموں کی تفصیل نہیں۔ اب ان عورتوں کے ناموں کی تفصیل نہ ہونے کو بنیاد بنا کر علم وفہم سے کورے غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث تو نکاح سے رک سکتے ہیں لیکن کوئی عقل مند اسے درست قرار نہیں دے سکتا۔ جس طرح ''قرائے سبعہ نے یہ حکم نہیں دیا کہ تلاوتِ قرآن کے وقت قرأت میں میری تقلید کرنا'' کو بنیاد بنا کر قرآن مجید کی تلاوت سے روگردانی درست نہیں اسی طرح ''ان اماموں نے اپنی تقلید کا حکم نہیں دیا''

کو بنیاد بنا کرنا اہلیت کے باجود ترک تقلید کی راہ اپنانا..درست نہیں ہے۔فافھم وتدبّر

غیر مقلدین کے جملہ فرقوں کے علماء و غیر علماء سے سوالات

(۵۳)منکرین حدیث نام نہاد اہل قرآن فرقہ کا ذکر قرآن مجید میں کتنی مرتبہ آیا ہے؟اور کہاں؟

(۵۴)فرقہ غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث کا ذکر قرآن مجید میں کتنی مرتبہ آیا ہے؟اور کہاں؟

(۵۵)فرقہ اہل حدیث کی عوام کا کسی بھی مسئلہ میں صرف اپنے ہی نا اہل غیر مقلد علماء کی تقلید کرنا فرض ہے واجب ہے یا سنت؟

(۵۶)فرقہ اہل حدیث میں شامل ہونے کا کس نے حکم دیا ہے؟اللہ تعالیٰ نے؟اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے؟یا ان غرباء، سلفی، سامرودی وعثمانی فرقہ کے بانیوں نے؟

(۵۷)اگر بالفرض غرباء اہل حدیث، سامرودی اہل حدیث، ثنائی اہل حدیث،عثمانی اہل حدیث، سلفی اہل حدیث وغیرہ سب برحق مانیں جائیں تو کسی ایک فرقہ میں شامل ہونے کے بعد آپ لوگوں کی منطق کے مطابق کوئی شخص مکمل اہل حدیث نہیں بن سکتا۔فرقہ اہل حدیث کی مختلف فرقیوں میں شمولیت اختیار کرکے مکمل اہل حدیث بننے کے لئے زندگی کے کتنے ٹکڑے کرنے پڑیں گے؟

سوال نمبر۱۲۔کیا ہم اللہ کی اتاری ہوئی شریعت کے خلاف فیصلے کرکے کفر کا ارتکاب نہیں کررہے ہیں؟ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے"وَمَنْ لَمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰئِکَ ھُمُ الْکَافِرُوْنَ ۔ترجمہ:اور جو شخص خدا تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے کے مطابق حکم نہ کرے سو ایسے لوگ بالکل کافر ہیں"(المائدہ۴۴)

جواب:اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اولوالامر کی اطاعت کا حکم دیا ہے،ارشاد باری تعالیٰ ہے

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ پ۵ ترجمہ:اے مومنو!اللہ کی اور رسول کی اطاعت کرو اور تم میں جو صاحب امر ہیں ان کی (بھی) اطاعت کرو۔

دوسری جگہ منیبین کی اتباع کے متعلق ارشاد ربانی ہے:

اِتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ یعنی اُس شخص کی پیروی کرو جو میری طرف رجوع کئے ہوئے ہے۔

نہ جاننے والوں کو جاننے والوں سے پوچھنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ ارشاد حق سبحانہٗ وتعالیٰ ہے

فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی اگر تم نہیں جانتے ہو تو اہل ذکر سے دریافت کرلو۔

نہ جاننے والوں کی شفاء سوال کرنے ہی میں ہے اسی لئے اہل سنت والجماعت (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) درج بالا آیات پر عمل کرتے ہوئے اجتہادی مسائل میں دینی علوم کے ماہر، مجتہدین ومنیبین کی تقلید پر متفق ہیں۔ جہاں دیگر احکامات قرآنی کی مخالفت کرنے والے کا شمار ''**وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ**۔ ترجمہ اور جو شخص خدا تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے کے مطابق حکم نہ کرے سو ایسے لوگ بالکل کافر ہیں'' (المائدہ ۴۴) میں ہوگا اسی طرح درج بالا منیبین کی اتباع، اہل ذکر سے سوال اور اولوا الامر کی اطاعت کو واجب کرنے والی آیات کے منکرین کا شمار بھی انہی لوگوں میں ہوگا۔

''مجتہد'' دین کی سمجھ رکھتا ہے اور مقلد اس دین کی سمجھ رکھنے والے (مجتہد) کی سنتا ہے۔ جو شخص دین کی سمجھ رکھتا ہو یعنی اسے تفقّہ فی الدّین حاصل ہو اسے تو کسی کی تقلید کی ضرورت نہیں، لیکن جو فقیہ نہ ہو تو اس کی نجات اِن دین کی سمجھ رکھنے والے مجتہدین کی سننے میں ہی ہے۔ مرکز الاحیاء للدعوۃ والارشاد کے غیر مقلدین احباب کی طرف سے شائع کئے گئے سوالات اس بات کے غماز ہیں کہ انہیں دین کی سمجھ نہیں۔ ورنہ اس قسم کے وساوس سے ان کے قلوب مملو نہ ہوتے اس لئے ہم ان احباب سے التجاء کرتے ہیں کہ جلد از جلد ان لوگوں کی اقتداء کرلیں جن کا تفقّہ فی الدّین مسلّم ہے، ورنہ ڈر ہے کہ کہیں شیطان اسی طرح وساوس کی وادی میں بھٹکا کر جہنم کا ایندھن نہ بنادے اور وہاں کہنا پڑے کہ ''**لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ** (سورہ ملک) ترجمہ: اگر ہم سنتے ہوتے یا سمجھتے ہوتے تو دوزخیوں میں (شریک) نہ ہوتے'' اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اسلام کی حالت میں زندہ رکھے اور ایمان کی حالت میں موت عطا فرمائے، آمین۔

مرکز الاحیاء للدعوۃ والارشاد کے دوستو! ہماری آپ سے دوبارہ گزارش ہے کہ دین کے معاملہ میں اپنی رائے پر عمل کرنا چھوڑ دو اور ان ائمۂ اربعہ (جن کے ہدایت یافتہ ہونے پر امت کا اجماع ہے) کی تقلید کرو۔ ان کی پیروی کرو، اسلاف امت پر اعتماد کرو، دین کو اپنی خداداد لیاقت پر بھروسہ

کر کے مت سمجھو، فقہائے امت کے دامن میں پناہ لو، حنفی بن جاؤ، مالکی بن جاؤ، شافعی بن جاؤ یا حنبلی بن جاؤ۔ تمہارا دین تمہارا ایمان محفوظ رہے گا تم دینی احکامات کے بارے میں ٹامک ٹوئیاں مارتے نظر نہیں آؤ گے، تمہارے سامنے راہ مستقیم ہوگی اور تم اللہ اور اس کے رسول کی مرضیات معلوم کر لو گے، نہ دین میں تحریف، تخریب اور فرقہ بندی کے مرتکب بنو گے، نہ مسائل شرعیہ میں تاویلِ بیجا کرنی پڑے گی، نہ تم خود گمراہ ہو گے اور نہ دوسروں کو گمراہ کرو گے۔ سن لو غیر مقلدیت ایک زہر ہے، ایک بلا ہے، ایک نشہ ہے۔ ایسا نشہ جو انسان کو بے شعور، بے دین اور بے ایمان بنا دیتا ہے، یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ پ ۵، واتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ، فَسْئَلُوْۤا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ، جیسے قرآن کے ان واضح ارشادات کے بعد بھی آپ لوگوں کو تقلید سے متعلق دلیل کی تلاش ہے؟ فیاللعجب

غیر مقلدین کے جملہ فرقوں کے علماء و غیر علماء سے سوالات

(۵۸) مسائلِ اجتہادیہ میں عامی پر مجتہد کی تقلید حرام ہے اس پر نہ تو کوئی آیت ہے اور نہ تو کوئی حدیث۔ بلکہ فَسْئَلُوْۤا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ کے تحت نہ جاننے والوں کو جاننے والوں سے پوچھنا ضروری بلکہ واجب ہے اور یہی تقلید ہے۔ البتہ یہود کے احبار و رہبان حلال کو حرام اور حرام کو حلال کہہ دیتے تھے کیا غیر مقلدین ..اولوالامر، اہل ذکر کی تقلید کو شرک و بدعت بتلا کر اور اس معاملہ میں یہود کے احبار و رہبان کی تقلید کر کے شریعت کے خلاف فیصلے نہیں کر رہے ہیں؟

(۵۹) کسی صحابی، کسی تابعی، تبع تابعی یا محدث نے اپنے آپ کو اس معنیٰ میں اہلحدیث نہیں کہلوایا کہ میں مسائل اجتہادیہ میں تقلید کو حرام یا شرک سمجھتا ہوں اس لئے اہل حدیث ہوں۔ غیر مقلدین کا اپنے آپ کو اس بنیاد پر اہل حدیث کہلوانا شریعت کے کس حکم کی بنیاد پر ہے؟

(۶۰) کتاب و سنت اور عملی تواتر کے مخالف احادیث پر عمل کرنے والے اور اجماع، قیاس اور فقہ کے منکر کو اہل حدیث کہا جاتا ہے۔ صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش فرمائیں؟

(۶۱) کسی کے کہنے پر بلا دلیل خدا کو ایک مان لینے والا کوئی شخص موحد ہے یا مشرک؟ صریح نص قرآنی یا

صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے۔

سوال نمبر ۱۳۔ چاروں اماموں سے پہلے لوگ یعنی صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور خود یہ چاروں امام، جن کے زمانے کو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خیر القرون (بہترین زمانہ) قرار دیا ہے کس کی تقلید کرتے تھے؟

سوال نمبر ۱۴۔ اگر وہ کسی کی تقلید کئے بغیر دین اسلام پر عمل پیرا تھے تو آج یہ ناممکن کیوں؟

سوال نمبر ۱۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق چاروں اماموں تک کا زمانہ بہترین زمانہ تھا اور اس زمانہ میں کسی ایک امام کی تقلید نہیں کی جاتی تھی تو آج تقلید کو ضروری اور واجب سمجھنے والے بہتر ہونگے یا وہ جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر کہا؟

سوال نمبر ۱۶۔ اگر چاروں اماموں سے پہلے ﴿ بلکہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی [رحمۃ اللہ علیہ] کے بقول چوتھی صدی ہجری تک ''حجۃ اللہ البالغہ'' ﴾ کے لوگ تقلید نہیں کرتے تھے تو تقلید کی ابتداء کب ہوئی؟ بعد کے لوگ اگر اسے دینی امر سمجھ کر کریں تو یہ بدعت تو نہیں؟ بدعت کسے کہتے ہیں؟

سوال نمبر ۱۷۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لے کر چوتھی صدی ہجری تک سبھی لوگ عالم یا محدث تھے؟ کوئی عامی یا جاہل نہیں تھا۔ اگر تھا تو وہ کس کی تقلید کرتا تھا یا کسی عالم یا مفتی سے پیش آنے والے مسئلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم یا سنت دریافت کرتا تھا؟

جواب: یہ سوال کسی اہل سنت والجماعت محدث یا فقیہ نے پیش نہیں کیا بلکہ یہ سوال شیعوں کی طرف سے اٹھا تھا۔ صحابۂ کرامؓ کی تعداد ایک لاکھ سے زائد تھی۔ شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں: ''صحابہ میں دو گروہ تھے مجتہد اور مقلد'' (قرۃ العینین بحوالہ مجموعہ رسائل مولانا امین صفدر صاحبؒ) یہ سب عربی دان تھے لیکن بقول ابن قیمؒ ان میں اصحاب فتویٰ صرف ۱۴۹ تھے۔ ان صحابہ کے ہزاروں فتاویٰ مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبد الرزاق، شرح معانی الآثار وغیرہ حدیث کی کتابوں میں موجود ہیں، جن میں ان صحابۂ کرام نے صرف مسئلہ بتایا ہے، ساتھ بطور دلیل کوئی آیت یا حدیث نہیں سنائی اور باقی صحابۂ کرامؓ نے بلا مطالبۂ دلیل ان اجتہادی فتاویٰ پر عمل کیا اسی کا نام تقلید ہے ان مجتہدین صحابۂ کرام کے بارہ میں شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں: ''ثم انهم تفرقوا فی البلاد وصار کل واحد مقتدیٰ ناحیة من النواحی''

(الانصاف ص ۳) یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم متفرق شہروں میں پھیل گئے اور ہر علاقہ میں ایک ہی صحابی کی تقلید ہوتی تھی۔ مثلاً مکہ میں حضرت ابن عباسؓ کی، مدینہ میں حضرت زید بن ثابتؓ کی، کوفہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی، یمن میں حضرت معاذ بن جبلؓ کی اور بصرہ میں حضرت انسؓ کی تقلید ہوتی تھی۔

دور تابعین کے متعلق شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں: ''**فعند ذٰلک صار لکل علم من التابعین مذهب علی حیا له فانتصب فی کل بلد امام**'' یعنی ہر تابعی عالم کا ایک مذہب قرار پایا اور ہر شہر میں ایک ایک امام ہو گیا۔ لوگ اس کی تقلید کرتے تھے۔ صدر الائمہ مکیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاؒ خلیفہ ہشام بن عبدالملک کے پاس تشریف لے گئے تو خلیفہ نے پوچھا کہ آپ شہروں کے علماء کو جانتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا ہاں۔ تو خلیفہ نے مختلف شہروں کے فقہاء کے متعلق سوال کیا پوچھا کہ یہاں کے فقیہ کون ہیں؟ فرمایا مکہ میں عطا، مدینہ میں نافع مولی ابن عمرؓ، یمن میں طاؤس، یمامہ میں یحیٰی بن کثیر، شام میں مکحول، عراق میں میمون بن مہران، خراسان میں ضحاک بن مزاحم، بصرہ میں حسن بصری، کوفہ میں ابراہیم نخعی (مناقب موفق ص ۷) یعنی ہر علاقہ میں ایک ہی فقیہ کے فقہی فتاویٰ پر عمل درآمد ہوتا تھا۔ یہ واقعہ امام حاکم نے بھی معرفت علوم الحدیث میں لکھا ہے۔ اس لئے امام غزالیؒ کہتے ہیں: ''تقلید پر سب صحابہ کا اجماع ہے'' کیوں کہ صحابہؓ میں مفتی فتویٰ دیتے تھے ہر آدمی کو مجتہد بننے کے لئے نہیں کہتے تھے اور یہی تقلید ہے اور عہد صحابہ میں تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔ (المستصفیٰ ج ۲ ص ۳۸۵) علامہ آمدیؒ فرماتے ہیں صحابہؓ اور تابعینؒ کے زمانہ میں مجتہدین فتویٰ دیتے تھے مگر ساتھ دلیل بیان نہیں کرتے تھے اور نہ ہی لوگ دلیل کا مطالبہ کرتے تھے اور اس طرز عمل پر کسی نے انکار نہیں کیا۔ بس یہی اجماع ہے کہ عامی مجتہد کی تقلید کرے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ شیخ عزالدین بن عبدالسلام سے نقل کرتے ہیں۔ ''**لان الناس لم یزالوا عن زمن الصحابة رضی الله عنهم الی ان ظهرت المذاهب الاربعة یقلدون من اتفق من العلماء من غیر نکیر من احد یعتبر انکارہٗ ولو کان ذلک باطلا لا نکروه**'' (**عقد الجید ص ۳۶**) یعنی سب لوگ زمانۂ صحابہ سے مذاہب اربعہ کے ظہور تک تقلید کرتے رہے اور کسی قابل اعتبار شخص نے اس (تقلید) کا انکار نہ کیا، اگر یہ تقلید باطل ہوتی تو صحابہ تابعین اس پر ضرور انکار کرتے۔

یہ عبارت ثبوت ہے اس بات کا کہ مذاہب اربعہ سے پہلے بھی تقلید رہی اور کوئی منکرِ تقلید موجود نہ تھا۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں: ''**فھذا کیف ینکرہ احد مع ان الاستفتاء لم یزل بین المسلمین من عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا فرق بین ان یستفتی ھذا دائماً ویستفتی ھذا حینا بعد ان یکون مجمعا علی ماذکرناہ**'' (عقد الجید ص ۳۹) یعنی اس تقلید کا انکار کیسے کیا جا سکتا ہے جب کہ فتویٰ لینا مسلمانوں میں عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے آج تک رائج ہے اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ سارے فتوے ہمیشہ ایک ہی سے لے (جو کہ تقلید شخصی ہے) یا کسی دوسرے سے بھی فتویٰ لے اور یہ فتویٰ لینا اور ان پر عمل کرنا امت میں اجماعاً ثابت ہے۔

تقلید کی یہ مختصر تاریخ مسند الہند شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں سے اس لئے ذکر کی گئی کہ تلاش حق کی دعوت دینے والے مرکز الاحیاء للدعوۃ والارشاد، اندھیری ممبئی کے احباب نے خیر القرون میں تقلید کے نہ ہونے کے ثبوت میں پیش کئے گئے قول ''تقلید چاروں اماموں سے پہلے ﴿بلکہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی [رحمۃ اللہ علیہ] کے بقول چوتھی صدی ہجری تک ''حجۃ اللہ البالغہ''﴾ کے لوگ تقلید نہیں کرتے تھے'' کو انہیں کی طرف منسوب کیا ہے۔ لیکن حجۃ اللہ البالغہ تو کیا شاہ صاحبؒ کی کسی بھی کتاب میں یہ تحریر موجود نہیں کہ ''چوتھی صدی ہجری سے پہلے لوگ تقلید نہیں کرتے تھے'' غیر مقلدین کے ہدایہ و درمختار کا نام لے کر جھوٹ بولنے کا تو علم تھا ہی، لیکن شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے نام پر ان لوگوں کے جھوٹ بولنے کا علم اس پمفلٹ کے پڑھنے کے بعد ہوا ہے۔ غیر مقلدین کے نزدیک شاید جھوٹ بول کر اپنے نظریات کا پرچار جائز ہو۔ ان کی کتابیں حقیقۃ الفقہ، سبیل الرسول، ہدایت محمدی (جونا گڑھی) وغیرہ دیکھئے، نہ علم ہے نہ تحقیق، بس جہالت ہی جہالت، بے ایمانی و بددیانتی کے نمونے ان کتابوں میں جگہ جگہ نظر آئیں گے۔

دیتے ہیں دھوکا یہ بازی گر کھلا

غیر مقلدین کتاب وسنت کا نام لے کر علم و تحقیق کا منہ چڑھاتے ہیں، کتاب وسنت کی معنوی تحریف بے دھڑک کر جاتے ہیں۔ ہم ان تمام حرکتوں سے اللہ کی ہزار بار پناہ چاہتے ہیں، آمین۔

غیر مقلدین کے جملہ فرقوں کے علماء و غیر علماء سے سوالات

(۶۲) اللہ تعالیٰ نے سورہ نساء کی آیت نمبر ۸۳ میں مسائل کے حل کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے علاوہ اولوالامر (غیر نبی کی ذات) کی طرف بھی رجوع ہونے کا حکم دیا ہے۔ یہ مسائل کے حل کے لئے غیر نبی کی ذات کی طرف رجوع ہونا تقلید ہے یا غیر مقلدیت؟

(۶۳) خیر القرون (صحابہؓ، تابعین و تبع تابعین کے زمانہ) میں لوگ دو طرح کے تھے مجتہد یا مقلد، کوئی غیر مقلد نہیں تھا اور نہ ہی کوئی سلفی اہل حدیث تھا نہ سامرودی اہل حدیث، نہ غرباء تھا نہ مسعودی، تو آج یہ غیر مقلدیت کے نام پر امت میں فرقہ بندی کیوں؟

(۶۴) خیر القرون (صحابہؓ، تابعین و تبع تابعین کے زمانہ) میں لوگ سلفی اہل حدیث، سامرودی اہل حدیث، غرباء اہلحدیث، مسعودی اہل حدیث، ثنائی اہل حدیث، اثری اہل حدیث، عثمانی اہلحدیث وغیرہ بنے بغیر دین اسلام پر عمل پیرا تھے تو آج یہ ناممکن کیوں؟

(۶۵) خیر القرون (صحابہؓ، تابعین و تبع تابعین کے زمانہ) میں لوگ اہل حدیث کی مختلف سامرودی مسعودی غرباء و سلفی وغیرہ فرقوں میں نہیں بٹے تھے تو لوگوں کو آج ان مختلف اہل حدیث فرقوں میں شامل ہونے کی دعوت دینا بہتر ہے یا صحابہؓ، تابعین و تبع تابعین کی تقلید و اجتہاد کی اختیار کردہ راہ کی طرف بلانا بہتر ہے؟

(۶۶) جب ’’ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُم... الخ ‘‘ کے ذریعہ دین مکمل ہو گیا ہے اور کتاب و سنت میں ناجی فرقہ کا نام سلفی اہل حدیث، سامرودی اہل حدیث، غرباء اہلحدیث، مسعودی اہل حدیث، ثنائی اہل حدیث، اثری اہل حدیث، عثمانی اہلحدیث نہیں بتایا گیا تو کیا امت میں حدیث کے نام پر مختلف فرقوں کی پیدائش بدعت نہیں ہے؟

(۶۷) بدعت کی جامع مانع تعریف صریح نص قرآنی یا صحیح صریح حدیث سے پیش کیجئے؟

(۶۸) کیا کتاب و سنت میں اس بات کی صراحت ہے کہ ایک ناجی فرقہ ہوگا وہ اجماع کا منکر ہوگا اور اس کا نام سلفی اہل حدیث، سامرودی اہل حدیث، غرباء اہل حدیث، مسعودی اہل حدیث، ثنائی اہل

حدیث، اثری اہل حدیث، عثمانی اہل حدیث ہوگا ؟

(٦٩) کیا کتاب وسنت میں اس بات کی صراحت ہے کہ ایک ناجی فرقہ ہوگا وہ قیاس واجتہاد کا منکر ہوگا اور اس کا نام سلفی اہل حدیث، سامرودی اہل حدیث، غرباء اہل حدیث، مسعودی اہل حدیث، ثنائی اہل حدیث، اثری اہل حدیث، عثمانی اہلحدیث ہوگا ؟

(٧٠) کیا کتاب وسنت میں اس بات کی صراحت ہے کہ ایک ناجی فرقہ ہوگا جو اسلاف کو برا بھلا کہے گا اور اس کا نام سلفی اہل حدیث، سامرودی اہل حدیث، غرباء اہل حدیث، مسعودی اہل حدیث، ثنائی اہل حدیث، اثری اہل حدیث، عثمانی اہل حدیث ہوگا ؟

(٧١) کیا کتاب وسنت میں اس بات کی صراحت ہے کہ ایک ناجی فرقہ ہوگا جو دینی امور میں اوہام ووساوس کا شکار ہوگا اور تلاشِ حق کے نام سے ان اوہام ووساوس کا پرچار بھی کرے گا اور اس کا نام سلفی اہل حدیث، سامرودی اہل حدیث، غرباء اہل حدیث، مسعودی اہل حدیث، ثنائی اہل حدیث، اثری اہل حدیث، عثمانی اہل حدیث ہوگا ؟

(٧٢) کیا کتاب وسنت میں اس بات کی صراحت ہے کہ ایک ناجی فرقہ ہوگا جو ائمۂ مجتہدین کی تقلید کا تو منکر ہوگا لیکن قرآن وحدیث کا نام لگا کر سادہ لوح عوام کو اپنی تقلید کرنے کی دعوت دے گا اور اس کا نام سلفی اہل حدیث، سامرودی اہل حدیث، غرباء اہل حدیث، مسعودی اہل حدیث، ثنائی اہل حدیث، اثری اہل حدیث، عثمانی اہل حدیث ہوگا ؟

(٧٣) کیا کتاب وسنت میں اس بات کی صراحت ہے کہ ایک ناجی فرقہ ہوگا جو لوگوں کو نماز کی دعوت تو نہیں دے گا لیکن سنت کے مطابق نماز پڑھنے والے نمازیوں کے دلوں میں ضرور وسوسہ پیدا کرے گا کہ تمہاری نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نہیں ہے اور اس کا نام سلفی اہل حدیث، سامرودی اہل حدیث، غرباء اہل حدیث، مسعودی اہل حدیث، ثنائی اہل حدیث، اثری اہل حدیث، عثمانی اہل حدیث ہوگا ؟

سوال نمبر ۱۸۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ہر زمانہ میں حق پر قائم رہنے والی ایک جماعت رہے گی جیسا کہ ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے (صحیح بخاری ج ۲/ ۱۰۸۷ مطبوعہ مختار اینڈ کمپنی دیوبند) ﴿میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی﴾ جب کہ چوتھی صدی ہجری تک تقلیدی مذاہب کی پیدائش ہی نہیں ہوئی تھی تو آج جو چاروں مسلک کو برحق اوراسی کو اہل سنت والجماعت کہا جاتا ہے تو یہ کس طرح حق پر قائم رہنے والی جماعت مانی جائے گی؟

جواب: فروعی مسائل میں اختلاف مذموم نہیں ہے اور نہ ہی فروعی مسائل کی وجہ سے کسی غیر نبی کی طرف نسبت لگانا (یعنی اصحاب علی رضی اللہ عنہ، اصحاب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی وغیرہ کہلانا) مذموم اور امت میں فرقہ بندی پیدا کرنا ہے۔فروعی مسائل میں صحابۂ کرام ؓ کی آراء مختلف ہوا کرتی تھیں اور ان صحابۂ کرام کے ماننے والے ان مسائل میں ان کی اتباع کیا کرتے تھا جیسا کہ کتبِ احادیث وآثار سے ظاہر ہے اور کتاب وسنت سے یہ بات بھی واضح ہے کہ صحابہ معیار حق ہیں۔چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ٥ (سورہ توبہ ۱۰۰) اور جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدم ہیں اور (بقیہ امت میں) جتنے اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے اور اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) ان کے لئے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں (وہ) ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (اور) یہ بڑی کامیابی ہے۔

یہ وہ نفوس قدسیہ ہیں جنہیں اللہ نے اپنے نبی کی معیت کے لئے چن لیا تھا اللہ نے اپنے فضل وکرم سے انھیں راہ ہدایت کی توفیق دی، ایمان کو ان کے لئے عزیز بنا کر اس سے ان کے دلوں کو سجا دیا اور کفر و شرک سے ان کو بیزار کر دیا تھا۔اللہ تعالیٰ نے " فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ٥ (سورۃ البقرہ) ترجمہ پھر اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم

ایمان لے آئے ہو تو وہ ہدایت یاب ہو جائیں اور اگر منہ پھیر لیں اور نہ مانیں تو وہ (تمہارے) مخالف ہیں۔" فرما کران کے ایمان کو دوسروں کے ایمان اور ہدایت کے لئے معیار قرار دیا۔ صحابۂ کرام نجومِ ہدایت ہیں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے **فاقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر، علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المھدیین** فرما کران کی اقتداء واتباع کی تاکید کی۔ اسی وجہ سے ائمۂ مجتہدین صحابۂ کرامؓ کی طرح فروعی مسائل میں مختلف الرائے تو ہوئے لیکن ان کے اجماعی مسائل سے سرِ موانحراف نہیں کیا۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی اور صحابۂ کرامؓ کی پاکیزہ جماعت سے مکمل وابستگی اسی ملتِ واحدہ، اہل سنت والجماعت (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) کی شان اور طرۂ امتیاز ہے اور نجات پانے والی جماعت کی نشانی بھی یہی ہے چنانچہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **وان بنی اسرائیل تفرقت علیٰ ثنتین و سبعین ملةو تفترق امتی علیٰ ثلاث و سبعین ملّة کلّھم فی النار الا ملة واحدة،قالوا ما ھی یا رسول اللّٰہ،قال ما انا علیه واصحابی**(مشکوٰۃ شریف ص ۳۰) بے شک بنی اسرائیل بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتر ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی ایک جماعت کے سوا سب جہنم میں جائیں گے، صحابہؓ نے عرض کیا، اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ کون سی جماعت ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس راستے کی پیروکار) جماعت ہے جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔

الحمدللہ! حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی "**ما انا علیه واصحابی**" پر عامل ہیں، ما انا علیہ پر عمل کی وجہ سے ان کا لقب "**اھل سنة**" اور واصحابی کی تقلید کی وجہ سے "**والجماعة**" ہے چنانچہ اہل سنت والجماعت ایک ایسی جماعت ہے جو ہمیشہ حق پر قائم رہے گی، انشاء اللہ۔۔ رہ گیا حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی کہلانا تو یہ ائمہ اربعہ کے اجتہادات پر عمل کرنے کی بناء پر ہے اسے اسلام کے مقابلے میں کوئی اور دین یا مذہب قرار دینا دجل اور فریب ہے۔

غیر مقلدین کے جملہ فرقوں کے علماء و غیر علماء سے سوالات

(۷۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ہر زمانہ میں حق پر قائم رہنے والی ایک جماعت

رہے گی۔ جب کہ ڈیڑھ پونے دوسو سال پہلے تک بطور فرقہ غیر مقلدین اہل حدیث کا وجود ہی نہیں تھا تو آج بقول غیر مقلدین اہل حدیث ''سلفی اہل حدیث، سامرودی اہل حدیث، غرباء اہل حدیث، مسعودی اہل حدیث، ثنائی اہل حدیث، اثری اہل حدیث، عثمانی اہل حدیث'' کو برحق کہا جاتا ہے تو یہ تمام فرقیاں کس طرح حق پر قائم رہنے والی جماعت مانی جائیں گی؟

(۷۵) کیا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی جو منکر قیاس بن کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے عطا کی گئی صفت **جوامع الکلم** کا انکار کرے گی اور اس کا نام سلفی اہل حدیث ہوگا؟

(۷۶) کیا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی، مغالطہ دینا اور دھوکہ دینا جس کا شعار ہوگا اور اس کا نام غرباء اہل حدیث ہوگا؟

(۷۷) کیا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی جس میں تفقّہ فی الدین تو نہیں ہوگا لیکن پھر بھی دین میں اپنی رائے قائم کرنے سے نہیں چوکے گی اور اس کا نام ثنائی اہل حدیث ہوگا؟

(۷۸) کیا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی جو صحابہؓ کے معیار حق ہونے کا انکار کرے گی اور اس کا نام سامرودی اہل حدیث ہوگا؟

سوال نمبر۱۹۔ کسی ایک امام کی تقلید نہ کرنے پر آخرت میں مواخذہ ہوگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے منہ پھیر کر امتی کے قول پر عمل کرنے سے مواخذہ ہوگا؟

سوال نمبر۲۰۔ کیا قبر میں یہ پوچھا جائے گا کہ تو کس امام کا مقلد تھا یا تیرا امام کون ہے؟

جواب: جو امور شریعت سے ثابت ہیں آخرت میں ان تمام چیزوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ قرآن شریف میں جہاں نماز، روزہ حج، زکوٰۃ اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کے احکامات ہیں وہیں اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ارشاد ہے فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی اگر تم نہیں جانتے ہو تو اہل

ذکر سے دریافت کرلواور ایک جگہ ارشاد ہے اِتَّبِـعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ یعنی اُس شخص کی پیروی کرو جو میری طرف رجوع کئے ہوئے ہے ۔آخرت میں جہاں دیگر احکامات کے متعلق مواخذہ ہوگا تو کیافَسْـئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اوراِتَّبِـعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ . پرعمل کیایانہیں اسکے متعلق سوال نہیں ہوگا؟

جوشخص دلائلِ شریعت سے مسائل کا حل نہیں نکال سکتا اس کے لیے درج بالا آیات پر عمل کرتے ہوئے مجتہد کی تقلید ضروری ہے۔ یہ بات عیاں ہے کہ آدمی کا عمل دو ہی طرح سے صحیح ہوسکتا ہے یا تو وہ (خود) سمجھے گا یا(اگر نہیں سمجھے گا تو سمجھنے والوں کی) سنے گا نہ تو خود علم رکھنا اور نہ ہی جاننے والوں سے دریافت کرنا، بلکہ اپنی چلانا اصولِ فطرت کے بھی خلاف ہے۔ نہ جانتے ہوئے بھی کسی سے نہ پوچھنا اور اپنی چلانا اس سے بڑی ہٹ دھرمی اور جہالت کیا ہوگی؟؟؟؟ ’’سننا بھی نہیں اور سمجھنا بھی نہیں‘‘ یہ صفت جہنم میں جانے کا سبب بنے گی۔ چنانچہ قیامت کے دن جب کافر دوزخ میں آگ کے شعلوں میں جل رہے ہوں گے تو اس وقت کے ان کے قول کو اللہ تعالیٰ نقل کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ (سورہ ملک) ترجمہ: اگر ہم سنتے ہوتے یا سمجھتے ہوتے تو دوزخیوں میں (شریک) نہ ہوتے۔

حضرات مفسرین نے اس آیت میں **نسمع** کو تقلید پر اور **نعقل** کو تحقیق واجتہاد پر محمول کیا ہے کہ یہ دونوں نجات کے ذریعے ہیں۔ظاہر بات ہے کہ علم نہ ہونے کی وجہ سے تحقیق تو ہو نہیں سکتی اور اگر تقلید بھی نہ ہو تو ہلاکت اور بربادی کے سوا اور کیا ہاتھ آسکتا ہے؟ ؎

سوچ لو راہ میں خود کو پریشان نہ کرنا   راستہ زیست کا کہتے ہیں کہ ہموار نہیں

غیر مقلدین کے جملہ فرقوں کے علماء و غیر علماء سے سوالات

(۷۹) کیا آخرت میں اس بات پر مواخذہ ہوگا کہ ساری زندگی صرف قاری عاصمؒ کی قرأت پر قرآن مجید کی تلاوت کیوں کی؟ اگر نہیں تو پوری زندگی صرف ایک طریقہ پر قران شریف کی تلاوت کرنا کیسا ہے؟

(۸۰) آپ حضرات کے سوال کے مطابق آدمی صرف انہیں چیزوں کا مکلّف ہے جن چیزوں کے

متعلق قبر میں سوال ہوگا تو بتایئے قبر میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کا سوال ہوگا؟ اگر نہیں تو کیا اب یہ چیزیں ناجائز ہوجائیں گی؟

(۸۱) کیا قبر میں پوچھا جائے گا کہ تو غرباء اہل حدیث، سامرودی اہل حدیث تھا یا نہیں؟ یا قبر میں پوچھا جائے گا کہ تو ثنائی اہل حدیث، اثری اہل حدیث تھا یا نہیں؟ اگر نہیں تو سلفی، سامرودی، غرباء اہلحدیث بننا کیسا ہے؟

سوال نمبر ۲۱۔ کیا قیامت کے دن حنفی، شافعی وغیرہ اپنے اماموں کے نام سے پکارے جائیں گے جن کی وہ تقلید کرتے تھے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِم" ترجمہ: (جس دن ہم بلائیں گے تمام انسانوں کو ان کے امام کے ساتھ) (بنی اسرائیل ۷۱)

جواب: یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِم ترجمہ: (جس دن ہم بلائیں گے تمام انسانوں کو ان کے امام کے ساتھ) (بنی اسرائیل ۷۱) اس آیت میں امام سے مراد پیغمبر ہیں یعنی ہر امت کو ان کے پیغمبر کے حوالہ سے پکارا جائے گا، بعض نے "امام" سے الٰہی کتاب مراد لیا ہے امام کتاب کو بھی کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْ اِمَامٍ مُّبِیْن" اس آیت میں امام مبین سے مراد واضح کتاب ہے بعض حضرات کہتے ہیں یہاں "امام" سے مراد نامۂ اعمال ہے یعنی ہر شخص کو جب بلایا جائے گا تو اس کا نامۂ اعمال اس کے ساتھ ہوگا اور اس کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔ آیت بھی بتارہی ہے کہ امام سے مراد اعمال نامہ ہے چنانچہ یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِم کے بعد اسی آیت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "فَمَنْ اُوْتِیَ کِتَابَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَاُولٰٓئِکَ یَقْرَءُوْنَ کِتٰبَهُمْ وَلَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ؁" (بنی اسرائیل آیت ۷۱) پھر جن کا بھی اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دے دیا گیا وہ تو شوق سے اپنا نامۂ اعمال پڑھنے لگیں گے اور دھاگے کے برابر ظلم نہ کیے جائیں گے۔"

ترمذی کی حدیث بروایت ابو ہریرہؓ (جس کو ترمذیؒ نے حسن غریب کہا ہے) سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ امام سے مراد اس آیت میں اعمال نامہ ہے، الفاظ حدیث کے یہ ہیں: یوم ندعوا کل اناس

بـامـامهم قال يدعىٰ احدهم فيعطىٰ كتابه بيمينه(الحديث بطوله) آیت ''يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَـاسٍ بِاِمَامِهِم '' کی تفسیر میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص کو بلایا جائے گا اور اس کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

اگر اس آیت میں امام سے مراد ائمۂ مجتہدین ہیں جیسا کہ غیر مقلدین کا کہنا ہے تب بھی کوئی حرج نہیں کیوں کہ ان اماموں کے ہدایت یافتہ ہونے پر ساری امت متفق ہے اور متبعین کی اتباع کا ثمرہ اعمال نامے کا داہنے ہاتھ میں ہی ملنا ہے چنانچہ اسی آیت میں امام کے ساتھ بلائے جانے کے بعد اعمال نامے کا دائیں ہاتھ میں ملنا اور پھر اسے شوق سے پڑھنا مذکور ہے۔ فالحمد لله على ذٰلک

غیر مقلدین کے جملہ فرقوں کے علماء و غیر علماء سے سوالات

(۸۲) کیا اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ نہیں ہے کہ ہدایت یافتہ امام کی اقتداء کرنے والا بھی کامیاب ہوگا پھر آپ لوگوں کی طرف سے تقلید کی مخالفت کیوں؟

(۸۳) صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث سے تقلید کی جامع مانع تعریف بیان کیجئے؟

(۸۴) صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے کہ تقلیدِ مجتہد شرک یا بدعت ہے؟

(۸۵) غیر مقلد عوام دینی مسائل صرف اپنے ہی علماء سے دریافت کرتی ہے اور ان سے دلیل تام کی تحقیق بھی نہیں کرتی اور نہ ہی ان علماء کو دلیل تام کی تحقیق ہوتی ہے تو کیا ان کا یہ نا اہل کو اہل قرار دینا اور پھر اس کی اندھی تقلید کرنا نہیں ہے؟

(۸۶) حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ کو قرآن پاک جمع کرنے کے لئے کہا تو انھوں نے فرمایا میں وہ کام کیوں کروں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟ آخر انھوں نے تقلیداً حضرت عمرؓ کی بات مان لی۔ حضرات شیخینؓ اس کام کی بنیاد پر عنداللہ ماجور ہوں گے.......... یا مأ خوذ؟ نعوذ باللہ

غیر مقلدین اپنا قیاس نہ پیش کریں بلکہ صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کریں۔

(۸۷) سات لغات میں سے چھ کے ترک کرنے پر کوئی آیت یا حدیث نہیں ہے بلکہ تقلیداً ہی یہ سب ہوا۔ اعراب بھی ضرورتاً اور تقلیداً ہی لگائے گئے اور اوقاف بھی.... بتائیے ایسا قرآن پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

سوال نمبر۲۲۔چاروں امام افضل تھے یا چاروں خلفاء؟اگر خلفاء افضل تھے تو خلفاء کو چھوڑ کراماموں کی تقلید کیوں کی جاتی ہے؟

جواب: جس طرح ساتوں قاریوں کی قرأت پر قرآن شریف پڑھنے والا خلفاء راشدین اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم والا ہی قرآن پڑھنے والا کہلاتا ہے اور بخاری شریف مسلم شریف یا دیگر کتب احادیث پر عمل کرنے والا خلفائے راشدین اور صحابہ کی ہی احادیث پر عمل کرنے والا ہوتا ہے بالکل اسی طرح مذاہبِ اربعہ (حنفی ،شافعی ،مالکی، حنبلی) کی تقلید کرنے والا خلفاء راشدینؓ ہی کی تقلید کرنے والا ہے اب جس طرح قرآن مجید پڑھنے والے کسی شخص کو یہ کہنا کہ وہ خلفاء راشدین وصحابہؓ والے قرآن مجید کو چھوڑ کر قرّ ائے سبعہؒ والے قرآن کی تلاوت کر رہا ہے اور بخاری ،مسلم ،مؤطا امام مالک ومؤطا امام محمد اور دیگر کتب احادیث پڑھنے والے کو یہ کہنا کہ وہ خلفائے راشدین و دیگر صحابہ کی احادیث چھوڑ کر ان محدثین کی بنائی ہوئی احادیث کو پڑھ رہا ہے جہالت ہے۔بالکل اسی طرح ائمۂ اربعہ کی تقلید کرنے والوں کو یہ کہنا کہ وہ خلفائے راشدین کی تقلید کو چھوڑ کراماموں کی تقلید کررہے ہیں..جہالت ہے۔

غیرمقلدین کا یہ سوال ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ آپ صحیح محمدی کو چھوڑ کر صحیح بخاری کیوں پڑھتے ہیں؟ صحیح ابوبکر کو چھوڑ کر صحیح مسلم کیوں پڑھتے ہیں؟سنن فاروق اعظم چھوڑ کر سنن ترمذی کیوں پڑھتے ہیں؟ سنن عثمانی کو چھوڑ کر سنن نسائی کیوں پڑھتے ہیں؟ مسند علی کو چھوڑ کر مسند احمد کیوں پڑھتے ہیں؟ یہ سب وساوس جہالت کی پیداوار ہیں۔صرف اہل قرآن واہل حدیث نام رکھ لینے سے کتاب وسنت کا علم وفہم بھی آجائے ایسانہیں ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں وسواس الخناس من الجنة والناس سے محفوظ فرمائے۔

غیر مقلدین کے جملہ فرقوں کے علماء و غیر علماء سے سوالات

(۸۸) اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے **فاقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر اور علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المھدیین** فرما کر خلفاء راشدین کی اقتداء وپیروی کا حکم دیا ہے اس کے باوجود نام نہاد اہل حدیث کے تمام فرقے ان کی تقلید نہیں کرتے ،کیوں؟

(۸۹) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ (سورہ توبہ ۱۰۰) اور جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدم ہیں اور (بقیہ امت میں) جتنے اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے اور اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) ان کے لئے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں (وہ) ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (اور) یہ بڑی کامیابی ہے۔ اور ایک جگہ ارشاد ربانی ہے "فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ○ (سورۃ البقرہ) ترجمہ: پھر اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم ایمان لے آئے ہو تو وہ ہدایت یاب ہو جائیں اور اگر منہ پھیر لیں اور نہ مانیں تو وہ (تمہارے) مخالف ہیں۔" نازل فرما کر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو معیار حق قرار دیا ہے اس کے باوجود غیر مقلد علماء ان کے معیار حق ہونے کا انکار کیوں کرتے ہیں؟

(۹۰) حدیث شریف میں نجات پانے والے فرقہ کی پہچان (ما انا علیہو اصحابی) بتلائی گئی ہے جب کہ غیر مقلدین صحابۂ کرام کے بارہ میں بہت جری واقع ہوئے ہیں یہاں تک کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان جن مسائل میں اجماع تھا ان کا انکار بیجا تاویلات کے ذریعہ کرتے ہیں، ایسا کیوں؟

سوال نمبر ۲۳۔ کیا شروع اسلام سے کر آج تک امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے سوا کوئی عالم یا فقیہ پیدا ہی نہ ہوا؟ اگر ہوئے تو صرف انہیں چاروں کی تقلید کیوں ضروری؟

جواب: یہ سوال تاریخ سے تعلق رکھتا ہے۔ ائمہ اربعہ (امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ) کے علاوہ بھی لوگ درجۂ اجتہاد تک پہونچے اور ان کی تقلید بھی ہوتی رہی۔ سوال نمبر ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷ کے جواب میں خیر القرون میں تقلید کی مختصر تاریخ ذکر کی گئی ہے جس میں صراحتاً اُن فقہاء کے ناموں کا بھی تذکرہ ہے، مختلف بلاد میں جن کی تقلید شخصی کی جاتی تھی، لیکن ان مجتہدین کے اصول استنباط و فروعی مسائل مدون نہ ہو سکے لہٰذا دھیرے دھیرے امت میں ان کے مقلدین ناپید ہو گئے اور تقدیر

الٰہی کے تحت آہستہ آہستہ امت چاروں ائمہ کی تقلید پر مجتمع ہوگئی۔

چوتھی صدی کے بعد کوئی مجتہد مطلق پیدا نہیں ہوا، یعنی اجتہاد مطلق کے لئے جس علم وفہم، جس بصیرت و ادراک اور جس ورع وتقویٰ کی ضرورت تھی وہ معیار ختم ہوگیا۔اس کے بعد اس درجہ کا کوئی آدمی نہیں ہوا جو اجتہاد مطلق کی مسند پر قدم رکھنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔شاید اس کی حکمت یہ تھی کہ اجتہاد سے جو کچھ مطلوب تھا (اصول استنباط کا استخراج) وہ مکمل ہو چکا تھا، اس لئے اب اس کی ضرورت باقی نہ تھی۔ادھر اگر یہ دروازہ ہمیشہ کھلا رہتا تو امت کی اجتماعیت کو خطرہ لاحق ہوسکتا تھا۔[1]

غیر مقلدین کے جملہ فرقوں کے علماء و غیر علماء سے سوالات

(۹۱) ''اجتہاد وتقلید'' کتاب اللہ سے ثابت ہے پھر بھی غیر مقلدین تقلید کے منکر ہیں، کیوں؟

(۹۲) ''تقلید'' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے ثابت ہے لیکن آپ حضرات تقلید کے منکر ہیں، کیوں؟

(۹۳) ''تقلید'' اجماع وقیاس سے ثابت ہے اور خیر القرون سے امت کا اس پر عملی تواتر بھی ہے۔اس کے باجود آپ حضرات تقلید کے منکر کیوں ہیں؟

(۹۴) جب یہ بات ثابت ہے کہ بعض مسائل اجتہادی ہوتے ہیں اور اجتہاد مجتہد ہی کر سکتا ہے تو ان اجتہادی امور میں عامی کے عمل کی صورت تقلید کے سوا اور کیا ہوسکتی ہے؟ صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے۔

(۹۵) اگر تقلید کے سلسلہ میں لوگوں کو تلاش حق کی دعوت دینا تھا تو آپ صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کرتے کہ شریعت میں اجتہاد وتقلید کا کوئی وجود نہیں۔تقلید شرک ہے یا بدعت اس سلسلہ میں کوئی آیت یا حدیث کا تو ذکر نہیں کیا لیکن تلاش حق کا نعرہ لگا کر اپنے اوہام ووساوس کا پرچار کر کے امت کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی مذموم کوشش ضرور کی، کیوں؟

---

[1]: چنانچہ فرقۂ اہل حدیث میں ہر کس وناکس کے اجتہاد کرنے کا ہی نتیجہ ہے کہ یہ نومولود فرقہ اپنی پیدائش کے بعد تھوڑے ہی عرصہ میں سلفی، سامرودی، ثنائی، اصحاب المسلمین، غرباء وغیرہ مختلف فرقیوں میں بٹ چکا ہے اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ اللّٰھم احفظنا منھم، آمین.

سوال نمبر۲۴۔کیا ان چاروں اماموں کے کوئی استاد تھے یا نہیں، اگر تھے تو ان کی تقلید کیوں نہیں کی جاتی یا ان چاروں ائمہ نے اپنے اساتذہ کی تقلید کیوں نہیں کی؟

سوال نمبر۲۵۔کیا ان چاروں اماموں کے شاگرد اپنے استاد (ان) اماموں کی تقلید کرتے تھے؟ کیا کسی مسئلہ میں کوئی صحیح حدیث مل جائے جو امام (اپنے استاد) کے قول کے خلاف ہو تو اس پر عمل نہیں کرتے تھے؟ یا اپنے استاد سے اختلاف کا اظہار نہیں کرتے تھے؟ اگر کرتے تھے جیسا کہ امام محمد اور امام ابو یوسف نے دو تہائی مسائل میں امام ابوحنیفہؒ سے اختلاف کیا ہے۔ (درمختار ج ا ص ۲۴) تو آج ہم اسی طریقے پر عمل کر کے اپنے اختلافات کو مٹانے کے بجائے اسی پر بضد کیوں ہیں؟

جواب: ائمہ اربعہ (امام اعظم ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ) کے اساتذہ اگر مجتہد تھے تو ان کے اصول فقہ و مسائل فقہ مدون نہیں اس لئے ان کی تقلید نہیں کی جاتی۔ رہ گیا ''ائمہ اربعہ کا اپنے اساتذہ کی تقلید کرنا'' ضروری نہیں، کیوں کہ تقلید غیر مجتہد کے لئے واجب ہے نہ کہ مجتہد کے لئے۔

امام محمدؒ اور امام ابو یوسفؒ کا بعض مسائل میں امام اعظم ابوحنیفہؒ سے اختلاف کرنا بُرا یا غلط نہیں ہے، کیوں کہ یہ حضرات مجتہد فی المذہب کا درجہ رکھتے تھے اور اجتہادی فیصلوں میں اختلاف ایک طبعی اور فطری بات ہے۔ ان حضرات کے استنباطی مسائل میں اختلاف کرنے سے امام اعظمؒ کی شان فقاہت و امامت میں کوئی کمی نہیں آجائے گی۔ جیسا کہ امام بخاریؒ، امام مسلمؒ یا کسی اور محدث کے کسی حدیث کے بارہ میں صحت و ضعف کے فیصلے کے بعد اگر کوئی محدث اصولِ حدیث کی روشنی میں ان ائمہ محدثین سے اختلاف کرتا ہے تو اسے یہ حق حاصل ہے اور اس اختلاف کی وجہ سے ان ائمہ محدثین کے مقام و مرتبہ اور ان کی شان محدثیت میں کسی قسم کی کمی نہیں آجائے گی۔

ہر فن کے لئے الگ شخصیات ہوتی ہیں ان کے اپنے کچھ اصول و ضوابط ہوتے ہیں اور اس فن میں تحقیق و تنقید کا حق انہی کو حاصل ہوتا ہے ہر کس و ناکس کی تحقیق و تنقید کا کچھ اعتبار نہیں۔ چنانچہ ایک بڑھئی اٹھے اور ایک ڈاکٹر کے نسخہ پر تنقید کرنے لگے، اور مرض کے علاج کے متعلق ڈاکٹروں کے اختلاف نسخہ کو

بہانہ بنا کر ڈاکٹروں سے علاج کروانے کے بجائے خود اپنا علاج کرنے لگے تو کوئی اسے درست نہیں قرار دے گا اور اس کا ایسا کرنا اس کی اپنی ہی بربادی کا سبب ہوگا۔ جس طرح ایک چمار کو حق حاصل نہیں کہ وہ کسی انجینئر کی پلاننگ میں تنقید کرے اسی طرح نام نہاد اہل حدیث کے جملہ فرقوں کو اس کا حق حاصل نہیں کہ وہ فقہاء و محدثین کے اختلاف میں فیصل بنیں۔

یہ وساوس جو ان سوالات میں مذکور ہیں نا اہلیت کے باوجود تقلید نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث سادہ لوح عوام کے درمیان انہی شکوک و اوہام کا پرچار ''تقلید سے تحقیق کی طرف، تلاش حق اور اتحاد امت'' جیسے مختلف دلفریب عنوان کے نام سے کر کے علمائے دین وفقہائے امت سے بدگمان کر کے انہیں ترک تقلید کی راہ دکھا کر نفس کی وادی میں آزاد چھوڑ[1] دیتے ہیں۔

اللهم احفظنا منهم، آمین.

محترم قارئین! خیر القرون سے ہی اسلام کے نام پر مختلف گمراہ فرقوں اور فتنوں کا وجود ہوتا رہا ہے انہیں میں ایک شیعیت کا فتنہ بھی ہے۔ شیعیت مختلف ادوار کی مختلف تبدیلیوں کے ساتھ، مختلف ناموں سے آج بھی موجود ہے۔ اِس (شیعیت) نے بعض اکابرین اہل سنت والجماعت کو اپنا خود ساختہ امام

---

[1] اسی آزاد روی کا نتیجہ ہوتا ہے کہ جو لوگ ترکِ تقلید کا نام لے کر علمائے غیر مقلدین کی غیر محسوس تقلید نہیں کرتے اور واقعی غیر مقلد بن کر نا اہلی کے باوجود تحقیق کے گھوڑے پر سوار رہتے ہیں تو شیطان انھیں عجیب وغریب وساوس میں مبتلا کرتا ہے۔ جن موہوم بنیادوں پر غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث فقہاء کرام سے اِن کو بدگمان کرتے ہیں انہی بنیادوں پر یہ لوگ احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ''اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث کی تقسیم تھوڑی ہی کی تھی، بخاری کی حدیث، ترمذی کی حدیث، مسلم کی حدیث وغیرہ، اور کہتے ہیں کہ (صحاح ستہ) کے مصنفین ایک دوسرے کے شاگرد ہیں تو انھوں نے اپنے استاذ کی ہی حدیث کی کتابوں پر اکتفاء کیوں نہیں کیا اور انھیں دوسری حدیث کی کتابیں لکھنے کی ضرورت کیوں پڑی'' اس طرح مختلف وساوس میں مبتلاء ہو کر اور دوسروں کو مبتلاء کر کے، حدیث کو تاریخ کا درجہ دے کر حجیت حدیث کا انکار کر دیتے ہیں۔ چنانچہ برصغیر میں فرقۂ اہل حدیث سے الگ ہو کر قرآن کے نام پر بننے والا منکر حدیث کا فرقہ گمراہیت کا شکار ہوا اور ایسے ہی مالیگاؤں کے نومولود منکرین حدیث جن پر پہلے مالیگاؤں کے غیر مقلدین کو ناز تھا، گمراہ ہوئے ہیں۔ **اللهم احفظنا منهم، آمین.**

بنا کر، انھیں معصوم عن الخطاء اور شارع کا درجہ دیا اور اُن کا رتبہ نبی سے بھی بڑھا دیا۔ غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث کے پرچارک عوام کو دھوکا دینے کے لئے انہیں یہ باور کراتے ہیں کہ مقلدینِ مسالک اربعہ نے بھی فقہاء و مجتہدین کو شارح نہیں بلکہ شارع کا درجہ دے کر نبی سے بڑھا دیا ہے، حالانکہ اہل سنت والجماعت پر یہ غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث کا سراسر بہتان ہے۔ اہل سنت والجماعت ان (ائمۂ اربعہ یا ان کے علاوہ جتنے فقہاء گذرے ہیں ،جن کا مسلک کسی وجہ سے رائج نہ ہو سکا) کو شارع نہیں شارح مانتے ہیں معصوم عن الخطاء نہیں بلکہ حدیث بخاری (المجتهد يخطئ و يصيب) کی روشنی میں ان کے اجتہاد میں احتمالِ خطاء کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ صحیح صریح غیر معارض اور خیر القرون میں عملاً متواتر حدیث مل جائے تو فقہاء و مجتہدین کے استنباط کردہ مسئلہ پر جمود اختیار نہیں کرتے۔ اگر کوئی اصول استنباط کے ذریعے اجتہاد کی صلاحیت رکھتا ہو اور کسی مسئلہ میں کسی امام کے اخذ کردہ نتیجہ کے علاوہ دوسرے نکتے کو دلائل کی روشنی میں مضبوط جانتا ہو تو وہ اپنے استنباط کردہ نتیجہ پر عمل کرنے کا مکلّف ہو گا۔ چنانچہ امام اعظم ابو حنیفہؒ کے شاگردوں کا آپ سے کسی مسئلہ میں اختلاف کرنا اور بعض مسائل میں مفتیان کرام کا صاحبین (امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ) کے اقوال کو مفتیٰ بہٖ قرار دینا اس کا بین ثبوت ہے۔

غیر مقلدین کے جملہ فرقوں کے علماء و غیر علماء سے سوالات

(۹۶) شریعت میں غیر منصوص یا معارض مسائل کے حل کی کیا صورت ہے؟

(۹۷) فقیہ کسے کہتے ہیں؟ صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کریں؟

(۹۸) اگر فقہاء کا اختلاف حق و ناحق کا اختلاف ہے تو حدیث بخاری کے مطابق مجتہد کو خطاء پر بھی ایک اجر کیوں؟

(۹۹) حدیث میں فقیہ کو شیطان پر سخت بتایا گیا ہے پھر آپ لوگوں کے پریشان ہونے کی وجہ کیا ہے؟

(۱۰۰) قرآن شریف میں تفقہ فی الدین کی تلقین کی گئی ہے اور حدیث شریف میں فقہاء کو خیارِ امت (امت کے بہترین افراد) کہا گیا ہے اس کے باوجود آپ لوگوں کو فقہ اور فقہاء سے اتنی چڑھ کیوں؟

(۱۰۱) کتاب و سنت پر عمل مجتہد پر بھی فرض ہے اور مقلد پر بھی فرض ہے۔ لیکن مجتہد اپنے اجتہاد کی روشنی میں

عمل کرتا ہے اور مقلد اس مجتہد کی رہنمائی میں کتاب وسنت پر عمل کرتا ہے۔ جیسے آنکھ والا چاند دیکھ کر روزہ رکھتا ہے اور نابینا پوچھ کر۔ نماز میں قبلہ رو ہونا بینا اور نابینا دونوں پر فرض ہے، اس پر عمل بینا دیکھ کر نابینا، بینا سے پوچھ کر کرتا ہے اور عمل کی یہ صورت عقلاً ونقلاً ثابت ہے اور امت میں عمل کی یہی صورت متواتر ہے، اس کے خلاف عمل کرنا غیر مقلدیت ہے۔ نہ جاننے کی صورت میں بھی نہ پوچھنا اور کتاب وسنت کا نام لے کر اپنی چلانا کہاں ثابت ہے؟ صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے؟

(۱۰۲) ہزار سال سے زائد عرصہ سے امت مسالک اربعہ کی تقلید پر متفق ہے اور مسالکِ اربعہ کا یہ اتحاد شریعت کے ماخذ کے اتفاق اور اجماع صحابہ پر مکمل موافقت کی وجہ سے سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح مضبوط ہے۔ غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث کا اہل سنت والجماعت میں شامل ہونے کے بجائے اجتہاد وتقلید کا انکار کر کے اور اجماعی مسائل سے خروج کر کے اس دیوار میں دراڑ پیدا کرنا کیسا ہے؟

سوال نمبر۲۶۔ اگر کوئی چاروں اماموں میں سے کسی ایک امام کی تقلید کرے تب بھی اس کی نجات کہاں؟ کیوں کہ حنفی مسلک کی مشہور کتاب درمختار ج اص ۲۶ پر ہے۔ ''**فلعنة ربنا اعداد رمل على من رد قول ابی حنيفة**'' (ترجمہ لعنت ہو ہمارے رب کی اس شخص پر ریت کے ذروں کے برابر جو ابو حنیفہ کے قول کو رد کرے) یعنی شافعیوں مالکیوں اور حنبلیوں پر رب کی لعنت ہوگی پھر چاروں مسلک برحق کس طرح ہوئے؟ حنفیوں کے نزدیک تو صرف وہی حق پر ہیں باقی سب لعنت کے مستحق ہیں۔

سوال نمبر۲۷۔ اگر چاروں مسلک برحق ہیں تو مقلدین، حنفی، شافعی ایک دوسرے کی تنقیص وتکفیر کیوں کرتے ہیں؟

جواب: ائمۂ اربعہ کی تقلید سے برگشتہ کرنے کے لئے غیرِ نبی کا قول بلا دلیل پیش کرنا یا کسی کی تحریر میں سے کوئی جملہ اچک کر اپنی مطلب برآری کرنا ان غیر مقلدین کی مجبوری ہے۔ کیوں کہ ان حضرات کے پاس مجتہدین وفقہاء کی تقلید کے رد میں نہ تو کوئی نص قرآنی ہے اور نہ ہی کوئی صحیح صریح غیر معارض حدیث۔ یہی کام انھوں نے سوال نمبر ۲۶ میں کیا ہے ؎

فلعنة ربنا اعداد رمل　　　　علی من ردّ قول أبی حنيفة

یہ امام ابوحنیفہؒ کی مدح میں امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے کہے گئے اشعار کا آخری شعر ہے۔ان اشعار سے قبل درمختار میں ابوالقاسم قشیری شافعیؒ کے رسالۂ قشیریہ سے ابوعلی دقاق، ابو القاسم نصرآبادیؒ، شبلیؒ و دیگر حضرات کا امام اعظم ابوحنیفہؒ کا مداح ہونا نقل کیا ہے پھر اس کے بعد حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے اشعار نقل کئے ہیں، جن کا مفہوم ہے کہ: ''بلا شبہ شہروں اور اس کے باشندوں کو مسلمانوں کے امام ابوحنیفہؒ نے زینت بخشی احکام شریعت، احادیث اور فقہ کے ذریعے، اس طرح کہ زبور کی آیتیں ورق میں لکھی ہوئی ہیں۔نہ دونوں مشرق میں آپ کے مثل کوئی ہے اور نہ دونوں مغرب میں اور نہ کوفہ میں، رات میں مستعد شب بیدار ہیں اور دن میں خوفِ خدا سے روزہ دار۔پس کون ہے اِن (امام ابوحنیفہؒ) کے مرتبہ کا جو اخلاق اور مخلوق کے بادشاہ ہیں۔جو ان کو عیب لگاتے ہیں ان سب کو میں نے بیوقوف، عقل سے کورا پایا، حق کے مخالف اور کمزور دلیل کے ساتھ۔کیوں کر درست ہوگا کہ کوئی اس فقیہ کو تکلیف پہونچائے جس کے آثار زمین و آسمان میں بے شمار ہیں۔امام محمد بن ادریس الشافعیؒ نے لطیف و پاکیزہ حکمتوں کے ضمن میں ایک درست بات فرمائی ہے وہ یہ کہ فقہ میں تمام لوگ امام ابوحنیفہؒ کے بال بچے ہیں، اللہ تعالیٰ کی بے شمار لعنت ہو اس پر جو امام ابوحنیفہؒ کے قول کو رد کرے۔''

امام صاحبؒ نے شہروں اور اس کے باشندوں کو احکام شریعت، احادیث اور فقہ کے ذریعہ زینت بخشی، امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے اشعار کو دیکھئے کہ لعنت اس شخص پر ہے جو امام ابوحنیفہؒ کی ان باتوں کی تحقیر کرتے ہوئے تردید کرے، جو انھوں نے احکامِ شریعت میں سے بیان فرمائی ہے، کیوں کہ یہی بات دھتکار اور دوری کا موجب ہے۔غیر مقلدین کا اس شعر کو امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ اور ان کے مقلدین پر فٹ کرنا توجیہ القول بما لا یرضی به القائل کے مصداق ہے کیوں کہ یہ حضرات مجتہد ہیں اور مجتہد دوسرے کے اخذ کردہ مسائل پر عمل کرنے کا مکلّف نہیں ہوتا۔پھر ان مجتہدین کے درمیان فروعی مسائل میں اختلاف ہو جانا بھی کوئی عیب نہیں کہ دھتکار و پھٹکار کا سبب ہو جائے۔اب غیر مقلدین نے پوری منقبت کو تو پیش نہیں کیا کہ اس شعر کا پس منظر بھی معلوم ہو جائے۔ حالانکہ امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے ان اشعار میں اعتراف کیا ہے کہ:

''امام اعظم ابوحنیفہؒ شہروں اوراس کے باشندوں کواحکام شریعت، احادیث اور فقہ کے ذریعہ زینت بخشی ہےاور آپ مسلمانوں کے امام ہیں۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ کا دونوں مشرق اور دونوں مغرب میں کوئی مثل نہیں۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ قائم اللیل اور صائم النہار تھے۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ بلند اخلاق کے مالک تھے۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ کے آثار زمین وآسمان میں بے شمار ہیں۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ پرعیب لگانے والے بیوقوف اور عقل سے کورے ہیں۔''

اب یہ عقل سے کورے غیر مقلدین حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کی بیان کردہ امام صاحبؒ کی ان صفات کے تو ہرگز قائل نہیں ہوں گے۔لیکن ان کے اشعار میں سے ایک شعر لکھ کر اسے غلط معنٰی دے کر سادہ لوح عوام کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت مسلک کی بنیاد پر باہم تنقیص وتکفیر کرتے ہیں۔(جیسا کہ سوال نمبر ۲۷ میں مذکور ہے) حالانکہ یہ غیر مقلدین درمختار میں پیش کئے گئے ان اشعار کے اوپر کی چند سطروں کو ہی ملاحظہ فرما لیتے تو انھیں ابوالقاسم قشیری شافعیؒ کی امام اعظم ابوحنیفہؒ کی توصیف میں بیان کردہ الفاظ ضرور نظر آجاتے یا کم ازکم حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے ان اشعار ہی کو تعصب کی عینک اتار کر پڑھ لیا ہوتا تو انہیں ضرور درج ذیل اشعار نظر آتے جن میں امام شافعیؒ کا امام اعظمؒ کی شان میں کہا گیا یہ قول نقل کیا گیا لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہؒ کی عیال ہیں وہ اشعار یہ ہیں۔

فقد قال ابن ادریس مقالا	صحیح النقل فی حکم طیفة
بان الناس فی فقه عیال	علی فقه الامام ابی حنیفة

یعنی امام محمد بن ادریس الشافعیؒ نے لطیف وپاکیزہ حکمتوں کے ضمن میں ایک درست بات فرمائی ہے وہ یہ کہ فقہ میں تمام لوگ امام ابوحنیفہؒ کے بال بچے ہیں۔

ان اشعار سے ہر کوئی یہ سمجھ سکتا ہے(بشرطیکہ تعصب کی عینک نہ لگایا ہو) کہ اگر حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ و دیگر ائمہ مجتہدین کے امام اعظم امام ابوحنیفہؒ سے مسائلِ

اجتہاد یہ کے اختلاف کی بنیاد پر ان کے بارہ میں فلعنة ربنا.........(نعوذ باللّٰہ) کہتے تو ہرگز اپنے اشعار میں امام شافعیؒ کے قول کی ترجمانی نہیں کرتے ۔غور کیجئے ،حضرت عبداللہ بن مبارکؒ اپنے اشعار میں امام شافعیؒ کے متعلق فرمارہے ہیں کہ انھوں نے ’’ لطیف و پاکیزہ حکمتوں کے ضمن میں ایک درست بات فرمائی ہے‘‘ جب کہ آگے کے اشعار میں امام اعظم پر عیب لگانے والوں کو عقل سے کورا اور بیوقوف بتلا رہے ہیں نہ کہ لطیف و پاکیزہ حکمتوں کے ضمن میں ایک درست بات فرمانے والا۔اوراسی طرح صاحب درمختار کے نزدیک اس شعر کا مصداق ائمۂ مجتہدین اوران کے مقلدین ہوتے تو ہرگز وہ اپنی کتاب میں ابوالقاسم قشیری شافعیؒ کے رسالہ قشیریہ سے اقتباس نقل نہیں کرتے ۔اس لئے درمختار میں پیش کئے گئے امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے ان اشعار کا مصداق امام ابوحنیفہؒ پر عیب لگانے والے یہ بیوقوف اور عقل سے کورے غیر مقلدین تو ہو سکتے ہیں لیکن ائمۂ ثلاثہ یا ان کے مقلدین ہرگز نہیں ۔

اے چشم اشکبار ذرا دیکھ تو سہی　　　یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

غیر مقلدین کے جملہ فرقوں کے علماء و غیر علماء سے سوالات

مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری فرقۂ اہل حدیث کے پیشوا تھے ۔ان کی مختلف تحریروں مثلاً ’’اہل حدیث کا مذہب‘‘ اور ’’تفسیر ثنائیہ‘‘ وغیرہ کو آپ حضرات اور آپ کے فرقہ کے دیگر حضرات وقتاً فوقتاً پیش کرتے رہتے ہیں ،مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی (غیر مقلد عالم) نے ثناء اللہ صاحب کی تفسیر (عربی) کو جماعت اہل حدیث کے لئے ایک فتنہ قرار دیا اور کہا کہ ’’مرزائی فتنہ سے زیادہ فتنہ ہے‘‘ نیز شیخ حسن بن یوسف الدمشقی مدرس حرم لکھتے ہیں ’’مولوی ثناء اللہ نے جو کچھ لکھا ہے وہ صحیح احادیث اور تفاسیر صحابہ کے مخالف ہے اور سلف صالحین اور قرون ثلاثہ کے اجماع کے خلاف ہے ۔‘‘ (فیصلۂ مکہ ،ص۱۹ مرتبہ: عبد العزیز سکریٹری مرکزیہ اہل حدیث لاہور) مولوی عبدالحق غزنوی (غیر مقلد عالم) لکھتے ہیں :’’الفاظ غلط ،معانی غلط ،استدلالات غلط ، بلکہ تحریفات میں تو یہودیوں کی ناک کاٹ ڈالی‘‘ (الاربعین ص۳) مولوی عبدالاحد (غیر مقلد) لکھتے ہیں :’’اور ثناء اللہ ملحد زندیق کا دین اللہ کا دین نہیں ہے،اس کا کچھ دین تو فلاسفہ دہریہ نما صائبین کا ہے ....اور کچھ دین ابوجہل کا ہے، جو اس امت کا فرعون تھا، بلکہ اس سے

بھی بدتر ہے'' (الفیصلۃ الحجازیہ ص ۸)

(۱۰۳) آپ حضرات مولانا ثناء اللہ امرتسری کی تفسیر کے موافق ہیں یا مخالف؟

(۱۰۴) آپ کی مولانا ثناء اللہ صاحب کی تفسیر سے موافقت یا مخالفت کتاب وسنت سے تحقیق کی بنیاد پر ہے یا آپ کا حسن ظن ہے؟

(۱۰۵) اگر مولانا ثناء اللہ صاحب کی تفسیر درست ہے تو دیگر علماء غیر مقلدین نے اسے فتنہ کیوں قرار دیا ہے یا اسے صحیح احادیث کے خلاف کیوں بتایا ہے؟

(۱۰۶) اور اگر یہ تفسیر صحیح نہیں ہے تو آپ حضرات کے ذریعے اس کی اشاعت کہاں تک درست ہے؟ اسی طرح حافظ عبداللہ صاحب روپڑی غیر مقلدین کے یہاں ''مجتہد العصر'' کے لقب سے یاد کئے جاتے ہیں۔ ان مجتہد صاحب کے متعلق غیر مقلد عالم مولوی محمد اسحاق صاحب کا فتویٰ ہے: ''واقعی ایسا شخص ملحد اور زندیق ہے........ ہاں اگر توبہ کرے تو مسلمان ہے'' (مظالم روپڑی: ص ۴۸) ایک دوسرے غیر مقلد عالم محمد یوسف صاحب کہتے ہیں کہ: ''بلا شک وشبہ ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص مرتد وملحد خارج عن الاسلام ہے اور پکا مشرک ہے، اس پر جنت حرام ہے......فی الحقیقت ایسا شخص مشرک، مرتد اور کافر ہے۔''

یہ ہے اتحاد امت کا جھوٹا نعرہ لگانے والے غیر مقلدین کا حال کہ اہل سنت والجماعت پر تو باہم تکفیر و تنقیص کا الزام لگا رہے ہیں لیکن خود ان کے اپنے گھر میں ان کے اپنے علماء ایک دوسرے کو زندیق، ملحد مرتد، مشرک، کافر، خارج عن الاسلام اور فرعون سے زیادہ بدتر کہتے ہیں ۔

عیب اوروں کے جو چنتے ہیں وہ خود کو دیکھیں سر نہ اٹھ پائے گا جب خود پہ نظر جائے گی

غیر مقلد عوام کو تو یہ خبر بھی نہیں کہ تحقیق کے نام پر جن نام نہاد اہل حدیث علماء کی یہ تقلید کر رہے ہیں ان کے علم اور تحقیق کا کیا حال ہے۔ غیر مقلدین کے علامہ اور حکیم الامت مولوی احسان الٰہی ظہیر کے متعلق عصر حاظر کے مشہور غیر مقلد عالم حافظ عبدالرحمٰن مدنی فاضل مدینہ یونیورسٹی لکھتے ہیں: ''الحمد للہ مجھے اس شخص کی طرح کسی احساس کمتری کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں کہ اپنی تعریف میں خود ہی مضمون لکھ کر دوسروں کے نام سے یا دوسروں سے لکھوا کر اپنے نام سے شائع کروں اس سلسلہ میں کسی غیر کی گواہی کا محتاج بھی نہیں

بلکہ میرے گواہ میرے اپنے شاگرد ہیں جو خود احسان الٰہی ظہیر کے لئے عربی اردو میں کتابیں لکھتے ہیں اور پھر احسان الٰہی اُن کا نام لئے بغیر اپنے نام سے یہ کتابیں شائع کر کے اپنی شہرت کا ڈھنڈورہ پیٹتا ہے‘‘ (یہ ہے غیر مقلدین کی تحقیق اور یہ ہیں ان کے علامہ)

یہ اتحاد امت کے دعویدار جھوٹے اہل حدیث جن کے ۔

لبوں پہ امن کے نغمے ہیں، دل جہنم ہے

کا اختلاف اتنا بڑھا ہوا ہے کہ ایک دوسرے کو واجب القتل قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ غیر مقلدین کے استاد الاساتذہ، نام نہاد اہل حدیث کے غرباء فرقہ کے امیر اوران کے مقلدین غرباء اہل حدیث کے متعلق غیر مقلد عالم محمد مبارک صاحب رقم طراز ہیں: ’’جماعت غرباء اہل حدیث کی بنیاد صرف محدثین کی مخالفت پر رکھی گئی تھی ......جماعت غرباء اہل حدیث باغی جماعت ہے ...... پوری جماعت مع امام کے واجب القتل ہے‘‘ (علمائے احناف اور تحریکِ مجاہدین:۵۲)

یہ ہے اتحاد امت کا نعرہ لگانے والے غیر مقلدین کا حال۔ اللہ تعالیٰ پورے عالم اسلام کو ان کے فتنوں سے محفوظ رکھے، آمین۔

سوال نمبر ۲۸۔ اگر چاروں مسلک برحق ہیں تو آمین اور رفع الیدین سے چڑ کیوں ہے؟ جب کہ حنفی مسلک کے علاوہ سب کے نزدیک یہ سنت ہے؟

جواب: آمین اور رفع یدین سے چڑ نہ احناف کو ہے نہ مالکیہ کو نہ شوافع کو اور نہ حنابلہ کو۔ اس کے باوجود یہ تہمت لگانا کہ احناف یا مالکیہ کو آمین اور رفع الیدین سے چڑ ہے۔ غیر مقلدین کی مجبوری ہے کہ جھوٹ کے بغیر ان کی دوکان چل نہیں سکتی۔ ان کی کتابوں (سبیل الرسول، صلوٰۃ الرسول، صراط مستقیم، حقیقۃ الفقہ وغیرہ) میں موضوع یعنی گڑھی ہوئی احادیث پیش کرنا، کفار کے متعلق نازل ہونے والی آیات کو مسلمانوں پر چسپاں کرنا، اُن کی تحریف معنوی کرنا، اپنے موقف کی تائید کرنے والی ضعیف روایات کو بلا جھجک صحیح کہہ دینا، اسلاف کی تحریروں کو غلط جامہ پہنانا، ہدایہ و درمختار کا غلط حوالہ دینا جابجا نظر آئے گا۔ لاعلم عوام کے سامنے

صرف صحیح احادیث پر عمل کرنے کا کھوکھلا دعویٰ کرنا لیکن مناظروں میں اپنے اس دعویٰ سے چشم پوشی اختیار کرنا ان حضرات کا شیوہ ہے۔آمین سے چڑنے کی تہمت لگانے والے مرکز الاحیاء للدعوۃ والارشاد کے جاہل غیر مقلدین یہ جان لیں کہ نماز میں سورہ فاتحہ کے اختتام پر آمین کہنے کا احناف سمیت مسالک اربعہ میں سے کوئی بھی منکر نہیں ۔چنانچہ احناف کے نزدیک امام ومقتدی سب کے لئے آمین کہنا سنت ہے اور اس کا سراً (آہستہ) کہنا بھی سنت ہے، درمختار میں ہے؛والثناء و التعوذو التسمیۃو التأمین و کونھن سراً ترجمہ:اور (نماز کی سنتیں) ثناء، اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھنا اور آمین کہنا ہے۔مالکیہ کا مفتیٰ بہ مذہب بھی یہی ہے کہ آہستہ آمین کہنا مستحب ہے، علامہ دردیر کی شرح صغیر میں ہے ندب الاسرار بہ ای بالتامین لکل مصلٍ یعنی آمین آہستہ کہنا مستحب ہے ہر اس نمازی کے لئے جس سے آمین کہنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔(بلغۃ السالک ج۱،ص۱۱۹) حنابلہ کے نزدیک یہ ہے کہ ویسن ان یجھر بہ الامام و المأموم فیما یجھر فیہ با لقرأۃ، و اخفاؤھا فیما یخفیٰ فیہ، (المغنی ج۱،ص۵۲۹) امام ومقتدی کا زور سے آمین کہنا مسنون ہے ان نمازوں میں جن میں زور سے قرأت کی جاتی ہے اور آہستہ آمین کہنا مسنون ہے ان نمازوں میں جن میں آہستہ قرأت کی جاتی ہے۔شوافع کے نزدیک امام ومقتدی سب کے لئے جہراً آمین کہنا سنت ہے۔یہ امام شافعیؒ کا قول قدیم ہے، مگر شوافع کے نزدیک مفتیٰ بہ قولِ قدیم یہی ہے۔

اس کے برعکس احناف پر آمین سے چڑنے کی تہمت لگانے والے نام نہاد اہل حدیث اور اتحاد کے نام پر امت میں تفرقہ پیدا کرنے والے لامذہب غیر مقلدین کی عوام سے لے کر جامعہ سلفیہ بنارس کے شیخ الحدیث تک کی عقل ماری گئی ہے۔کوئی ایسا نہیں ہے جو کتاب وسنت کے مطابق یا کم ازکم آمین کہنے کے اپنے عملی دعویٰ کے مطابق صحیح موقف کو واضح اور اس کو ثابت کرسکا ہو۔ان میں سے کوئی ایک رکعت میں دو مرتبہ آمین کہنے کا قائل ہے، کوئی تین مرتبہ آمین کہنے کا قائل ہے، کوئی سورہ فاتحہ کے درمیان میں اتباع امام کے نام پر آمین کہنے کا قائل ہے۔کوئی آمین بالجہر کو سنت بتارہا ہے، کوئی واجب بتارہا ہے اور کوئی فرض۔کوئی اس پر احادیثِ صحیحہ وصریحہ متواترہ کے موجود ہونے کا دعویٰ کررہا ہے تو کوئی اجماع صحابہ کا دعویدار ہے۔ لیکن جب ثابت کرنے کی نوبت آئے اور تحقیق کا میدان ہو تو بغلیں جھانکی جاتی ہیں فرار کی راہیں اختیار کی

جاتی ہیں۔ائمۂ اربعہ کی تقلید کوشرک بتلانے والا، ہوائے نفسانی کا پیرو کار یہ لامذہب ٹولہ۔۔علامہ ابن حجرؒ و امام نوویؒ اور دیگر مقلدین کی پناہ میں نظر آتا ہے۔

محترم قارئین! ذیل میں (احناف پر آمین سے چڑنے کی تہمت لگانے والے ان) غیر مقلدین کی اس مسئلہ میں بوکھلاہٹ جو کہ اُن کی اپنی تحریروں سے واضح ہے ملاحظہ فرمائیں۔

آمین کہنے کے بارے میں غیر مقلدین کا آپسی اختلاف

صرف جہری نمازوں میں آمین بالجہر

مولانا محمد جونا گڑھی کہتے ہیں:

● اہل حدیث کا مذہب ہے ان احادیث کے مطابق جس نماز میں بلند آواز سے قرأت پڑھی جائے اس میں آمین بھی بلند آواز سے کہی جائے۔(دلائل محمدی اول ص ۱۸، مکتبہ التفہیم مئو)

(جہری میں جہراً جونا گڑھی صاحب کا قیاس ہے اور اپنے قیاس کو احادیث کے مطابق کہہ کر اپنے مقلدین محمدی اہل حدیث کی تسلی کا سامان کررہے ہیں ورنہ دنیا کی کسی بھی کتاب میں صرف جہری نمازوں میں آمین بالجہر کہنے کی تخصیص کے ساتھ کوئی حدیث موجود نہیں)

انفرادی اور سری نمازوں میں آمین آہستہ کہنا چاہئے اور جہری میں جہراً

● صلوٰۃ الرسول میں حکیم محمد صادق صاحب سیالکوٹی لکھتے ہیں:"جب آپ اکیلے نماز پڑھ رہے ہوں تو آمین آہستہ کہیں۔جب ظہر اور عصر امام کے پیچھے پڑھیں تو پھر بھی آہستہ ہی کہنا چاہیے، لیکن جب آپ جہری نمازوں میں امام کے پیچھے ہوں تو جس وقت امام ولا الضالین کہے تو آپ کو اونچی آواز سے آمین کہنی چاہیے، بلکہ امام بھی سنت کی پیروی میں آمین پکار کر کہے۔(ص ۱۹۵، ادارہ نورالایمان، اجمیری گیٹ دہلی)

حکیم صاحب ایک ہی صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کر دیتے کہ سری نمازوں میں سراً اور جہری نمازوں میں جہراً آمین کہنا چاہئے۔کاش بھولی بھالی عوام کو یہ بھی بتا دیتے کہ اس روایت میں امام کے ولاالضالین کہنے پر مقتدی کے آمین کہنے کا تذکرہ تو ہے لیکن پکار کر کہنے کا تذکرہ نہیں۔اور امام کے

ولاالضالین پر مقتدی کے آمین کہنے کو موقوف کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ امام آہستہ آمین کہے گا۔......حکیم صاحب صرف نام اہل حدیث رکھ لینے سے حدیث کا علم اور فہم آجائے ایسا نہیں ہے اور نہ ہی ایسا ہے کہ اپنی کتاب کا نام صلوٰۃ الرسول رکھ لینے سے اس میں موجود آپ کے قیاسات ارشاداتِ رسول ہو جائیں۔

پہلے امام پھر مقتدی آمین کہے

● یونس دہلوی صاحب لکھتے ہیں: ''مغرب وعشاء اور صبح کی نماز میں جب امام اور مقتدی سورہ فاتحہ کی پچھلی آیت کو ختم کرچکیں تو پہلے امام پھر مقتدی پکار کر آمین کہیں لیکن زیادہ شور نہ مچائیں''......الخ

(دستور المتقی ص ۱۱۱)

(یونس دہلوی صاحب قیاسی گھوڑے دوڑا کر مقتدی کو آمین کہنے میں فرشتوں کی موافقت سے محروم نہ کریں اور اپنے مقلدین کو، زیادہ شور نہ مچائیں کا حکم دینے کے ساتھ ساتھ کوئی ایک صحیح صریح غیر معارض حدیث میں یہ بھی دکھا دیں کہ صرف اتنا ہی شور مچائیں)

مقتدیوں کو امام کے آمین شروع کرنے سے پہلے آمین کہنا چاہئے

نماز نبوی[۱] صفحہ نمبر ۱۵۱ پر ''آمین کا مسئلہ'' کے تحت ڈاکٹر شفیق الرحمٰن صاحب لکھتے ہیں: جب آپ اکیلے نماز پڑھ رہے ہوں تو آمین آہستہ کہیں۔ جب ظہر اور عصر امام کے پیچھے پڑھیں تو پھر بھی آہستہ کہیں۔ لیکن جب آپ جہری نماز میں امام کے پیچھے ہوں تو جس وقت امام (ولاالضالین) کہے تو آپ کو اونچی آواز سے آمین کہنی چاہئے۔ بلکہ امام بھی سنت کی پیروی میں آمین پکار کر کہے۔ اور مقتدیوں کو امام کے آمین شروع کرنے سے پہلے آمین کہنی چاہیے۔

۱: یہ کتاب موجودہ حالت میں ''صلوا کما رأیتمونی اصلی'' اور ''صحیح احادیث کی روشنی میں'' کے بلند بانگ دعووں کے ساتھ ۱۔ڈاکٹر شفیق الرحمٰن ۲۔ابوالطاہر حافظ زبیر علی زئی ۳۔حافظ صلاح الدین یوسف ۴۔شیخ عبدالصمد رفیقی ان چار حضرات کی محنتوں کا ثمرہ ہے۔ لیکن افسوس ان نام نہاد محققین و مجتہدین پر کہ یہ سب مل کر اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود مسئلۂ آمین سے متعلق فرقۂ غیر مقلدین کا مکمل دعویٰ مع دلائل پیش نہ کر سکے۔

(شفیق الرحمٰن صاحب آپ نمازنبوی کا تذکرہ کررہے ہیں یا نمازِ شفیق رحمانی کا ؟محترم شفیق الرحمٰن صاحب اپنے قیاسات وخیالات بیان نہ کیجئے بلکہ صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے کہ مقتدیوں کوامام کے آمین شروع کرنے سے پہلے آمین کہنا چاہئے)

نمازِ نبوی نامی کتاب کے صفحہ نمبر۱۵۱پر''مقتدیوں کوامام کے آمین شروع کرنے سے پہلے آمین کہنی چاہئے'' کے فوراً بعد۴نمبرلکھ کرحاشیہ لگایا گیا ہے جودرج ذیل ہے۔

﴿حاشیہ(۴)یعنی آمین کا آغاز امام پہلے کرے گا اس کی آواز سنتے ہی تمام مقتدی حضرات بھی آمین کہیں گےامام سے پہلے یا بعد میں آمین کہنا درست نہیں(محمد عبدالجبار)﴾

محمد عبدالجبار صاحب اپنا حاشیہ چڑھا کر غیر مقلد محققین ڈاکٹر شفیق الرحمٰن ،ابوالطاہر حافظ زبیر علی زئی،حافظ صلاح الدین یوسف ،شیخ عبدالصمد رفیقی وغیرہ کی مسئلۂ آمین بالجہر میں پیش آئی الجھنوں کو سلجھانے کی کوشش کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:''آمین کا آغاز امام پہلے کرے گا اس کی آواز سنتے ہی تمام مقتدی حضرات بھی آمین کہیں گے امام سے پہلے یا بعد میں آمین کہنا درست نہیں'' یہ غیر مقلد محمد عبدالجبار صاحب ان چاروں غیر مقلد محققین سے زیادہ فہیم معلوم ہوتے ہیں انھوں نے چاروں غیر مقلد محققین کا تو رد کیا ہی کیا ساتھ ہی ساتھ''امام سے پہلے یا بعد میں آمین کہنا درست نہیں'' لکھ کر غیر مقلد یونس دہلوی کے دستورالمتقی صفحہ۱۱۱پر پیش کیئے گئے قیاس''پہلے امام پھر مقتدی پکار کر آمین کہیں'' کو بھی ملیا میٹ کردیا۔

محمد عبدالجبار صاحب ہم آپ سے متفق ہیں کہ''امام سے پہلے یا بعد میں آمین کہنا درست نہیں'' کیوں کہ کسی بھی صحیح صریح غیر معارض حدیث میں اس کی صراحت نہیں اور ایسے کرنے سے امام یا مقتدی میں سے کوئی ایک فرشتوں کی موافقت سے محروم رہے گا حالانکہ حدیث میں فرشتوں کے ساتھ موافقتِ آمین پر پچھلے گناہوں کا معاف ہونا مذکور ہے لیکن محمد عبدالجبار صاحب!اگر آپ نے بھی صرف اپنے موقف کوکسی بھی طرح ثابت کرنے کا تہیہ نہیں کرلیا ہے تو ہم آپ سے کہنا چاہیں گے کہ آپ کی یہ رائے کہ'' آمین کا آغاز امام پہلے کرے گا اس کی آواز سنتے ہی تمام مقتدی حضرات بھی آمین کہیں گے'' صحیح نہیں۔اس طرح تو آپ خود اپنے موقف''امام سے پہلے یا بعد میں آمین کہنا درست نہیں'' کی تردید کررہے ہیں۔محمد عبدالجبار

صاحب! دینی امور میں اپنی رائے پر بھروسہ کرنے کے بجائے **فسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون** پر عمل کرتے ہوئے ائمۂ مجتہدین کی اقتداء کر لیجئے اسی میں عافیت ہے۔ اپنی اس تحریر کو دیکھئے اور اپنے فہم کی داد دیجئے کہ جس کے طفیل دوسروں کے چہروں کی صفائی مقصود تھی اسی سے آپ کا دامن بھی داغدار ہوا جا رہا ہے۔ دیکھئے اپنی تحریر کو کیا لکھ رہے ہیں آپ کہ "آمین کا آغاز امام پہلے کرے گا"......جب امام آمین کا آغاز پہلے کرے گا تو مقتدیوں کا آمین کہنا بعد میں ہوگا نہ کہ ساتھ میں۔ شاید آپ اپنے موقف "امام سے پہلے یا بعد میں آمین کہنا درست نہیں" کو بھول گئے ورنہ یہ ہرگز نہ کہتے کہ "اس (امام) کی آواز سنتے ہی تمام مقتدی حضرات بھی آمین کہیں گے"...محترم عبدالجبار صاحب! کیا ہو گیا آپ کی فہم کو کہ اتنی سی بات آپ کو سمجھ میں نہیں آرہی ہے کہ جب مقتدی امام کی آواز سننے کے بعد آمین کہیں گے تو یہ کہنا امام کے ساتھ کیسے ہوگا؟

محمد عبدالجبار صاحب! آپ کے ایک جملہ کے حاشیہ میں اتنا تضاد کیوں؟ میرے بھائی آپ نے سیدھے سیدھے یہ کیوں نہ لکھ دیا کہ حدیث" **اذاقال الامام غیر المغضوب علیھم ولاالضالین فقولوا آمین** یعنی جب امام **غیر المغضوب علیھم ولاالضالین** کہے تو تم آمین کہو" پر عمل کرتے ہوئے امام کے **غیر المغضوب علیھم ولاالضالین** کہنے کہ بعد آمین کہنا چاہئے تا کہ امام ومقتدی دونوں کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو کر "**فمن وافق تامینه تامین الملٰئکة غفر له ما تقدم من ذنبه** یعنی جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہو جاتی ہے اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں" کا مصداق بنے۔

محمد عبدالجبار صاحب! مقتدی "امام سے پہلے، ساتھ میں، بعد میں آمین کہے" لکھنے کا مقصد کہیں امام کے زور سے آمین کہنے کو ثابت کرنا تو نہیں ہے؟ اگر نہیں تو سادہ لوح عوام کو پہلے، ساتھ پھر بعد میں آمین کہنے کے چکر میں کیوں الجھا رہے ہو؟ محمد عبدالجبار صاحب! کیا آپ سمیت کتاب نماز نبوی سے متعلق جملہ غیر مقلد محققین کا "**اذاقال الامام غیر المغضوب علیھم ولاالضالین فقولوا آمین** یعنی جب امام **غیر المغضوب علیھم ولاالضالین** کہے تو تم آمین کہو" نہ پیش کرنے کا مقصد یہ تو نہیں کہ

لوگوں کے سامنے یہ بات عیاں ہو جائے گی کہ مقتدی کی آمین کو امام کے ولا الضالین پر موقوف کرنا اس کی دلیل ہے کہ امام آہستہ آمین کہے گا۔ (غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث پر افسوس ہے کہ ائمۂ مجتہدین سے تو بدگمان اور ان پر بدزبان ہیں لیکن اپنی کم علمی سے جاہل، بلکہ اس کم علمی و لاعلمی کے باوجود علمیت کے غرور میں مبتلا اور اپنی بدفہمی پر نازاں ہیں) ۔

ترے جہل علم سے ہمنشیں مرا علمِ جہل بھلا رہا یہ پتہ تو ہے کہ پتہ نہیں یہ خبر تو ہے کہ خبر نہیں

منکرینِ اجماع کا جھوٹا دعویٰ اجماع

● آمین زور سے کہنے کے متعلق آگے جونا گڑھی صاحب رقم طراز ہیں ''پس بفضلہٖ تعالیٰ یہ وہ مسئلہ ہے جس پر اجماع صحابہ ہے۔'' (دلائل محمدی ۲ ص ۱۵۰)

● بدگمانی و بدزبانی کے معاملہ میں **بل هم اضل** کے عہدہ پر فائز جامعہ سلفیہ بنارس کے شیخ الحدیث رئیس ندوی رقم طراز ہے: ''اس اندھے بہرے اور عقل سے بیگانہ فرقہ کو یہ نہیں معلوم ہے کہ جہری نمازوں میں جب صحابہ کا اجماع رہا کہ آمین بالجہر امام و ماموم دونوں کہیں اور یہ اجماع صحابہ و نصوص متواترہ سے ثابت ہے جو بصیغۂ امر کے ساتھ وارد ہونے کے ساتھ **صلوا کما رأیتمونی اصلی** والے حکمِ نبوی کے مطابق فرض قرار پاتا ہے؟'' (سلفی جائزہ صفحہ نمبر ۱۷۴)

(اللہ تعالیٰ رحم فرمائے، غیر مقلدیت نام ہی ہے صرف بلند بانگ دعوی کا.......شیخ الحدیث صاحب وہ نصوص متواترہ و اجماع صحابہ کہیں موجود بھی ہے یا آپ کا خانہ ساز ہے؟)

ایک رکعت میں دو آمین

غیر مقلدوں کے حافظ عبداللہ روپڑی صاحب سے ایک سوال ہوا۔

سوال: حکم ہے کہ جب امام آمین کہے تو مقتدی بھی آمین کہے۔ ایک مقتدی اس وقت جماعت میں شامل ہوا جب امام **غیر المغضوب** پڑھ چکا تھا تو وہ امام کے ساتھ آمین کہے یا پہلے الحمد پڑھے۔

(محمد علی خطیب جامع مسجد جنڈیالہ)

موصوف نے جواب دیا کہ ''دونوں باتوں پر عمل کرے امام کے ساتھ بھی آمین کہے اور اپنی فاتحہ ختم کر کے بھی آمین کہے...الخ (فتاوی اہل حدیث ج ۱ ص ۳۹۳)

(حافظ عبداللہ روپڑی صاحب یہ آپ کی رائے ہے یا قرآن مجید کی آیت اور حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کا ترجمہ؟)

ایک رکعت میں تین بار آمین بالجہر

جامعہ سلفیہ بنارس کے شیخ الحدیث مولانا رئیس ندوی، غیر مقلدین کے نزدیک ماہر علم حدیث وفن حدیث و رجال ہیں۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ کی دو سکتہ والی روایت کی تردید کرتے ہوئے رقمطراز ہیں: ''ہم کہتے ہیں کہ جہری نماز میں امام کے لیے متعدد سکتات ثابت ہیں ایک تحریمہ کے بعد دوسرے ایک سے ساتویں تک فاتحہ کی ہر دو آیات کے درمیان سات سکتے ان آٹھ سکتات کے علاوہ نواں سکتہ قرأت فاتحہ سے فراغت کے بعد اور دسواں سکتہ فاتحہ کے بعد قرأت قرآن و رکوع کے درمیان سکتہ۔ یہ دس سکتات ہوئے۔ بہت سارے اہل علم صحابہ و تابعین سکتۂ اول یعنی تحریمہ والے سکتہ میں متقدی کو سری طور پر فاتحہ پڑھنے کی اجازت دیتے تھے۔ اکثر بلکہ کل صحابہ فاتحہ کی ہر دو آیات کے درمیان والے سکتات میں ایک ایک آیت پڑھنے کو فرض بتلاتے تھے ان آٹھ سکتات کے بعد ختم فاتحہ کے سکتہ ہونے سے پہلے تمام صحابہ امام و ماموم دونوں کو آمین بالجہر کا حکم دیتے تھے اور جو فاتحہ نہ پڑھ سکا ہو اسے آمین کے بعد والے سکتہ میں فاتحہ پڑھنے کی اجازت مقتدیوں کے لیے دیتے تھے۔ بعض معتبر روایات میں مقتدی کے لیے تین بار آمین بالجہر کا ذکر ہے، ایک امام کے ساتھ جب کہ وہ آمین بالجہر کہے، دوسرا مقتدی ابھی فاتحہ خوانی میں مصروف ہے اور امام نے ختم فاتحہ پر آمین کہہ دی تو مقتدی اتباع آمین میں جہری آمین کہے، تیسرے یہ کہ امام کی فاتحہ ختم ہونے کے بعد اپنی فاتحہ خوانی کے بعد کہے۔ مقتدی کی یہ آمین اس وقت بالجہر ہوگی جب جلدی کر کے مقتدی فاتحہ خوانی سے فارغ ہو اور امام بھی فارغ ہو تو دونوں آمین بالجہر کہیں۔ یہ ساری باتیں احادیث صحیحہ صریحہ سے ثابت ہیں۔'' (سلفی تحقیقی جائزہ ص ۴۷۹)

(شیخ الحدیث صاحب وہ بہت ساری احادیث صحیحہ صریحہ کہاں ہیں جن میں مقتدی کے لئے تین مرتبہ آمین بالجہر کہنے کی صراحت ہو؟ رئیس ندوی صاحب آپ نے دس سکتات پر ہی بس کیوں؟ قرأت مازاد علی الفاتحہ کی جگہ سورہ بقرہ مقرر کر کے ہر آیت پر ایک ایک سکتے کا اضافہ کرتے چلے جاتے اور پوری رکعت کو سکتہ سکتہ کر دیتے یا سورہ کوثر ہی کی تین آیتوں کو جوڑ کر دس کے بجائے کم از کم تیرہ/۱۳ سکتے تو آپ گنوا ہی

سکتے تھے.....پھر آپ کے بنائے ہوئے ان سکتوں سے صحابیٔ رسول حضرت سمرہ بن جندبؓ کی روایت کردہ حدیث کا رد کیوں کر ہو گیا۔آپ نے تو فاتحہ کے بعد والا وہ سکتہ اپنی تحریر میں تسلیم کر ہی لیا جس کے ہلکا ہونے کی وجہ سے حضرت عمران بن حصینؓ محسوس نہ کر سکے۔اس ہلکے سے سکتے میں آمین کا سراً کہنا قبول نہیں لیکن سورہ فاتحہ کی سات آیتوں کا سراً پڑھنا آپ کو تسلیم ہے۔بلکہ آپ نے تو اپنے زورِ بازو اور قلم کی طاقت کی بنیاد پر بے بنیاد بات بھی لکھ ڈالی کہ ''تمام صحابہ امام و ماموم دونوں کو آمین بالجہر کا حکم دیتے تھے۔''

محترم قارئین! سلفیہ بنارس کے غیر مقلد شیخ الحدیث صاحب کو 'بعض'، 'معتبر روایات' بھی نظر آ گئیں جن میں 'مقتدی' کے لئے 'تین بار'، 'آمین بالجہر' کا ذکر ہے۔کاش یہ نام نہاد سلفی شیخ الحدیث صاحب اتنی صراحتوں کو ایک ساتھ سمیٹے ہوئے وہ معتبر روایات ہمیں بھی نظر نواز کرا دیتے تو کتنا ہی اچھا ہوتا۔

تین بار مقتدی کے لئے آمین کا موقع بتانا بھی غیر مقلدین کے ضمیر کے بحران میں مبتلا شیخ الحدیث رئیس الاحرار ندوی صاحب کا کارنامہ ہے۔ایک کو تین اور تین کو ایک کرنا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔جہاں تمام صحابہ تین کو تین مانتے ہیں وہاں اپنی شیخی سے تین کو ایک کرنے والے شیخ رئیس ندوی صاحب 'معتبر روایات' کا لفظ لکھ کر ایک مرتبہ کی آمین کو تین کئے دے رہے ہیں۔وہ اپنی اِس پرزور کوشش میں کتنے کامیاب ہیں ذیل میں درج ہے، ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) <u>''ایک امام کے ساتھ جب کہ وہ آمین بالجہر''</u> یعنی غیر مقلدین اپنی منازعت، مخالطت ومخالجتِ امام سمیت اختیار کردہ سورہ فاتحہ کی قرأت کو ادھوری چھوڑ دیں اور امام کی آمین کے ساتھ آمین کہیں، یہی آمین کہنے کا اصل موقع ہے۔

(۲) <u>''دوسرا مقتدی ابھی فاتحہ خوانی میں مصروف ہے اور امام نے ختم فاتحہ پر آمین کہہ دی تو مقتدی اتباع آمین میں جہری آمین کہے۔''</u> قارئین کرام! یہ وہی پہلے والی آمین ہے جسے فقہائے امت پر زبانِ طعن دراز کرنے والے غیر مقلد رئیس الاحرار ندوی (شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ بنارس، الھند) اپنے زورِ فہم کی بنیاد پر ''دو/۲'' گردان رہے ہیں۔

جہل نے سر پہ چڑھائی ہے کلاہ ودستار

(۳) <u>''تیسرے یہ کہ امام کی فاتحہ ختم ہونے کے بعد اپنی فاتحہ خوانی کے بعد کہے۔''</u>

اہل علم جانتے ہیں کہ یہ غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث کے جملہ فرقوں کی اختیار کردہ وہی دوسری آمین ہے جو ''الا ان یکون وراء الامام'' و ''من کان لهٗ امام فقرأة الامام لهٗ قرأة'' جیسی احادیث میں موجود صراحت کو چھوڑ کر ''لا'' و ''من'' کے قیاس کو اپنانے کی وجہ سے وجود میں آئی ہے۔

ایک آمین کو تین کرنے کے بعد رئیس ندوی صاحب رقمطراز ہیں ''مقتدی کی یہ آمین اس وقت بالجہر ہوگی جب جلدی کر کے مقتدی فاتحہ خوانی سے فارغ ہو اور امام بھی فارغ ہو تو دونوں آمین بالجہر کہیں یہ ساری باتیں احادیث صحیحہ صریحہ سے ثابت ہیں۔''

ندوی صاحب! اگر مقتدی جلدی فاتحہ خوانی سے فارغ نہیں ہوا اور امام فارغ ہو گیا تو تب مقتدی آمین بالجہر کہے گا یا بالسر؟ یا آمین ہی نہیں کہے گا!؟ درج بالا اپنی تحریروں کو ملحوظ رکھ کر اپنے زور فہم سے جواب عنایت فرمائیں۔

نا اہلیت کے باوجود ترکِ تقلید کی پیداوار اِن ''دو اور تین آمین'' کو ثابت کرنے کے لئے جب دلیل کی باری آتی تو ''تمام صحابہ''، ''معتبر روایات''، ''احادیث صحیحہ صریحہ'' جیسے بھاری بھرکم الفاظ لکھ کر اپنے نام نہاد اہل حدیث سلفی، سامرودی، اثری، غرباء مقلدین کی تسکین کا سامان کیا جاتا ہے اور انداز ایسا اختیار کیا جاتا ہے کہ عوام دیکھے تو تصور بھی نہ کرے کہ یہ ''غیر مقلدانہ اسٹائل'' ہیں واقعی دلائل نہیں۔

محترم قارئین! یہ ہے جامعہ سلفیہ بنارس کے شیخ الحدیث کا علم حدیث، فہم حدیث اور طرز استدلال۔ اس پر طرہ یہ کہ اس کم علمی و بدفہمی کے باوجود علمائے احناف علمائے دیوبند کثر اللہ سوادہم کے مقابل آتے ہیں ۔

زاغوں کو بھی دعویٰ ہے شاہیں کی ہمسری کا

غیر مقلدین کے نزدیک سورہ فاتحہ کے درمیان آمین کہنا جائز ہے اور یہ تحریفِ قرآن نہیں

نام نہاد اہل حدیث کے فرقۂ غرباء کے امام مفتی عبدالستار سے بھی ایک ایسا ہی سوال ہوا، سوال مع جواب ملاحظہ فرمائیں۔

''سوال: مسبوق نے امام کی اقتداء اس وقت کی کہ امام نصف الحمد پڑھ چکا تھا اور مقتدی نے الحمد شروع کی، یہ نصف الحمد تک پہونچا تھا کہ امام نے ولا الضالین کو پڑھا تو مقتدی الحمد چھوڑ کر آمین کہے گا یا

نہیں؟اگر کہے گا تو دوبارہ کہنا لازم آئے گا ایک درمیان فاتحہ اور دوسرے بعد فاتحہ اور اگر نصف الحمد میں آمین کہے گا تو یہ تحریف لازم آئے گی اور تحریف کلام اللہ میں حرام ہے اب کوئی ایسی حدیث ہے جس سے یہ معلوم ہو کہ یہ مسبوق الحمد پڑھتا رہے آمین نہ کہے یا الحمد چھوڑ کر آمین کہے؟ (سیداللہ دتہ نصیر آبادی)

جواب: اس کا نام تحریف نہیں اتباع امام ہے۔امام کی متابعت کی وجہ سے اگر نصف الحمد ختم کر کے بھی آمین کہے تو شرعاً کوئی قباحت نہیں۔الخ (فتاوی ستاریہ ج۱ص۱۳۰)''

(مفتی صاحب نے فرمایا ہے اور وہ بھی نام نہاد اہل حدیث فرقہ کے مفتی ہیں، پھر دلیل کی کیا ضرورت؟ تقلید تو ائمۂ مجتہدین کی شرک ہے نہ کہ نااہل نام نہاد اہل حدیث علماء کی۔۔۔۔۔سائل دلیل کا طالب بھی ہو تب بھی دلیل نہیں دیں گے۔کیوں کہ ہم اہل حدیث ہیں، اور ہمارا دعویٰ صحیح حدیث پر عمل کرنے کا ہے۔ اس لئے دلیل کی کیا ضرورت، ہمارا کہہ دینا ہی کافی ہے۔)

آمین بالجہر فرض وواجب ہے

جامعہ سلفیہ بنارس کے شیخ الحدیث، مدرس و مفتی مولانا رئیس ندوی لکھتے ہیں:

''نصوص میں بصیغۂ امر جہری نماز میں بالجہر اور سری نمازوں میں بالسر کہنے کا حکم دیا گیا ہے جو اس کے فرض وواجب ہونے کی دلیل ہے'' (سلفی جائزہ ص۴۶۹)

(شیخ الحدیث صاحب جہری نماز میں بالجہر اور سری نماز میں بالسر کی بصیغۂ امر والی صریح نصوص کہاں ہیں، کہیں شیعوں کے خودساختہ دس پاروں کے ساتھ سرمن رأی کے غار میں تو نہیں؟)

جامعہ سلفیہ بنارس کے یہ شیخ الحدیث رئیس ندوی صاحب رقم طراز ہیں: ''صحابہ کا اجماع رہا کہ آمین بالجہر امام و ماموم دونوں کہیں اور یہ اجماع صحابہ و نصوص متواترہ سے ثابت ہے جو بصیغۂ امر کے ساتھ وارد ہونے کے ساتھ صلوا كما رأيتموني اصلي والے حکم نبوی کے مطابق فرض قرار پاتا ہے؟'' (سلفی جائزہ صفحہ نمبر۴۷۱)

(محترم رئیس ندوی صاحب! آپ کی خانہ ساز منطق کی رُو سے صلوا كما رأيتموني اصلي والے حکم نبوی کے مطابق نماز کا ہر عمل فرض قرار پائے گا۔واہ کیا فہم حدیث ہے آپ کا!)

فرقۂ اہل حدیث کی علمی بے بسی پر افسوس ہے، جب غیر مقلدین کے شیخ الحدیث کا یہ حال ہے تو عوام

کا کیا حال ہوگا؟ غیر مقلدین عوام تو بس شیخ الحدیث کا ٹائٹل جڑا دیکھ کر رئیس الاحرار ندوی صاحب کی اندھی تقلید کئے جا رہے ہیں۔

یہی رئیس ندوی صاحب آگے لکھتے ہیں کہ اثر ابن زبیر سے امام بخاری آمین بالجہر کی اولیت ثابت کرنا چاہتے ہیں بلکہ وہ اس کا افتراض ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ (سلفی جائزہ ص ۴۷۳)

(رئیس ندوی صاحب کی امام بخاریؒ پر تہمت ہے کہ وہ ''اثرِ غیر نبی'' سے فرضیت ثابت کرتے ہیں، ویسے یہ تہمت لگانا رئیس ندوی صاحب کی مجبوری ہے اگر وہ امام بخاریؒ کا نام لے کر ایسی باتیں نہیں کہیں گے تو عوام ان کے فریب کا شکار کیسے ہوگی؟)۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا　　　کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

محترم قارئین! ابھی تو مختصر طور پر صرف آمین کے مسئلہ میں غیر مقلدین کی افراتفری پیش کی گئی ہے۔ آئندہ پھر کسی موقع سے اِسی مسئلہ آمین میں اور دیگر مسائل سے متعلق اتحاد امت کے جھوٹے دعویدار اِن غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث فرقوں کی حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غلط ترجمے، اس سلسلہ میں دیئے گئے مغالطے، مسلکِ احناف پر تبرأ بازی اور ان پر لگائے گئے الزامات کی حقیقت کو آشکارا کیا جائے گا ان شاء اللہ۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے یوں رازِ سر بستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

مرکز الاحیاء للدعوۃ والارشاد سے شائع شدہ پمفلٹ میں ان غیر مقلدین نے احناف پر رفع الیدین سے چڑنے کی بھی تہمت لگائی ہے، حالانکہ مسالکِ اربعہ میں فی نفسہ رفع یدین کا کوئی بھی منکر نہیں۔ نماز کے شروع میں تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین بالاتفاق سنت ہے۔ رفع یدین کے سلسلہ میں روایتیں مختلف واقع ہوئی ہیں، اور دور اول میں صحابہ کرامؓ و تابعین عظامؒ کا عمل بھی مختلف رہا ہے اس لئے ہر مجتہد نے غور کیا کہ ان میں راجح کیا ہے؟ جس نے جس بات کو راجح سمجھا اس کو اختیار کیا۔ مسالک اربعہ میں سے دو مسلک (حنفیہ و مالکیہ) کے نزدیک رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین مکروہ ہے چنانچہ شامی ج ا ص ۴۷۳ پر احناف کے اور علامہ دردیر کی شرح صغیر میں مالکیہ کے موقف کی صراحت موجود ہے۔ نماز کے شروع میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ رکوع میں جاتے وقت، رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین شوافع

وحنابلہ کے یہاں مسنون ہے۔شوافع کے نزدیک ان تین جگہوں کے علاوہ ایک جگہ اور بھی رفع یدین مستحب ہے اور وہ ہے تیسری رکعت کے شروع میں۔ان مذکورہ بالا مقامات کے علاوہ دیگر جگہوں پر (مثلاً ● سجدہ میں جاتے وقت بھی (نسائی شریف ج۱،ص۱۶۵،حدیث مالک بن حویرثؓ) ● دونوں سجدوں کے درمیان بھی (ابوداؤد،ج۱ص۱۰۸،نسائی ج۱ص۱۷۲حدیث ابن عباسؓ) ● دوسری رکعت کے شروع میں (ابوداؤد ج۱ص۱۰۵،حدیث وائل بن حجرؓ) ● ہر اونچ نیچ پر (عند کل خفض ورفع،ابن ماجه ص ۶۲ حدیث عمیر بن حبیب،ولفظهٔ یرفع یدیه مع کل تکبیر)شوافع و حنابلہ سمیت مسالک اربعہ رفع یدین کے متروک ہونے کے قائل ہیں اوران روایات کو مرجوح تو قرار دیتے ہیں لیکن ان روایات کے احادیث رسول ہونے کا کوئی منکر نہیں ہے۔

اس کے برعکس یہ غیر مقلدین تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین،رکوع میں جاتے وقت،رکوع سے اٹھتے وقت اور تیسری رکعت کے شروع میں رفع یدین کے علاوہ دیگر جگہ رفع یدین کے ثبوت یا منع کی روایتوں کے منکر ہیں۔غیر مقلد نام نہاد اہل حدیث باولہ پروفیسر نثار پاٹنکر،اپنی کتاب ''قصہ رفع یدین کا''(جس کی تصدیق ایل بی ایس مارگ،کرلا،ممبئ کے غیر مقلد عالم مولوی عبدالحق،جامعۃ الرشاد کے مولوی عبدالنور راغب سلفی اور میمن واڑہ روڈ ممبئ کے مولوی محمد ایوب نے کی ہے) کے صفحہ نمبر۴۴ پر لکھتا ہے '' لہٰذا اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے...کسی باولے آدمی کی طرح...کبھی رفع یدین کیا اور کبھی ترک کیا(نعوذ باللہ) ایسا کہنا سراسر غلط ہے کیوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جبرئیلؑ سے جو نماز سیکھی وہ ایک ہی طریقہ کی تھی اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) تادم حیات اسی پر قائم رہے۔''

دیکھئے ان غیر مقلدین کو حدیث کا لبادہ اوڑھ کر کس طرح طریقۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر رہے ہیں۔

ایک نیا روز بدلتی ہے لباس   پیرہن رکھتی ہے دنیا کتنے

غیر مقلدین کے جملہ فرقوں کے علماء و غیر علماء سے سوالات

(۱۰۷) آپ حضرات ظہر،عصر اور دیگر سری نمازوں میں آہستہ آمین کہتے ہیں کس دلیل کی بنیاد پر؟

(۱۰۸) ایک صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے کہ سری نماز میں سراً اور جہری نماز میں جہراً آمین کہنا چاہیے؟

(۱۰۹)ایک رکعت میں کتنی مرتبہ آمین کہنا چاہیئے ایک مرتبہ، دومرتبہ یا اس سے زیادہ؟ صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے۔

(۱۱۰)اگر مقتدی کی سورہ فاتحہ ختم ہونے سے پہلے امام کی سورہ فاتحہ ختم ہوگئی تو مقتدی کیا کرے؟

● کیا اپنی سورہ فاتحہ مکمل کرے پھر آمین کہے؟ صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے۔

● یا اپنی سورہ فاتحہ کو چھوڑ کر امام کی سورہ فاتحہ کے ختم پر آمین کہے؟ صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے۔

● مقتدی بقیہ سورہ فاتحہ وہیں سے شروع کرے جہاں سے چھوڑا تھا یا اب دوبارہ شروع سے سورہ فاتحہ کی ابتدا کرے؟ صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے۔

● اگر دوبارہ سورہ فاتحہ کی ابتدا کرے تو بسم اللہ پڑھے یا نہیں؟ صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے۔

● اگر درمیان سے سورہ فاتحہ پڑھے (جہاں سے چھوڑا تھا) تو بسم اللہ پڑھے یا نہیں؟ صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے۔

● اب اپنی سورہ فاتحہ کی تکمیل کرنے کے بعد مقتدی دوبارہ آمین کہے یا نہ کہے؟ صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے۔

● مقتدی دوبارہ آمین آہستہ کہے یا زور سے۔صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے۔

(۱۱۱)ایک صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری عمر تک رکوع میں جاتے وقت، رکوع سے اٹھنے کے بعد اور تیسری رکعت کے شروع میں رفع یدین کیا ہے؟

بلاتی ہیں موجیں کہ طوفاں میں اترو کہاں تک چلو گے کنارے کنارے

سوال نمبر ۲۹۔کیا ہم اسلام کو چار فرقوں میں تقسیم کر کے گروہ بندی اور فرقہ بندی نہیں کر رہے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں (لاتفرقوا) کہہ کر سختی سے روکا ہے؟

سوال نمبر ۳۰۔کیا تقلید میں ہم قول امام کے مقابلے میں حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ترک کر کے جنت سے محروم نہیں ہو رہے ہیں؟ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:”میری امت جنت میں داخل ہو گی مگر جس نے انکار کیا۔(صحابہ نے پوچھا) کس نے انکار کیا؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے یقیناً انکار کیا۔(بخاری شریف

ج۲/۱۰۸۱، مطبوعہ دیوبند)

سوال نمبر۳۱۔ کیا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے مقابلے غیر نبی کی اطاعت کر کے " یا ایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم " ترجمہ۔﴿اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور (کسی اور کی اطاعت کر کے) اپنے اعمال کو برباد نہ کرو۔﴾ (سورہ محمد، ۳۳)

جواب: حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی یہ چار فرقے نہیں بلکہ یہ نجات پانے والا واحد گروہ اہل سنت والجماعت ہے۔ سوال نمبر ۸ کے جواب میں ہم نقل کر آئے ہیں کہ ائمہ ٔ اربعہ دین کی تدوین کرنے والے تھے نہ کہ تقسیم کرنے والے۔ فروعی مسائل میں اختلاف، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں موجود تھا، اب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اس فروعی اختلاف کو فرقہ بندی قرار دے کر ان کو اسلام کی تقسیم کرنے والا کوئی عقل سے کورا اور بیوقوف تو کہہ سکتا ہے لیکن کوئی سمجھ دار ہرگز ایسی جرأت نہیں کرسکتا۔

مقلدین مسالکِ اربعہ اقوالِ ائمہ کو قول رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں نہیں مانتے بلکہ شریعت نے انھیں نہ جاننے کی صورت میں جاننے والوں سے پوچھنے کا مکلّف بنایا ہے چنانچہ یہ مقلدین ارشادِ باری تعالیٰ پر عامل ہو کر اور قول رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں اولوالامر، مجتہدین و مستنبطین کی اتباع واطاعت کرتے ہیں اور یہ مجتہدین و مستنبطین امت میں احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں اپنے قول کو رائج کرنے والے نہیں تھے بلکہ یہ حضرات ارشادات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریح وتوضیح کرنے والے تھے۔

سورہ محمد کی آیت نمبر۳۳ ہے" **یا ایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ وطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم** یعنی اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اپنے اعمال کو برباد نہ کرو" کی تفسیر میں ابطال اعمال کی کئی شکلیں (اسلام کے بعد مرتد ہو جانا، اعمالِ صالحہ کا ریا وسمعہ کے ساتھ کرنا، صدقہ کر کے احسان جتلانا یا نیک اعمال کا قصداً فاسد کرنا وغیرہ وغیرہ) مفسرین نے بیان کی ہیں لیکن کہیں بھی یہ نہیں لکھا ہے کہ اجتہادی امور میں مجتہدین کی تقلید (جو بظاہر غیر نبی کی اطاعت ہے) سے اعمال باطل ہوتے ہیں۔ لیکن یہ جاہل غیر مقلدین اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے اپنی تفسیر بالرائے "کسی اور کی اطاعت کر کے" کو بین القوسین لکھ کر یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ اعمال کو باطل کرنے والی

چیز فقہاء و مجتہدین کی اطاعت ہے۔ حالانکہ قرآن شریف میں صراحت کے ساتھ اللہ کی اطاعت اور رسول کی اطاعت کے علاوہ اولوالامر کی اطاعت کا حکم موجود ہے، لیکن یہ غیر مقلدین اپنے خودساختہ نظریات کی ترویج و اشاعت کے لئے آیات قرآنی و احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار اور اس کی تحریف معنوی سے بھی نہیں چوکتے۔ **اللھم احفظنا منه**

غیر مقلدین کے جملہ فرقوں کے علماء و غیر علماء سے سوالات

(۱۱۲) اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں (**لاتتفرقوا**) کہہ کر فرقہ بندی اور گروہ بندی کو سختی سے روکا ہے اس کے باوجود غیر مقلدین مختلف فرقیوں میں منقسم کیوں ہیں؟

(۱۱۳) قرآن مجید میں صراحتاً اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے ساتھ اولوالامر کی اطاعت کا حکم ہے پھر آپ حضرات اس اطاعتِ اولوالامر کے منکر کیوں ہیں؟

(۱۱۴) ارشاد باری تعالیٰ ہے'' **فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ**، پس اہل علم سے دریافت کرو اگر خود تم نہیں جانتے'' اور اسی طرح ارشاد ہے ''**وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ**، اُس شخص کی پیروی کرو جو میری طرف رجوع کئے ہوئے ہے'' اسی طرح ارشادات رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ''**اِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّوَال**: یقینی بات ہے کہ عاجز کی شفاء دریافت کرنے ہی میں ہے اور **فاقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر**......'' قرآن واحادیث کے ان صریح ارشادات کے خلاف غیر مقلد علماء کا کہنا ہے کہ تقلید شرک ہے، ناجائز ہے، بدعت ہے۔ کیا غیر مقلد عوام اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے صریح ارشادات کے خلاف اپنے علماء کے اقوال کی تقلید کرکے جنت سے محروم نہیں ہو رہی ہے؟

اِدارۂ الاحیاء للدعوۃ والارشاد کے غیر مقلدین احباب ان ۳۱ سوالات میں دجل وفریب کے جوہر دکھانے کے بعد لکھ رہے ہیں: ''<u>اگر کوئی اختلاف یا تشنگی باقی رہے تو قرآن وحدیث کی طرف رجوع کریں جیسا کہ قرآنی اصول اور ہمارے ایمان کا تقاضہ ہے ﴿**فان تنازعتم فی شیءٍ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر**﴾ ترجمہ: ﴿اگر کسی امر میں تم باہم اختلاف کرنے لگو تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو اگر تم اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔﴾ (سورہ نساء، ۵۹)</u>''

الحمدللہ! ان غیر مقلدین نے اختلاف ختم کرنے کے قرآنی اصول کو تو تسلیم کرلیا۔ ان شاء اللہ اس اصول کی روشنی میں ضرور غیر مقلدین کا اہل سنت والجماعت کے مسالک اربعہ سے اختلاف کا خاتمہ ہوگا۔ اِدارۃُ الاحیاء للدعوۃ والارشاد کے احباب نے اہل سنت والجماعت سے اس پمفلٹ میں جو اختلاف کیا ہے وہ غیر نبی (اولوالامر) کی اطاعت ہے۔ چنانچہ ہم قرآنی اصول کے تحت قرآن شریف کی طرف رجوع ہوتے ہیں تو قرآن شریف میں سورہ نساء کی اسی آیت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد موجود ہے "یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ پ۵ ترجمہ: اے مومنو! اللہ کی اور رسول کی اطاعت کرو اور تم میں جو صاحب امر ہیں ان کی (بھی) اطاعت کرو"

ہمیں امید ہے کہ ادارۃ الاحیاء کے وہ احباب جنہیں تھوڑا بھی خوف آخرت ہے اس قرآنی حکم کو ماننے میں تامل نہیں کریں گے، ان شاء اللہ۔

ادارۃ الاحیاء کے اس پمفلٹ میں اختلاف کے خاتمے کے قرآنی اصول کو پیش کرنے کے بعد حق کی جستجو کی دعوت دیتے ہوئے حضرت جابرؓ کی حدیث پیش کی گئی ہے کہ "وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سیدھی لکیر کھینچی، پھر دو لکیریں اس کے داہنے اور دو لکیریں اس کے بائیں کھینچی، پھر درمیانی لکیر پر دست مبارک رکھ کر فرمایا یہ اللہ کی راہ ہے، پھر یہ آیت پڑھی "وان ھذا صراطی مستقیماً فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ" (سورہ انعام/۱۵۳) ترجمہ﴿ اور یہ میری سیدھی راہ ہے اس پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو وہ تم کو اللہ کی راہ سے ہٹا دیں گی۔﴾ (ابن ماجہ، باب ا، حدیث ۱۱) اس کے علاوہ ایک اور روایت مسند احمد اور نسائی میں ہے جس میں یہ اضافہ ہے کہ درمیانی سیدھی لکیر صراط مستقیم والی راہ ہے بقیہ راہیں شیطان کی ہیں۔"

اسلام میں خوفناک گروہ بندی کی جب بنیاد پڑتی ہے تو ناواقفی اور جہل کی بدولت۔ غیر مقلدین کے اقوال وافعال دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ نہایت موٹی عقل اور سطحی علم کے مالک ہوتے ہیں ایک جامد رائے اور جہل آلود مزاج اور اس پر دھوکا یہ کہ مخلص بھی ہم ہی ہیں قرآن وحدیث ہم ہی سمجھتے ہیں اور ہم ہی اس پر عامل بھی ہیں۔ حالانکہ ان غیر مقلدین میں قرآن خوانی ہو تو ہو لیکن قرآن دانی ہرگز نہیں، قرآن وحدیث میں ان کے استدلال کو دیکھئے یحرفون الکلم عن مواضعہ کا مصداق نظر آتے ہیں۔

حضرت جابرؓ کی روایت میں سبل متفرقہ و منحرفہ سے مراد یہودیت و نصرانیت و مجوسیت وغیرہ ہے یا اختلافِ اصول کی بنیاد پر معتزلہ، خوارج مرجئہ وغیرہ لیکن یہ غیر مقلدانہ استدلال ہے کہ سبل منحرفہ کا مصداق ائمۂ اربعہ کو بنادیا۔ حالانکہ ان کا اختلاف فروعی ہے نہ کہ اصولی۔ اور فروعی اختلاف، اختلاف نہیں۔ چونکہ ادارۃ الاحیاء کے احباب نے اختلاف کی صورت میں کتاب وسنت کی طرف لوٹنے کے اصول کو تسلیم کیا ہے اس لئے ہم قرآن سے بتلانا چاہتے ہیں کہ اس (قرآن) کی نظر میں اصول وکلیات کے اتحاد کے بعد فروع میں اختلاف کوئی اختلاف نہیں "شرع لکم من الدین ما وصی به نوحا والذی اوحینا الیک وما وصینا به ابراهیم و موسیٰ و عیسیٰ ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیه. (الشوری) ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ان ہی باتوں کی راہ ڈالی ہے جن کا (حضرت) نوح کو حکم دیا تھا اور جو حکم ہم نے آپ کو بھیجا اور (حضرت) موسیٰ کو اور (حضرت) عیسیٰ کو حکم دیا تھا یعنی یہ کہ دین کو قائم رکھو اور اس میں اختلاف نہ ڈالو۔

ظاہر ہے حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور تک شریعت اور منہاج کا کھلا ہوا اختلاف رہا، مگر پھر بھی قرآن نے اس کو ایک ہی دین قرار دیا ہے اور شرائع کے باہمی فروعی اختلاف کو وحدتِ دین کے خلاف نہیں سمجھا۔ اگر فروعی اختلاف بھی افتراق واختلاف کی حد میں آسکتے تو اس افتراق کے ہوتے ہوئے (ولا تتفرقوا فیه) کا خطاب کیوں کر درست ہوتا۔ پس جس طرح شرائع سماویہ اور صحف انبیاء علیہم السلام فروعی اختلاف کے باوجود ایک ہی دین کہلائے، ایک کا مصداق دوسرے کا مصداق رہا۔ اسی طرح ایک دین حنیف کے اندر فروعی اختلاف اس کی شانِ اجتماع ووحدت میں خلل انداز نہیں ہوتے۔ اسی لئے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اپنے آپسی فروعی اختلافات کے باوجود کتاب وسنت کی تصریحات کے مطابق ایمان واعمال میں معیار حق ہیں۔ چنانچہ ہم غیر مقلدین کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ "فان تنازعتم فی شیءٍ فردوه الی الله والرسول ان کنتم تؤمنون بالله والیوم الاٰخر" کی روشنی میں ما انا علیه واصحابی کا منہاجِ قویم دیکھ لیں اور سبل منحرفہ سے اجتناب کریں۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم چونکہ زیر سایہ نبوت تربیت یافتہ تھے شریعت کے اغراض ومقاصد پوری طرح سمجھتے تھے اور اس کی پوری رعایت کرنے والے تھے اس لئے ان کے اختلاف کی وجہ سے ایک عمل کی جو مختلف صورتیں پیدا ہوئیں وہ سب دین ہی کی راہیں کہلائیں گی۔ اس لئے ان صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی اختیار کردہ مختلف صورتوں میں سے کسی ایک پر اجتہاداً یا تقلیداً عمل کرنے والے اور صحابۂ کرام کے متفقہ مسائل پر مجتمع

ہونے والے یہ ائمہ ٔ اربعہ اور ان کے مقلّدین ماانا علیه و اصحابی کی بنیاد پر نجات پانے والے ہیں۔ سبل متفرقہ و منحرفہ میں ان کا شمار کرنا کہاں درست ہوسکتا ہے؟ ہاں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے اختیار کردہ اجماعی مسائل سے انحراف کر کے غیر مقلدین کے جملہ فرقے صراط مستقیم سے ہٹے اور روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ میں بتائے گئے سبل منحرفہ کا مصداق بنے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں، ہماری آنے والی نسلوں کو اور پوری امتِ مسلمہ کو فتنۂ غیر مقلدیت سے بچائے، آمین۔

دعوت الی الخیر: کتاب وسنت میں اولوالامر کی اطاعت اور تقلید کا ثبوت موجود ہے۔ خیر القرون سے لے کر آج تک امت میں یہی متواتر معمول رہا ہے کہ نہ جاننے والا جاننے والے سے پوچھ کر عمل کرے اور اسی کا نام تقلید ہے۔ دلائلِ شرعیہ اور اجماع وعقائد کے اتّحاد کی بنیاد پر خلفائے راشدین، صحابہ کرام وائمہ مجتہدین متفق ہیں، ان کا یہ اتفاق آج بھی مسالک اربعہ کی شکل میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح مضبوط ہے۔ اسلام کے نام پر بننے والے سینکڑوں فرقے اس دیوار سے ٹکرا کر پارہ پارہ ہو چکے ہیں۔ حالانکہ ان فتنوں کے شکار بہت سارے اہل علم نے ان کی آبیاری کی کوششیں بھی کیں اور وقتی طور پر بظاہر ان کی یہ کوشش کامیاب بھی رہیں لیکن آج ان حق کے دعویداروں کا کوئی نام لینے والا بھی نہیں۔

ایسے وقت میں جب کہ اسلام کے قطعی و بنیادی مسائل میں تشکیک کا سلسلہ جاری ہے اور قلوب سے ایمان ہی رخصت ہوا جا رہا ہے، اتحاد کے دعویدار اِن غیر مقلدین کو چاہئے کہ کتاب وسنت کا نام لے کر اور اتحاد کا دلفریب نعرہ لگا کر امت کو نام نہاد اہل حدیث غیر مقلّدین کے مختلف (سامرودی، ثنائی، اثری، سلفی، غرباء، جماعت المسلمین وغیرہ) فرقوں میں تقسیم کرنے کی بجائے صحابہ، تابعین وائمہ مجتہدین رضی اللہ عنہم اجمعین کی طرح ادلۂ اربعہ کو تسلیم کر کے ان کے اجماعی مسائل کو مان کر اہل سنت والجماعت میں شمولیت اختیار کر لیں۔ اتحاد کا صرف نعرہ نہ لگائیں بلکہ اس کے یقینی اسباب کو اختیار کر کے امت مسلمہ کی نفری قوت کو بڑھائیں، فروعی مسائل کو ایمان و کفر اور حق و باطل کا معرکہ بنا کر نمازیوں کو بے نمازی اور دینداروں کو دین بیزار بنانے کے بجائے ایسی جماعتوں میں شامل ہوں جو امت میں اصلاح کا یا غیر مسلموں میں دعوت و تبلیغ کا کام کر رہی ہیں ؂

نصیحت کی جگہ حسن عمل درکا رہے ناصح — یہ بہتر ہے کہ لفظوں کے بجائے زندگی بولے

واخر دعوانا أن الحمدلله ربّ العالمين

اربابِ اہلِ سنّت والجماعت کو محدّثِ کبیر ابو المآثر
حضرت مولانا حبیب الرّحمٰن الاعظمی رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت

غیر مقلدین کی عادت ہے کہ ایک مسئلہ کو بار بار شائع کریں گے اور اُس کی دلیل میں جو نقص ہوں گے ان کا ذکر نہ کریں گے اور حنفیہ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ مسئلہ فرسودہ ہو چکا ہے اس پر کیا قلم اٹھائیں۔ مگر میری رائے یہ ہے کہ غیر مقلدین جب جب کسی مسئلہ کو چھیڑیں، تب تب اُس کی تردید کردی جایا کرے تو بہت مفید ہو۔

(مقالات ابو المآثر جلد نمبر ۱)

(مدنی گرافکس، 9960473950)